

اسفار میں پیش آنے والی عجیب و غریب ایمان افروز کارگزاریاں اور انتہائی عبرت آموز،
تاریخی حکایات اور واقعات پر مشتمل بیسیوں بیانات سے جمع کردہ خوبصورت گلدستہ

اللہ

کے راستے میں ممکنہ والوں کی

حیرت انگیز کارگزاریاں

مترجم: طارق حمیل رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا فضل الرحمن رشیدی

طبعی اسرار میں چھپا آئے والی عجیب و غریب ایمان، فرد کا کارگزاریاں اور انتہائی عبرت آموز،
 تاریخی حکایت اور واقعات پر مشتمل بیسیوں بیانات سے جمع کر کے خوبصورت گلدستہ

اللہ
 کے راستے میں ممکنہ والوں کی

حیرت انگیز کارگزاریاں

مصنف طارق جمیل

مدرسہ مولانا فضل الرحمن رشیدی

دارالکتاب
 لاہور

جملہ حقوق محفوظ!

نام کتاب	اللہ کے راستے میں نفعیوں کی حیرت انگیز کارگزاریاں
از:	حضرت مولانا طارق جمیل
مرتب	مولانا فضل الرحمن رشیدی
ناشر	دارالکتاب۔ کتاب مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
طبع	عالمی صنیف سنز
اشاعت	مارچ 2006ء
قیمت	روپے

قانونی مشیر _____ پاکستان

میر جلال الرحمن ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور
 فون: 0300-4356144=7240120
 حافظ محمد نعیم
 7235094
 0300-8477008

فہرست

صفحہ نمبر	نام مضمون
24	حرفہ آؤا
29	تہیہ
30	۱۔ ہائیو میں اور ٹرام
30	حضرت مولانا طارق جمیل صاحب کا ٹیچر میں ان میں پہلا قدم
32	قرآن اللہ تعالیٰ کے دلیوں سے پر ہوتا ہے؟
32	مفتی رفیع الدین صاحب کا سفر میں رہنے کا اہتمام
33	بیس سو سال کا مونی
34	کار کے کروت
34	کسی کی روزی چھین کر اپنی روزی بنانا
35	ایمان کی مختلف آنکھوں میں آوازیں
36	شہرہ عبدالعزیز کے دل پر تیل کے قطرے
36	اہل سنت و اہل اہل دار کی دردمندی
37	گمراہی کے، حلال میں ایمن کی حفاظت کرنے والے کا رات
37	امریکی، آؤا اور اہل سنت
38	مولوی صاحب کا تہیہ جی سے غلو
39	۲۔ کاسٹن کا کفر کے لئے دواوت ہے
40	اللہ تعالیٰ کی عظمت، دل میں آتا ہے
41	انسانی جماعت کا صحیح پیرائے کی قبولیت

60	میں نے وہی سال سے پتا اٹھ نہیں دیکھا
60	نہ پہلے سے انہوں نے وہی تیر ہرگز نہیں
61	آج میں ساقی شادی کی اہمیت
61	میں نے یہاں مل رہا اہمیت
62	شہر کی آواز وہ نے شہر کی کوہا کرنا
62	تاریخ عرض ہے اسلئے
63	اللہ تعالیٰ کے کہہ دی مرتبہ 12
64	13 رب اپنے کہیں سے آئے؟
65	اس سے کہہ میں وہ تیسرو
66	اپنے ہی ہاتھوں اس پر رکھ دینی سے چہ
67	نفسیہ وہ سے کہہ کو اپنا ہم نہ میں
68	اللہ اور وہ مگر قرآن میں
68	بد اعمال شخص اور بد اب قبر
69	میاں شریف کے ایک قبرستان پر تیر
69	یہ ہے وہی کہہ کہہ رہے تھے شہر اب کا شہر بھی آج ان کے ہر چہ سے
70	جس زندگی کو موت لے جائے وہ بھی کوئی زندگی ہے
71	نور پہلو ان کی کہانی
71	زنی شہر سے ملنے کی موت
72	نہیں کی مرطی ہے اتھا آپ مجھ سے شادی کر نہیں
72	مولانا رحمان رحمان کے اند کا ہوا
73	ایک سر میں چند زانیوں کا قول

74	خاتمہ فی منسوب ہند کی حقیقت و اہمیت
76	الہدیان کی زندگی: اس کی موت اور حیات
76	جنید جہید اور کمون کی تلاش
78	جنید کے زمانے کے بچے کی زندگی
78	مولانا کا دور: نیکوئی اور مسیحیوں میں پیدا ہوا
79	مولانا کی زندگی: مسلمانوں میں
80	مولانا کا دور: مسیحیوں میں
81	مولانا کا دور: مسیحیوں میں
81	جنید جہید کی زندگی: مسیحیوں میں
82	ایک نئے دور کی ابتدا
82	مولانا کے دور: مسیحیوں میں
83	مولانا کی زندگی: مسیحیوں میں
84	ایک نئے دور کی ابتدا
84	ایک نئے دور کی ابتدا
85	ایک نئے دور کی ابتدا
85	ایک نئے دور کی ابتدا
86	27 سال: مسیحیوں کی زندگی: مسیحیوں میں
87	تجربہ کی محنت کے ثمرات
88	دنیا کی زندگی: مسیحیوں میں
89	جنید جہید کی زندگی: مسیحیوں میں
89	ایک نئے دور کی ابتدا

90	70 سال تک کا شہادے کوں
90	مولانا قیصر صاحب کا سیدہ سہارا بنانا اور اس کا
91	مولانا قیصر کی اولاد
91	انچھوڑ میں تبلیغ کا کام چاہیے
92	سنا کہیں سنا کہ زکوٰۃ ایسا ہی ہے کہ
94	ایک روز میں دو رکعت
94	ایک کی وجہ سے اپنے آپ کو سنا
95	تعلیم کی زندگی
95	تعلیم کے کام میں تاج
96	تعلیم کے کام میں ایک لڑکھ
97	تعلیم کی محنت سے پیدا
98	رقم کا قبول اسلام
101	امریکی ڈسٹرکٹ کورٹ کی رائے میں
102	پاکستانی خواتین
102	تعلیم کی محنت کی کارکردگی
103	ایک پارٹی کی تصویر
104	تعلیم کے کام میں احسان علی
105	تعلیم کی محنت کی کارکردگی
105	امریکی نظریہ کے خدو
106	ایک روز کا دن
106	مولانا سعید احمد خان اور محنت پر

106	اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دارالافتاء سے
107	منصور ہمدانی کے مقاصد سے
107	تین چیل کے دوران میں نکاح ایک اور کیس ہے
107	اللہ تعالیٰ سے عقل کی بات
108	ہمت کی فکر میں علمی چاہت کی قربانی
108	بچوں کو فضائل کی طرف متوجہ کرنا
108	ہم ہی سوچ
110	رحمت میں لگنے کی رحمت سے اللہ تعالیٰ پر آمنا دار کی رحمت
110	اسکی سے سوال نہ کرنا
110	دن سے لگے ہوئے الفاظ کی تاثیر
111	نیم بکائی نے میرے دل کی دنیا بدل دی
111	دار سے ایک تیل کی کہانی
112	سے افعال دائیں ہاتھ میں سے سے خوشی
112	مولانا صاحب کا بیان ایک نئے کوکن و من یاد ہوا
112	کرسٹن امیر الدین کے ہاتھوں ہزاروں دلوں کا مسلمان ہونا
113	عرب و امریکہ میں عورتیں ہر دور فیصل آپ میں ہے پردہ
113	سکھر میں ایک کیڑے کی رحمت رحمت
113	ایک ہی مذاقات میں گالی بٹ کی
113	ڈانٹر فوری کا قصیدہ
114	ڈانٹر صاحب کی رحمت
114	حلیہ کی تربیت کی ضرورت ہے

115	مہربانی کی طلبہ کو نصیحت
115	نفاذ مہربانی طلبہ سے بہت
115	مہربانی کے شاعری کے لئے ٹھکانہ کی تبدیلی
116	قلمی راکاروں میں کام
116	بہترین کوئی نئی عبارت ہوئی
117	سوانح - میدانِ مہربانی کے احواش
117	زمینداروں میں کام کی بقاء
117	شفا لکھنے کی دعا
118	مہربانی کی داستان
118	حرارہٴ مہربانی کا بارہ ایک ہی ہے
119	بہت لکھی ہے قرآن نہیں لکھی
119	بہرہ کا نیا ستر نہیں ملتا؟
119	ایک شاعر اور دولت کی بہانی
120	سوانح صاحب کی ہزارہی سرمد کو شہادت
120	بہترین حج کی منظوری
121	حج کی منظوری
121	نئی صمدی کی دعا
122	ایک سفیر کا سبب راز کا کلام
122	سوانح صاحب کے طرائق میں قیام پوری
122	بانی امدادی
122	دعوت سے متعلقہ بات

123	تیں وان تیں سر سہ سہ سہ
123	تہ تعالیٰ پر تہا نی صہ
123	پہ تہا تہا تہا تہا تہا تہا
124	تہا تہا تہا تہا تہا تہا
124	تہا تہا تہا تہا تہا تہا
124	تہا تہا تہا تہا تہا تہا
125	تہا تہا تہا تہا تہا تہا
125	تہا تہا تہا تہا تہا تہا
126	تہا تہا تہا تہا تہا تہا
126	تہا تہا تہا تہا تہا تہا
126	تہا تہا تہا تہا تہا تہا
127	تہا تہا تہا تہا تہا تہا
127	تہا تہا تہا تہا تہا تہا
127	تہا تہا تہا تہا تہا تہا
128	تہا تہا تہا تہا تہا تہا
128	تہا تہا تہا تہا تہا تہا
128	تہا تہا تہا تہا تہا تہا
129	تہا تہا تہا تہا تہا تہا
129	تہا تہا تہا تہا تہا تہا
130	تہا تہا تہا تہا تہا تہا
130	تہا تہا تہا تہا تہا تہا

130	اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اہم و گمان سے بھی زیادہ راجا ہے
131	کرکڑوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہے
131	حاجی صاحب کی سولہ آقا کو ضیعت
131	کرکڑ سے زور یہ سے قادیانی مہر حقیف کی وصونی
131	کرکڑ والوں کی وصونی
132	ہم واپسی تہذیب بھول گئے
132	دنیا کے لئے قربانی دینا آسان دین کے لئے مشکل
132	جلی میں مسلمانوں کی حالت
133	دنیا کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار
133	آست میں دین کی طلب
133	جہاں کی دعوت چلتی ہے وہیں کافر لیتے ہیں
134	مولانا سعید احمد خان کے ساتھ چورس
134	بر کا ہتر فیپ سے کریں
134	مولانا صاحب کی کرکڑ والوں سے بات
135	ایک عالم کو سال کی دعوت
135	سردار کی برکت
135	ایک جادو گر کا واقعہ
136	مولانا طارق جمیل اور ان کا بھائی
137	والد صاحب کو خواب میں دیکھا
137	خواب میں خود کھینچنے سے تنہا میں تک ہے گردش
137	سکون کی تلاش

138	پہاؤ پسرے جتنے کی کہانی
139	مورتوں کی آزادی
140	مولانا جمشید صاب کا تقویٰ
140	تیسرا الحیف
141	انگریزوں کی سازش قرآن پاک سے اور کرو
143	مولانا طارق بشیر صاب کے حجرت انگیز واقعات
143	معدنی کا مشاہدہ اللہ
144	گنہگار بندہ سے کی توبہ کا حجرت انگیز واقعہ
147	ڈاکٹر بان کی کہانی
147	شیخ عبدالقادر دہلوی کی چائی پر ڈاکوؤں کی توبہ
148	ادھر توبہ اور مستغفرت کا پروانہ ملے
150	دعائے کی برکت سے مسلمانوں کو چنگیزی فتنے سے نجات
151	تبلیغی نے چنگیزی فتنہ کو توڑ
152	مقلی اللہ صاب
153	تیسرا کوہِ دولت اسلام
153	تیسرا قولِ اسماء
154	دین فی سرحدی کے نقش
155	تیسرے کی محنت
155	ایک ناواقف
156	جہت اللہ خانی کے اختیار میں
157	صہبہ کا طوطا صورت لڑائی کی طرف نہ تھیں

158	حضرت جریرؓ کی ناست واری
159	حضرت سلمان فارسیؓ اور غولب خدا
160	خیر سے رونے نے قریشوں کو بھی زلزلایا
160	کھجور ابدہ آیا ہوتا ہے
161	چنگیز و بلا کو خون کا ذکر
161	پرستش آسم کی و بشار
162	بت پرستی کا زوال
163	آپؐ کی پیدائش پر یہودی کا شور مچا
163	راہب کی بشارت
164	آپؐ کا سحرہ شعلہ درخت سمجھو دینے لگ گیا
165	آپؐ کی نبوت کی گواہی چاند کی زبانی
167	سرخش اوتوں کی فرمانبرداری کا واقعہ
168	جہانزیوں نے دیوار بنادی
168	آپؐ کی نبوت کی گواہی زبان درخت
168	حضرت سلمان فارسیؓ کما سلاہ نے کا واقعہ
169	طفیل بن عمروؓ کی کارنامہ
171	سنت پر عمل کرنے سے فتح ہو گئی
171	صحابہؓ کی آپؐ سے محبت
172	امت کی محبت میں کائنات کی ہر دھڑ کو ہتھوڑے چار ہے ہیں
174	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا نام کھانا واقعہ
174	تقریرت ہو تو اسکی

175	باندی کی لبتہ تعالیٰ سے محبت
176	نور کی پچھ تو نہیں سنتا تو اللہ کو سنائی ہوں
177	خالم تجھے بنا ہے یہ کون ہے؟
178	حضرت مہکن کی کینیت نماز
179	حضرت عبداللہ کا ہتھام نماز
179	حضرت انسن کی نماز
180	ہوریمان کی نماز کہ چلی کو بھی بھول گئے
180	نماز کی برکت سے مراد کہ جسے کونہ کی لگائی
181	نماز کی برکت سے مراد جسے گھوڑوں کی روز
182	اے مسند و سر سے لائے کو دہلیس کرو سے دوتہ!
183	سپاس محمد کا ہوئی کا قصہ اور شاہ جہاں
183	قرآن پاک کے ستائے میں کتاب نصو
183	ایک بد کا قرآنی آیت سننے ہی بعد میں گرا
184	قرآن پاک کی تاثیر
185	حرہ بکائی سے کلہ نصیب نہ ہوا
186	دعائ کی وجہ سے شریعت میں سے گریا
186	شہری اور جنگی تھے کا ستارہ
187	جب بادل سے آواز آئی
188	سب سے زیادہ خوشی کا دن چاندی کا دن کیسے ہوا؟
189	دو زخ کا ایک جھوٹا زخم کی بھر کی خوشیوں کو خاک میں ملاوے گا
189	کافر کی قتل پوری کر دی گئی

190	مسعود بنی تمنا چوری تہ ہونی
190	مسلمان مائی میر اور میرا سفر بھی آئیے کانہ۔
191	مسلمان پر بھیگی کی جہیہ
192	مسما۔ کی بلند طرفی
192	حضرت عظمت کی شہادت
193	حضرت حبیبہ کی شہادت
194	حضرت ام المومنین کی کیمیت بیٹے کی شہادت ہے پر
194	تربصہ سے شامہ بھی بعد تعالیٰ کے بعد زانی
195	دین کے لئے بھائی کی اداں گھوڑوں سے رائد زانی
195	تو سہ چن کے لئے محمد سے کو اندر میں بھی ہے چنے کو تیرہوں
196	دین کی خدمت پر اللہ تعالیٰ کی مدد کا وعدہ
197	تد تعالیٰ کی غافل سے پہلے کا انداز
198	من بنی کی طرح اپنی قبر بھی اللہ تعالیٰ سے اپنے میں ملانہ
200	محمد بن قاسم کی قربانی
200	ابن سے لئے امام بنی مسلمان کی قربانی
202	سیدہ جاحظہ اطربہ انکسار لی انتقال
202	حضرت علی کے دروج سے اشعار
230	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سام بنی نوع کو قیامت الخلاء
204	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک ہستی پر گزار
205	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سرداروں سے جانی جوابدہ
207	یہ سوتے کو بھول گئے ہیں ہر کو بھول گئے ہیں

207	نکو دوزخ کوئی دیران کھنڈہ اس سے حیرت کچھ
208	بارہ (12) سون کا پارشاؤں سے اس نے اسے بھی نہ چھوڑا
208	دولہائی تختی کتب دار ہوتی
209	بھٹی بھی میاں میں کر لو کر سوت نہ مر آئے
210	عجیب: شجر کی کامل رشد سے
210	سہ پہر قہر میں اپنی نہیں اور یہ دیکھ لیا
211	21 آدمیوں کو بھی سچے کلام میں معلوم نہ تھا
211	قوم ان میں علیہ السلام کی بلاکت
212	اپنے تو پیشاب میں ڈوب گئے
213	قوم مادی بلاکت
215	قوم غموریں باقریانی اور عذاب
215	قوم شعیب کا بدبخت اک انجام
216	اللہ تعالیٰ کے شکنجہ عذاب
217	اللہ تعالیٰ: کچھ لئے مسن کو ٹھکرا دیا مسن کو چھوڑا تمفریح سنبھل گیا
219	تو رہنما رہے گا میں سنا کارہوں کا
219	۱۰ ہانکا مافوق کون؟
220	حضرت عزیزت العزیز فتح کرنے کے لئے توفیق لے جا رہے ہیں کس حال میں؟
221	رجزہم یہ سے فرشتوں کا سوال تمہارا زب کون ہے؟
221	تیری ساری زندگی کوئی جانتا ہے
222	میں نے تو دنیا پانے والے سے نہیں مانگی
223	حضرت مرزا رفوف تھرا

224	تین دراصل کا ہوا شاہ ہے مگر کھڑے پہنے پہانے
226	اللہ تعالیٰ کی پست برزخائی کرے گا انہما
228	سوائس کی سست کا منظر
229	بھٹی کو کیا قیر کہ خوشنویز ہے
229	دنیا کا برتن چھوٹا ہے یہاں لہو تم کہاں ہیں
230	سادق دامت روتے دے تڑو کی
230	آپ در فکر امت
231	اوس حسن و حسین سے آپ کی محبت
232	سہو بیوی کا آپ کی جدی میں روز
233	نہ لڑا لایا آجہ روز کا مقابلہ
233	اندر سے بیوی کا کندی بند کرے
234	محبوب کی افواہی سنت
234	آپ نے سن کا منظر
235	شکوک سے مہر آیا نہیں ہوتے
235	چھوٹی رسوا چھوٹی رسوا
235	ظفر سے مانگنے کی نوٹ لٹی
236	باپ بی کا روز
236	آپ علیہ السلام کی دنیا سے مہر لٹی
237	کائنات کا بکری ارے سے لی چادر
237	اللہ تعالیٰ کی قدرت سوسن تک ملاوٹ
239	یہودی کا سوس سوسل ۷ بھائی ہوں؟

239	اسی پہ پہنہ کا قصہ 300 برس کی تینہ
240	اسکا سب کچھ کی حفاظت
242	حضرت مہدی علیہ السلام کی یہ آتش کا ٹوکھا واقعہ
244	یہ آتش بچنے کی تقریر
245	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ آتش کا آؤں واقعہ
246	رحمہ ولی کا کرشمہ
246	قبا تباہت قدرت
247	لکھا میری دہا ہے
247	موسیٰ علیہ السلام کی اپنے قدم میں آتش
248	آگ کا میرا جلا نہ کاٹریوں
250	آتش کے مجھ کا کارنامہ
250	روا میں شفاء نہیں مگر
251	میرا اللہ کو کہیے
252	1000 ظفار اور 313 صحابہ کا معجزہ
254	حضرت سلمان فارسی کا درندہوں سے نہ ہونا
255	اللہ تعالیٰ کی مدد کا نظارہ
255	آگ کا تیسریں میں مگر چرائی نہ آتی
256	تو نے کو وہ کہیں یہ باتھ نہیں ایک
257	حضرت علیؑ کا اللہ تعالیٰ پر توکل
257	تو ہند سے تیریں نہیں آتھا
258	ہیر سے مہری ہوئی کشتی
258	اللہ تعالیٰ نے بن گئے تو سندہ میں نہ بونے کا

259	اللہ تعالیٰ کو ساتھ لو گئے تو کامیابی ہے
259	اللہ تعالیٰ ساتھ نہ ہو تو کوئی چیز کامیابی
260	سوت سے زندگی کا سفر
260	بچہ چائے والا شیر
261	جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ کی مدد
262	حضرت علیؓ کی کرامات مستند پر حکومت
262	حجاج بن ابوسفط کا اللہ تعالیٰ پر یقین
263	امام غزالیؒ کی قزوقی
264	حضرت علیؓ کا پہلوان سے مقابلہ
265	کامیاب کون؟ ناکام کون؟
266	3 مہینہ روزن اٹھانے والا دوسرا کائنات
266	ایک دن میرا بچہ خرمت ہے
267	گندھے کا چہرہ
267	ظلم جتنی کیسے ہے؟
268	آپؐ کا مجروح
269	اللہ تعالیٰ کی مدد حضرت کا حصول تیرے؟
269	یورپی تہذیب کے راستے پر
270	حضرت قاضیؒ کی شخصیت کا سفر
272	قوم مدنی بڑھیا کا شہر
272	حضرت امامؒ کا عجیب تجربہ
272	دنیا کی تاریخ کا انوکھا افسانہ
273	بادشاہی نہیں یہ نبوت ہے

274	دو نفل کی برکت
274	اصلیت تہجد
275	برقی کا انجام
275	کاشل کا اسلام قبول کرنا
276	حضرت حمزہ کی شکایت
277	ہفت خالی سے مانگ
277	جنت کو چھاپا جا رہا ہے
277	روزہ کا قرآن
278	ستر سال کی قومید لایا ہوں
279	اخلاقِ نادرہ
279	سواہرِ الیاس کی سوچی کی رحمت
280	تھریڈ میں پراگندہ
281	نوشیروان کی شہرہ
281	چاقو اور اطاعتِ رسول ﷺ
282	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ۱۲ تہذیبی
284	حضرت علیؓ کی بیوی کے سینے پر
285	نبی ﷺ کی چھکیاں بندھ گئیں
286	یہودی کے حضرت ابوبکرؓ سے ۱۸۳۲۶ ت
291	حضرت ابوبکرؓ کا سواہل
293	ایک سماجی کا واقعہ
295	امام زین العابدینؓ کی کیفیت نماز
295	حضرت علیؓ کی کیفیت نماز

296	اس کو ان لوگوں سے
296	ایک نئی لکھ
298	حضرت عثمانؓ کی مور سے شادی
299	ایک نئی اور میں دیکھ
300	حضرت عمرؓ کا زہ
303	نئی لکھ کا دھو سجا
303	راہل بن عمرؓ کا واقعہ
304	ایک اندر کی سجا کی محبت
305	آپؐ کی حق سے محبت
306	ایک ورنج
308	حضرت آسیہؓ کا واقعہ
309	ایک نئے مولے میں حقوق کو نہ رکھو
309	ایک نئے بن و بنار کا واقعہ
312	حضرت عثمانؓ کے اچھے حق مخالف کروا
314	محمد بن قاسمؓ دروس کی پوری کی قربانی
314	جہاں میں شہادت
315	حضرت ابو زہرہؓ کی موت کا واقعہ
317	یہ سکا ہے کیسے پہنچے تھے؟
318	ہندو یقین
320	قرآن پاک کی برکت
321	نزدوق شہر ازہرہؓ مصری
321	انجیل نہ پڑھیں

322	حجرت نبی ﷺ
323	عمرو بن لویہؓ کی نماز
324	امت احمد علیہ السلام کی عظمت
325	مثالی حل اور انصاف
326	قریہ دی اونٹ و بارہ سائت کس
326	سنت نبویؐ کی محنت تبلیغ
327	راہول مند علیہ السلام کے ہاتھوں کی برکت
327	برجہ اللہ تعالیٰ کی عتاق
328	حضرت ظیل علیہ السلام آتش نرود میں
329	عبداللہ حبیب میں کامل
329	حمص کا محاصرہ
330	عظمت سیدہ فاطمہؓ
331	سیدہ کو پاؤں دغا کیے
332	حضرت علیؓ کو دغا نہ دیا
333	ابو بکر انصاریؓ کی کاشوق
334	قطظیہ پر چھا کر نے، اہل بیتؑ کے لئے خوشخبری
335	حسن استکباب کی وجہ
335	ایک اہم بات
337	علیہ
337	روہد ثنائیں بھی جہاد کے لئے
338	تین انداز
339	حضرت علیہ السلام کا فیصلہ

339	ایوز قلماری کا خوبہ خدا
340	حزرت اذلت کا معیار
340	حضور ﷺ کی دعا کی برکت
341	آکرہ دو خطیہ ہوں کا
342	کاسیانی کی آرزو بخش شرط
343	انصیت نامہ سن و حسین
344	سوار و سواری و فوٹوں افلی
345	ظلم و ظلم
345	عشق کا جنت و جہنم و ادم سے نکلے
345	یہ الحساب
346	حضرت ادریسین شہید ہوں کے
346	حضور ﷺ کی قیامت
348	۱۳ سے پاک کا رہنما
349	جان فریاد کر کے عزت پہنچا
350	ولی کی نیرات
351	عاشق صدیق کا صدق
351	سائل ولی کے درج

حرفِ اوّل

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

محضرت مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ، مرقداً مکی شریع کردہ،
 شریعت دعوت و تبلیغ کہیں تیاگا۔ نہیں اودرتہ میں کوئی نہ، نہ دریک
 ہر ایک کہ وہ دورہ ہر دورہ، جس کی، شعلہ کی نہ، سورہ، انشور،
 - مجتہد الوداع کی، - وہ حج پر میدان شرفاء میں، سوا لاکھ صحابہ
 - کرامؓ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا

الاول یلقث

کہا میرے نبی اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا پیغام تم تک پہنچا دیا، تم
 صحابہ کرامؓ نے مکہ اور زفر مہا

بلغت الرسالہ

ابن اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا پیغام پہنچا دیا۔

اذیت الامانہ

جو امانت آپؐ کے سپرد کی گئی تھی وہ مانت آپؐ کی ادا
 کر دی۔

وخصخت الامہ

اور امہ کے و جبر غوثی کا حوالہ کر دیا اس پر و جبر
 سوعا۔ متکبر بتائیے فرمایا

علینک الشاہد الغائب

حاضر ہیں کہ وچ ادھر۔۔۔ غائب ہو گئے، ہمارے کو پہنچا

ہیں۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ صحابہ کرامؓ نے آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد پر کس طرح عمل کر کے دکھایا اور دنیا کے کونے کونے تک اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچا کر انہوں نے فریضہ تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔

حضرت مولانا محمد الیاس دہلویؒ نے صحابہ کرامؓ کے اس عمل کو زندہ کہا اور چوں کہ سو سال میں اس عمل پر جو گہرور ہیشہ گہنی تھی اسے مٹا کر اس عمل میں نئی ذریعہ پھونک دی اور مسلمانان عالم کو پھر سے اس فریضہ کی طرف بلا دیا۔ میوات کے چند آدمی جب اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تو چشمِ فلک نے دیکھا کہ کیسے کیسے لوگوں کو منہایت ملی اور کیسے کیسے چھوٹے ضلالت و گمراہی کے گشتا ثوب اندھروں سے نکل کر نوردِ منہایت کے میدان بن گئے۔ لوگوں کو گناہوں کی طرف بلانے والے خیر و بھلائی کے داعی بن گئے۔ فسق و فجور کو عام کرنے والے فکر آخرت بھٹا کرنے والے بن گئے۔ شراب و شہابیہ کی محفلوں میں زندگی گزاریں والے تہجد گزاریں گئے۔ حیوانیت کی آخری حدود کو چھوئے والے انسانیت پر رجحان کرنے والے بن گئے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے بغاوت کرنے والے اللہ تعالیٰ اور رسول کے سامنے سر تسلیم خم کرنے لگے گئے۔ دن رات دوسروں کو غلط راستے پر ڈالنے والے اپنے گناہوں پر آنسو بھائی والے بن گئے۔ غافل بھٹا ہو گئے اور جو میدان تھے وہ فافلوں کے۔ لالہ بن گئی۔ ہودی

دنیا میں دہن حق کی دعوت سے مسلمانوں میں نیا ولولہ، نیا جوش پیدا ہوا۔ مسلمانانِ عالم کا آپس میں ربط پیدا ہوا۔ ایک دوسرے کے حالات، یہ واقعات پیدا ہو گئے۔ بہت سے لوگ جو اسلام، یہ صرف اس لئے پہچان دیتے تھے کہ اب دنیا میں کوئی مسلمان نہیں رہا، وہ دوبارہ اسلام پر مہر مٹانے والے بن گئے۔ جس کاڑ کاڑ، کور کٹر اور دنیا کی خرمستیوں میں مسخرف کتنے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے عذابت دے کر لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بنا دیا۔

فرار، غار گزاف، میں آہ، ہڑ میں آگے کہ امریکہ، برطانیہ، فرانسیس، جاپان، جرمنی اور خدسریہ معربی و مشرقی ممالک میں لوہی کس طرح دیں کر، شیدائی بن گئے اور کتنے گھر میں مساجد اور مذاہب میں تبدیلی ہوئی۔ مرند خانہ اسلام میں دوبارہ داخل ہوئے اور کتنے غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے۔ کتنے یہ افراد دلوں کو اللہ تعالیٰ کی دہن کے ساتھ وابستگی میں سکون و اطمینان ملا اور کبے کبے متکبر عجز و انکساری کے ہنکر بن گئے۔ ان کا گمراہی اور فصول میں پڑنے والے کے لئے عبرت کا سامان ہوا ہے۔

مؤلف مولانا فضل الرحمن رشیقی سہ ماہی مدرسہ مخزن العلوم کٹھانی نے ان واقعات کو یکجا کر کے دعوت و تبلیغ کے شیدائیوں کے لئے بہترین نوشتہ تیار کیا ہے۔

حضرت مولانا طارق جمیل، ڈائریکٹر کاتھمر العالیہ کسی

تعارف کے محتاج نہیں ملتا۔ مگر اندر اور سرورین مانت ہو رہے شخص سے اس کے دعوت و تبلیغ کے۔ اٹھ تھوڑا سا لگانو ہو، ہو رہ مولانا کے بیانات سے مستعد ہو، اور ہر شعبہ سے نفع دیکھنے والی مولانا کے بیانات کو ترجیح فوق و ذوق سے سنتے ہیں۔

تسلیمہ ایمان چسوں کے اپنے ذمہ دار چوہندری کے گھر میں پیدا ہوئے والا طائرین حیدر علی مہدی کے۔ انیس میں ڈیگری۔ حیدر علی کو یہ کہے لئے گھر سے نکلا تھا مگر قدرتی زلزلہ اس کی قسمت میں کچھ اور لکھا تھا۔

آج مرثخص جامعہ مدرسہ ہوا تاجر ہو ڈاکٹر ہو انجینئر ہو زمیندار ہو صنعتکار ہو حکمران ہو بڑی۔ بڑی ڈگری تعلیم کے لئے پھر رہا ہو۔ وہ بھی مولانا طائرین جمیل صاحب پر واک کرنا ہے اور ان کے بیانات کے وقت دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو کر ان کی۔ حیرت انگیز و درخشاں باتیں بھی نہیں رہتا حد درجہ سے انہیں بولنے کا وہ سلیقہ غلط فرمانا ہے جو بہت کم ہونے لگے ہیں ان کے حصے سے آتا ہے۔

مدرسہ عربیہ زبان و فقہ میں انہیں علوم پرہیز میں اور جامعہ رشیدیہ ساہیوال سے ڈیگری حدیث میں سند فراغت حاصل کرنے کے بعد دعوت و تبلیغ کے لئے چلے۔ و چلے۔ کوئی برا عظمیٰ کوئی ملک اور ملک کے اندر کوئی ایسا جہ نہیں تھا، مولانا طائرین جمیل صاحب کی سحر بیانی سے ایسا جادو نہ دکھایا ہو۔ آپ کی خطابت میں فداحت و بلاغت، عطا کی ترتیب فراہم کیا ان احادیث رسولؐ۔ حق آموز عبرت انگیز و فائدہ مند۔

خوبد سوڑی ہے۔۔۔ ایمین کیے قلوب کو اپنی طرف متوجہ کر رہی
 ہیں کہ جی چاہتا ہے بیان کا سلسلہ کہیں ختم نہ ہو۔
 اللہ کا رب ہے کہ یہ تالیف ہر سبب کے لئے ہر ماہ مدایات ہو۔
 دعوت و تبلیغ کا، ہمسفہ مشرق و مغرب شمال و جنوب میں ہر
 فرد بشر کے لئے مدایات کا ذریعہ بن جائے۔۔۔ آمین۔۔۔

کبھی عرش پر کبھی فرش پر
 کبھی ان کے گھر کبھی دربار
 غمِ عانیستی نیراشکریہ
 میں کہ۔۔۔ ان کہاں سے گزر گیا

وصل اللہ تعالیٰ علی خیر خلفہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

حافظ مؤمن خان عثمانی

خطیب مرکزی جامع مسجد فاروق اعظم مدرسہ مخزن العلوم کٹھواٹی

تحصیل لوگی ضلع مانسہرہ۔۔۔ سرحد (پاکستان)

۲۶ ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ

۶ فروری ۲۰۰۵ء

تہذیب و تمدن



بفضل تعالیٰ آن پوری دنیا میں دعوت توحید نے کامرے کا حکمت عورسی ہے کہ آج کے دور
 رکات کسی سے پوشیدہ نہیں۔ یہ خواہش برحق توحید ہے جس کی مثال میں موعودین نہیں۔ ان کتاب
 ۱۱۱ کے درمیان ۱۱۱ محمد علی صاحب دہلی حرم سے رسالت کی کارزاروں کے قیام کرنے والے ہیں
 رستے تھے لیکن بعد وہ دہلی کا رہا۔ ان کے اطاعت میں نہایت کمال ہے۔ ان کے بعد
 نے محبوبہ یہ بات کی تھی کہ میں نے ان سے ملنا چاہا مگر وہ نہ ہو سکے۔ ان کی زبان سے
 کا بھی واقعات قیام کرنے کا ہے۔

خدا نے آپؐ کو اپنے کلمہ کا سچا حقیقہ
 محمدؐ خود بہت زیادہ دے دیا۔ پھر وہ اپنے
 کلمہ آپؐ کے لیے ایک اور خاص سے جملہ جو ہے یہ کہ جس کے دل سے ایک نیا ایمان جس نے اس سے
 پھر نہیں ہو سکتا۔

بعد نے مولانا صاحب کے بیانات سے چند کارکنوں اور جموں و انڈیا کمیٹی کے اہلکاروں سے گفتگو کی۔ انھوں نے ان کی تعریف کی اور ان کی خدمات کو سراہا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محبہ ہمدردی سے عربیہ مخزن العلوم کشمالی

تختیصل اوگی ضلع مانسہرو ... سرحد (پاکستان)

۶۴۲۵۱۴۲۵

۱۶ فروری ۲۰۲۰ء

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب کی حیرت انگیز کارگزاردین مولانا الیاس اور فکر امت

مولانا میاں رحمت اللہ علیہ نے اب بڑا تاج لی میں دینی شروعات کی اور وہ کہتے
تھے کہ میں نے اپنے بچے کو اسے کہا کہ مولانا الیاس نے حدود میں گزریا چونکہ
وہ اب اس میں نہیں تھا کسی کو یہ نہیں تھا حالانکہ کچھ کچھ ہو چکی تھی ہے مولانا
الیاس نے کہا

’یاسہ! میں اصیب (مکلف) تو اب اپنی اہل سے مل رہا تھا میں مسلمان
فی صحت نہ تھے، اہل کیسے ہو سکتا ہوں میں تو اس اللہ سے کل کے
نے اہل اور عورت واصل کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ کے کل
سے اللہ کی رحمت ہے۔“

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب کا علمی میدان میں پہلا قدم

۱۹۷۲ء فروری ۱۹ء خیمہ کے وقت کل اور یہاں (مرات میں)
مشرقیہ جانی صاحبہ نے آٹھ بیس موم سوائے بہت شدید تھی اور ایک صید
باب اب اس وقت چلایا تھا ان کے میں اب پہنچا تو بھائی عبدالوہاب بیان فرما رہے تھے

سوال ۲ صیب الحق صاحب نے فرمایا ہے تھے مجھے اس طرح چمکدی مجھے کوئی نہیں پتا تھا کوئی آسمانی رحمتی شکر کے لئے یہ واقعہ بتا رہا ہوں غیر کے لئے نہیں کیونکہ واحسان صفت و یک فہمیت یہ بھی اللہ علی کا ارشاد ہے کہ اپنے آپ کی نعمتوں کو بیان کرو شکر کی کیفیت یہ معنی ہے اسی برکت ہے۔ ایک حدیث کے زمانے کے بعد یاد آئی:

اهل الشکر اهل الزيادة

"جو سیر و شکر ادا کرتے ہیں میں زیادہ کر دیتا ہوں۔"

اهل طاعتی اهل کرامتی

"جو میری اطاعت کرتے ہیں ان کو عذاب نہیں دیتا ہوں۔"

اهل ذکرى اهل مجالسى

"جو مجھے یاد کرتے ہیں میں انہیں یاد کرتا ہوں۔"

سیرى مجلسوں میں ان کا ذکر ہوتا ہے اور

اهل معصنى اهل رحمتى

"اپنے مامیہ اور اپنے اخروں کو بھی امید نہیں کرتا۔"

ان شاء اللہ صبیحہم

"وہ تو یہ کریں تو میں ان کا محبوب ہوں۔"

ان ینوبوا فانما طیبہم

"تو پھر کریں تو ان کا طیب ہوں ان کو میں سرجن ہوں۔"

ہمارے سارے صیغہ و رشتہ دار اچھے ہوئے ہیں

تو مولوی نے کہا: ذیل ہو جائے گا ذکر ہے گا تو بانی عزت ہوں

سارا خاندان مجھے کھار پاتا تھا۔

تھے پوچھے گا کون ؟ تجھے رانی کون کھائے گا ؟

تو مولوی نے گاڑی عزت ہوگی، شہرت ہوگی، اللہ تعالیٰ کا محبوب تھا ہے جو چاہے۔

کرے! کیا تو ہم سمجھ رہے ہیں یا نہیں؟ یہ تو تبلیغِ شکیا کہ جو کچھ کرتا ہے وہ اللہ کر رہا ہے۔

دوسرا واقعہ یہ ہوا کہ مجھے ایسا درد تھا کہ زندگی میں کبھی نہیں ہوا۔ یہ بھی مردان میں ہوا۔ مریض کی بات! کہ اتنی طاقت اٹھا کر میں مردان پہنچا مگر پھر بھی عید الوہاب صاحب نے کہا کہ اس کو رازِ غیب نہیں دیتا۔

اور جب میں رات سو رہا تو مجھے ساری رات پیوؤں نے کاہ۔ میں صبح عید الوہاب صاحب کے پاس پہنچا اور انہیں کہا کہ آپ ہاں کریں تو میں واپس جاؤں؟

عید الوہاب صاحب صبح مجھے زبردستی چار سو تک لے گئے۔ شام کو پھر میں نے عید الوہاب صاحب سے کہا! آپ مجھے اجازت دیں تاکہ میں واپس جاؤں۔ تو مولانا جیشید صاحب کہنے لگا اس کو اجازت نہ دینا! یہ مجھے ہڈی نظر آتا ہے۔ کتنی یہ صباگ نہ جائے۔ اتنا سفر کریں اور انکار بھی ہو گیا۔ پھر اگلے سال مجھے اطلاع دیا کہ یہ بھی ایک سلسلِ محنت کرنے کے بعد آیا۔

نماز اللہ تعالیٰ کے دھیان سے پڑھو ورنہ!

پرسوں میں نے مسجد میں ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا اور عمری و عمر میں خون کے آنسو رو رہا تھا کہ یہ تو نماز پوز کا حال ہے۔ بے نمازیوں کا کیا حال ہو گا؟ وہ کوئی ڈیڑھ منٹ میں چار رکعت پڑھ کے فارغ ہو گیا اور کہہ بس اب جنت ہو رہی ہو گئی اور جہاں رہنا نہیں وہاں سارا دن۔ ورنہ بھی نگ رہا ہے۔ دل بھی ٹک رہا ہے اور یہاں شغل رہتا ہے دس پانچ وقت کی نماز اور وہ بھی 95% پھرت ہو چکی۔

مفتی زین العابدین صاحب کا سفر میں رخ قبلہ کا واقعہ

مفتی زین العابدین صاحب متہم دارِ اہلوم فیصل آباد کہتے ہیں کہ میں دہلی گاڑی میں سفر کر رہا تھا، مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا تو میں اٹھا، قبلہ رخ دیکھنے کے لئے برج بنے گا۔ ایک آدمی کہنے لگا! صوفی جی ہر جگہ نماز ہو جاتی ہے بیٹ پر بیٹہ کر پڑھ لو مجھے آپ نے دیکھا ہو گا، دہلی گاڑی میں بیٹ پر بیٹہ پڑھ رہے ہیں۔ قبلہ رخ نہ

قیام یہ دونوں فرض ہیں۔ لوٹ کہتے ہیں، ہو جاتی ہے، وہاں آبِ حیات پر پہنچ کر نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ ان کو کہو کہ نماز نہیں ہوتی تو کہتے ہیں کہ تمہیں یہ خبر ہو جاتی ہے۔ ان کو کیا ہے؟ میں مفتی سے ہاتھ کر رہا ہوں۔ مفتی صاحب کہنے لگے کہ بھائی ابھی میں نے تو کچھ یاد تیرا ہے۔ یہ نہیں کیا۔ دو قبلہ نماز کیلئے کر نماز پڑھتے تھے تو اس نے کسی سے پوچھ کر یہ کون ہے؟ تو کیا یہ مفتی زبیر العجمی ہیں۔ فیصل آباد کے اور وہاں بھی فیصل آباد کا تھا۔ وہاں کے نام کو جانا تھا۔ لیکن عمل سے نہیں جانتا تھا۔ وہ جب نماز پڑھ کے آئے تو پہلے مجھے عرض کر دیا مجھے یہ نہیں تھا کہ آپ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا قصور نہیں ہے۔ آج نماز امت علیٰ مفتی ہے۔ لوٹ کیا کیا بائیں بازو ہیں؟ میں کو دیکھو! یہ کب کی تبلیغ ہے؟ ”یوں ہے میں باپ بیٹوں کے چوڑے نام کے قدموں سے جنت ہے۔ ان کی خدمت کرو۔ ابھی جنت ہے۔ احوال کھڈا یہ بھی جنت ہے۔“ انہوں نے پوچھا یہ بھی جنت ہے؟ ”یہ نعمتِ نبوت کا نونہال ہے، بھلاؤ!، ہر جہرِ قسمِ نبوت کی بھی چھٹی۔“ چوڑے ناموں پر ظلم ہو رہا ہے وہ انہم میں باندھے ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ ہمارے ذمے نہیں ہے۔ پھر ہمارے ذمے نہیں تو کس کے ذمے ہے؟ کون چاہے؟ ”انہوں نے کہا کہ سب بھی“۔ کتاب تو مرد و عورت ہے۔ اسے زندگی کیسے سمجھ میں آئے گی؟ ”کتاب تو نقشِ حق ہے اس سے کیا پتہ چلے گا کہ“۔ قتال کسے کہتے ہیں؟

بیس منٹ کا معمول

میں نے ایک مرتبہ مولانا رحیم صاحب جو کہ میرے استاد ہیں ان سے مفتی کے کچھ اشکالات کا تذکرہ کیا۔ تو انہوں نے کہا۔
روزانہ 20 منٹ دعا کا معمول ملانا۔ اس میں خوب اللہ تعالیٰ سے بات کرو۔
(آج مرد دعا، کھتے نہیں پڑھتے ہیں جیسے عورتاں نے، وہ نے جنتا پڑھا ہے۔ اسی طرح باری دعا کا حال ہے۔ اللہ کے بعد، دن تو دل کی میرانی سے لگی ہوئی آہ ہوتی ہے جو کہ سیدھی عرش کو چڑھ کر اللہ تعالیٰ تک پہنچتی ہے۔)

ہمارے کلمات

میں میں ہر دلی برکت کشت کر رہی تھی تو کراچی کے راجھی تھے
 مہاراشٹر دہشت میں دہشت کرب تھے ایک بڑی دکان تھی تاجر کی اس سے
 کچھ کر رہے تھے کے بھائی میں پاکستان سے آئے ہیں اس نے ایک دھڑکبان سے پکڑ لیا اور
 کہہ پاکستانی ہو اور پھر زار سے بھونکا وہاں تو سارے کچھ اچھے کہ پتہ نہیں کیا چکر
 لے کر وہ کھینٹا سوا پیچھے شور میں لے گیا پیچھے بہت بڑا شور تھا اس میں بھی
 کے گھبراہٹ تھے کہ آتے تھے یہ سارا کچھ پاکستان سے آیا ہے اس نے ایک کھانا اور
 ان کے لیے تو تھوڑا سا کچھ پانی ساری کٹی بھری ہوئی تھی اس پاکستانی نے پیڑھا کھایا نہیں یہ
 نہیں سہ جائز اس کے ساتھ تھے جنہوں نے کچھ قریب آجی ۔

کسی کی روزی چھین کر اپنی روزی بنانا

ایک بار میں فیصل آباد رہا تھا۔ صبح نماز پڑھ کے نکلا۔ ایک بڑھی والا سفید
 راجھی سفید کچڑی راجھی لگا کے کھانا اور روئے جا رہا تھا۔ میں کھانا مانا۔
 تھوڑی دیر بعد وہی کمرہ ہے جہاں اس سے ۱۵ دن قبل ہوا کہ وہ انہوں دو
 ؟ میں نے کہا ماہی انہوں دو جہاں وہ کھانا کھانے کی بجائے اس کے سامنے چڑی
 دو سرے سامنے اٹھائی تو اس کے اوپر کی تلخ بڑی بارہویں تھے۔ اور ٹھیک تھے ہائی
 ہار سے نیچے لگے ہار تھے۔ دو ٹھیک لگا کر جٹا میں غریب آدمی ہوں۔ ایک بچی ۲۰ ہوں
 بارہویں اور بیکے شکے ایک جان ہے۔ جتنے پیسے ملتے ہیں اس میں سے رات کو تھوڑا کھانا
 آج کسی حد سے میرے بچوں کی روزی چھین لی ہے۔ اس نے بھی تجارستان ہے
 نیاں کسی کے بچوں کے لیے۔ بھین ہوتے۔ کسی کی ضرورتوں پر پھیری جاتا تجارت کی۔

یہ شیعہ بن کا گھر ہے، یہ دشمن کا گھر نہیں ہے تو ہم وہ قباوت سے نکلیں جس سے تاراج
اور بھی غلطی ہو چکی ہے اور آخرت بھی غلطی ہوئے اور جنت بھی غلطی ہوئے اور دنیا میں

ایک صحافی کے جیسے نے پڑا اور اس نے یہ پڑھا کہ ۲۰۰ روپے تھا۔ وہ پتہ نہ لگ سکا۔
 جیسے نے چار سو روپے منافع سے بچا جو کہ زیادتی ہے۔ ۲۰۰ بھی بچت تھی، وہ انہیں کرایا
 نہیں آج کے دور میں کوئی اس طرح کرتا ہے۔ تو یہ بچے کو شادی، اپنے اور اس کی بہن سہیلی قرود
 دیتے ہیں۔ قصور داؤد! اپنی تجارت کو جاننا نہیں جانتے، نہ کچھ

ایمان کی جھلک لاکھوں برمال قربان

پندرہ سال پہلے کی بات ہے دینے منورہ سے ایک مٹا آئے تھے سالم قرعلی
 دوپہر اچھوٹے کھانے کا صوبہ ہے اس کا وہ بنگ کا سب سے بڑا دفتر تھا آج سے پندرہ سالہ
 سال پہلے وہ ایک انٹو ریال تھو اور لینا تھا یہاں آئے ہیں ان بنگ ان کے صرف ہیں

ہدیے میں رہتے ہوں کو یہ نہیں کہ سورا اور سورا کا کام ختم ہے۔ سب یہ ہے جو مسجد نبوی ﷺ میں نماز پڑھتا ہے۔ فیضی وہ عہد کو درپاز چکا ہے لہذا کاڑی چل رہی ہے۔ اور چار بیسے ہیں یہ۔ خیر میں سے وہ بھی تک نہیں لگے۔ چلے وہ چلے لگتا ہے۔ یہی ملو آتا تو میرا من کا ہے۔ میں دن کے بعد چائے اور چائے ہی اس نے تک چھوڑ دیا۔ اشرفی وہ ہے۔

گوئی ان نے قانون کی اندیشیں ایسی ہی تھیں جس کے تحت وہ مجبور نہیں ہو سکتا تھا۔
 جرم مان دیتا تو اس نے دوزخ نہ بھرا۔ جس میں اس کی ساری چیزیں ایک نئی نسیم جس نے
 جرم مان بھرا دیا۔ یہاں یہ اور ساری بچہ کی ایک کوڑے سے وہی ساری۔ اس نے اپنے آپ کو اتار
 کر لیا۔ اور دیکھنے سے باہر اس کا ایک بچہ گھر تھا۔ وہاں دو شفٹ ہو گیا۔ ۱۹۹۵ء
 میں، میں حج پر گیا تو اس کے گھر میں جا کر کھانا کھایا، پوچھا کہ یہ سینے سے کوئی چیز لے کر بیٹھ کر مصافحات
 نہیں۔

اب کا مشہور خیال اس ہے۔ صحرا سے بحریاں لے کر آیا اور تہہ پہنے کی بکرا اسٹڈی
 نیپہ! (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵

ہیں۔ نہ ملے کرے تو کہیں ہوتے۔ کہہ دو تو میں انہی سے کہتا ہوں۔ کیا؟
 ہاں یہ ہے کہ ایک سال گزار گیا ہے۔ میرے گھر میں سال نہیں چلا۔ بھائی سے روٹی کھاتے
 ہیں۔ ایک سال چرایا ہو چکا ہے۔ میرے گھر میں سال نہیں چلا۔ یہ۔ اللہ کا ولی ہے
 کہ جڑ سے جڑ سے اولیا ماس کی نہ ہو کوئی مدت کے دن نہیں پہنچ نہیں لے۔

گمراہی کے ماحول میں ایمان کی حفاظت کرنے والے کا واقعہ

۱۹۸۳ء میں انگلینڈ میں اجتماع تھا۔ تو میں اس کو روک دینے کا ارادہ کیا۔ اور ان
 کا چہرہ دے رہا تھا۔ میرے ہونٹوں کا۔ تو وہ اس کا رخ بدل دیا۔ وہ توں کو روک رہے تھے۔
 آپ سے ملنے کا جو اشتیاق تھا۔ میرے کہہ کر اصرار کیا؟ کہنے کا۔ میں نے نہیں مان لیا۔ تھے اللہ
 تعالیٰ نے میری ساری رہائی بدل دی۔ تو میں نے مدت کی بڑی خواہشات جو مجھے قہقہے نکال دیا
 ہے۔ کہہ

”اچھا! ان کے پاس ہمیں گمراہ کرنے کے لئے درمیان ہے۔ نہ ایمان
 کے پاس ہے۔ گمراہی کے چھتے سالوں ہیں۔ اسباب
 ہیں۔ فحشی کے۔ عروا کی سے۔ اب عروا
 کے۔ عورت مرد کے عذاب کے۔ یہ Peak ہے۔ اس سے آگے
 اور ہے۔ ان کو نہیں۔ ہم اس میں توپ لے کر بہہ رہے ہیں۔ اب
 اور کوئی شکل نہیں ہے۔ ان کے پاس ہمیں گمراہ کرنے کے لئے
 اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے حضور بنا لیا۔ کہہ رہے ہیں۔ اس میں
 کے ساتھ آ رہے ہیں کہ وہ بطل ہے اور یہ حق ہے۔ ایمان یہ نہیں
 یہاں سب سمجھتے۔“

امریکی ڈاکو اور اتباع سنت

امریکہ دہریہ ماحول میں تھی۔ شکاگو میں ایک مسجد میں جمعہ کی نماز میں گمراہی

ہو ہے۔ میں بڑھیراں ہو کہ یہ خبر کیاں ہو ہو ہے! فریاد چلا کہ یہاں اس حادثے کا بہت بڑا بدعاش تھا سارا۔ مرنے کا وہ آسمان ہوا۔ اور پھر پانچ دن آتش فشاں میں تھیں پھر لگاتار تو دیکھ لیا ہے آسمان سے نیسہ کچھ ہو۔ اور ان دنوں میں ان کے ہاتھ مضبوط ہے کہ میرا بھی تھیں میں ہم آ رہا تھا۔ خود میں مستقل تو تھیں۔ مگر پھر یہ قورہاں تاکہ میرے لیے کھلی ہوئی یہ سنت تو آ رہا ہے۔ یقیناً نہیں کہ مجھے اسی۔ مرنے کی خبر نہ تھی کہ اسلام قبول کرنے والے کچھ بڑے بچہ کا سر خیرات کرنا تھا۔ ہوا بھی میں نے بڑا رنجہ ہوا تھا۔

یہ درد فرنگی کیا کہ۔ ہونے میں کیسے پناہ نہ ہو۔ میں نے میری اول دیکھے اندھا پاک کو راضی کر۔ یہ سنت ہی نہ ہوئی۔ انہاں ہاں کی تھی خلیفہ ہے۔ میں پریمی تو بھی ٹھیک ہے۔ نہ پانچ دن خوش نہ پھوٹے کلمہ قرآن پاک کی عروت سوہنے تو خوش کوئی نہیں۔ سوہنے تو فرنگی نہیں۔ یہ ہم سوہنے ہے؟

مولوی صاحب کا تبلیغی شخص سے شکوہ

تھا۔ مرنے والوں اور مردوں کو اندھوں نے۔ ان کا ہوا پھر کہ۔ اس پر بے ہودہ اور بدعاشی۔ مجھے ملتا رہتا ہے۔ میں ہوں۔ خالق اور۔ میں ہوں قہار۔ میں ہوں۔ مجھے ملتا تھا۔ خدا پر خدا ہوتا۔ ہوتی اندھ ہے۔ ایک اللہ تو راضی کرتا۔ اندھ کی اندھ ہے۔ اندھ کی اندھ ہے۔ ایک اللہ کی تو ہواں نے۔ وہی صاحب لکھتے تھے۔

نکل جا تو سب ہوئے۔ نہ تھی نہ ہو

میں نے کیا۔ وہاں ہے؟

کہتے تھے۔ یہ ہمارے ہیں۔ پھر نہیں ہر روز پناہ دیتا تھا۔ جب سے چھوڑ کر آیا ہے سوہنے دیتا ہے۔ پھر ہوتا ہے کہ ان کو یاد کیا۔ یہ تو ہے یا۔ کیا؟ کیا؟ پھر جھوٹ پکارا ہوا تھا۔ سوہنے کا ہوا تھا۔ جب سے میں نے آئے ہوں جھوٹ بھی کر۔ سوہنے کی۔ جب تک پھر ہوں تو روٹی بھی مشکل سے چرائی داتی ہے۔

نہیں سے سوہنے نہیں دیتا ہوں۔ مگر یہ کہتے ہیں تو پھر وہی شروع کر دیتا ہوں۔ ان کو

دوس کا وہ بھی تھا کہ گ

آج کا مسلمان کافر کے لئے رکاوٹ ہے

میں بکراؤ میں نے آ رہا تھا۔ میرے ساتھ ایک اور ایسا سو تھا۔ ایک گھٹنے تلے
 تو میں برا نہیں، میں نے سمجھا۔ کہ انگریزی تو مجھے جوں کی توئی معلوم نہیں ہوتی ہے
 لئے۔ انگریزی بولے ہوئے تو اب مجھے کہاں یاد ہو گی۔ پھر مجھے خیال آیا ہے، موت
 اب۔ پھر خیال آیا ہوا نہیں جائے گا۔ ایک گھنٹہ اسی نقطہ میں گزار دیا تھا جو
 کیا۔ آخر مجھ سے رہا نہ گیا۔ میں نے کہا اللہ! بہت بولی ہے یاد کرو۔

نومیں نے اس سے بات شروع کی۔ کوئی پتہ تو میں سن کے بعد میں نے دیکھا کہ
 پانچویں صدی کا آغاز ہو گئے۔ میں جو کہتا جا رہا تھا میں نے اس کو تاہم میں نے
 اس سے ایک سوال کیا۔! میں نے کہا یہ بتانا تمہاری ساری زندگی ہے
 تاجن۔ شراب پینا۔ ہانکو کلب۔ جو۔ ساری زندگی اس کے گرد گھومتی
 ہے۔ تجربے سمیر سے پرچھو کیا اتنی بڑی کائنات کا۔ در کیا اسٹے ہوئے وجود کا یہی مقصد
 ہے۔

کہنا چاہئے گا یا جوئے

اپنے دوست تبدیل کئے جائیں

رست کو شراب پی جاتے

اور جبرے سوجھ بوجھ پر جا لیا جاتے

بقیہ و تو اس کو سب کچھ لایا جاتے

و گئے دن بھر تیل کی طرح کام شروع کر دیا جاتے

میں نے کہا۔ اپنے دل سے سوال کر کے مجھے جواب دینا زندگی کا مقصد یہی

ہے؟ وہ غاسٹریٹ بوشیا

کہئے گا۔ یہ بات تو مجھ سے کہنے لگی پوچھی ہی نہیں، میں نے کہا

نزدیکی کا مقصد یہ ہے کہ ہمیشہ مقصد کے پاس سے بعد نہ رہیں اور ہمیں ان محسوس کرتا ہے۔
محسوس کرتا ہے۔ جہن محسوس کرتا ہے۔ تو اپنے دل سے سوال کرو۔ کبھی زندگی میں
جہن محسوس کرتا ہے۔ کبھی کبھی نہیں

تو ہمارے زندگی میں نہیں ملے۔ ہم وہ سارے سارے ہیں جس میں یہ زندگی مکمل ہے لیکن
ہم کیا کریں؟ ہم نے تو اپنے پاؤں پر خود کو باندھ رکھا ہے۔ اب میں نے اس کو
اس کی ذات شروع کی کہ اس کو ایک یا کئی خط سبب ہے۔ اس کی یہ یہ خواہاں ہیں
پھر اس نے اس کے لئے کراہی ہے۔ یہ تیری کو پاگل کر دیتی ہے

کہنے لگا۔ ہاں میں تمہارا باب شراب تمام ہے۔ میں نے کہا، ہاں۔
کہا۔ میں ساری باتیں پھر رہی ہوں۔ سب سے بہترین شراب کرہی ہے کہ کرہی
ہوں۔

میں اس کے بعد میں چپ ہو گیا۔ میں نے کہا اب میں اسے کیا کہوں۔ میرا
دل پڑ رہا ہے جو میرا آج کا مسلمان کو فرکے سے نکالتا ہوا ہے۔ خیر پھر میں نے اسے
کہا، ہمیں تو تمہارے ہی کتاب پڑھو۔ ہم تو گمراہ ہیں۔ کتاب پڑھو جی ہے اسی پر حلو۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت ول میں اتار دو۔

عبدالق صاحب الہی پی ہیں فیض آباد میں تھے۔ ہم نے ان کو میں دن
کے لئے لگاوا۔ پھر ان کی فرمائش ہوئی کہ میں نے پڑھنے لگائے۔ ہاں میں آئی۔
ہم نے اسے فیض آباد لگائے۔ ان اتار دیا جس نے قلعہ غفر میں صاحب۔ وہ میرا اس
فلو کو۔ اور میں ہمارے کھلے پر تھے۔ ہم انہوں میں اور عبدالق صاحب اس سے ملنے کے لئے
گئے۔

وہ جو پچیس کا ہوا تھا نہ ہے۔ اس کا ایک دروازہ ہندو ہوتا ہے اور ایک دروازہ ہندو ہوتا
ہے۔ اس نے ملنے۔ ہمیں وہ شراب تھا۔ ہم وہاں سے اندر جانے لگے۔ اس نے سپاہی
کہا تھا تو عبدالق صاحب نے کہا۔ بھائی دروازہ کھولا۔ اس نے دونوں کو دیکھا۔ سوئی

صاحب نظر تھے۔

اس نے کہا: "تو آؤ (یعنی اس سے آواز اٹھوں نے ان) صوفی تیری بیوی صوفی
نکھن دے دو (ازرا) ان نے کہا: "نہیں! یہاں تو کبھی پہلے تو کبھی اصل
بھائی بیوی نہ پائی ہوگی۔" یہ روئے بہ تو کہا: "میں مہمان فی محل بی
بھریں۔" بڑا درد و مصرت ہوا۔

چاہی بھی نکل سکی اور جا بھی نہیں گیا۔ اور انہی اسی طرح کے
چلتے تھے۔ کبھی پیچھے پلٹے اور سر ہلکے کے میں نے مہمان فی
صاحب سے کہا: "آج مجھے ایک بی بی بات بھروسہ آئی تیری بڑے سے گایا میں نے کہا،
جب تک حاکم کی عظمت نہیں ہوتی۔ غرضی عظمت دل میں نہیں آتی۔ اس نے آپ کو پہلے کہا
کہ اتوں کو پھر سیوے، دریا بھرتا، احوال دیا۔ پھر دروازہ کھولا، پھر
اسے پیچھے بھروسہ رہے۔ کیا؟

پہلے نہیں صوفی بھروسہ ہوا۔ پھر نہیں انہی بی بھیا۔ تو یہ انہی بی تو میرا بہت
کچھ نہ کہتا ہے۔ بھائی کا سر، دروازہ کھولا، میں احوال دیا۔ تو پھر بھی نہ تو ان کی عظمت دل
میں آتا نہیں۔

ہماری جماعت کا صحابہ کرامؓ کی قبور پر گزر

ہماری جماعت اردن کی تھی تو میں وہاں آئے سچا بانی قبر ان پائے نے۔ معاذ
اللہ! انہی چھڑائی چوٹی پر کہیں ہیں۔ مہمان فی، انہی معاذ اللہ! انہی چھڑائی
شعبہ دے انہی کی قبریں ہیں۔ انہی انہی کی قبریں ہیں۔ انہی انہی کی قبریں ہیں۔
انہی انہی کے کہہ۔ پھر تھی۔ انہی چھڑائی میں گئے۔ معاذ اللہ! انہی چھڑائی میں گئے۔
موت لڑی تھی۔ یہاں پر تھی۔ یہاں پر تھی۔ یہاں پر تھی۔ یہاں پر تھی۔ یہاں پر تھی۔
یہاں پر تھی۔ یہاں پر تھی۔ یہاں پر تھی۔ یہاں پر تھی۔ یہاں پر تھی۔ یہاں پر تھی۔
یہاں پر تھی۔ یہاں پر تھی۔ یہاں پر تھی۔ یہاں پر تھی۔ یہاں پر تھی۔ یہاں پر تھی۔

حضرت جعفر کا روبرو تھا انھوں نے ہاتھ مٹھو کر کیا۔ ان کی زبانوں پر
تھی۔ چھوٹے چھوٹے پی۔ پٹے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے رات میں فتح اور
جہنم اٹھایا۔ تو چھلانگ لگاتے آئے اور ان کے قہر سے چھوٹے چھوٹے
بیوی۔ ان کے بچے اور کتا

حضرت جعفر نے فرمایا: اب تو اللہ تعالیٰ نے تم پر یونان دینے کا ارادہ کیا ہے۔ آگے
پاؤں رکھو، اب تم کو ان کے اور بھائیوں اور بھائیوں اور بھائیوں پر لڑنے کے لیے آپ ﷺ
نے۔ یہودیوں کو حضرت جعفر شریعہ دے رہے ہیں۔ انھوں نے ان کے لیے تھے، حضرت اس کے
نہ۔ ان کی زبانوں پر تھے۔ بے تکیوں میں بچوں کو بٹھا رہی تھی۔ کچھ۔ چھوٹے چھوٹے
تھی۔ اور خود ان کو بٹھا رہی تھی۔ ان کے حضور ﷺ تشریف لائے۔ میں نے ان کو کڑی
بولی۔ میں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا تو "فرمایا، میں تیرے لئے کوئی اچھی خبر
نہیں۔ یا۔ اور آپ کے "اعمال پر۔ حضرت اس نے ان کے اور بھائیوں کو بٹھا رہی تھی۔
نہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کو بٹھا رہی تھی۔ یونان بڑی کو بٹھا رہی تھی۔ پہاڑوں پر سونے
ہوئے ہیں۔ کول ہے۔ ان سے جو اس کے پیچھے وہ قبر بنی۔ اب کہہ اب ان کی انسان کا
کہہ لے ہوتا تھا۔

آنسو تھے کہ تھمتے ہی نہ تھے

حضرت دینے کی قبر پر گئے تو ان کی قبر پر ایسا حدیث ملی تھی۔ میں نے ساتھیوں کو
ان کا تبار کیا کہ تھا۔ حضور ﷺ کو اب حضرت زید کی شہادت کی خبر ہوئی۔ دوسروں
کو تبار کیا کہ تھا۔ حضرت زید کی بھولی پٹی آپ کی گود میں آکر رہ گئی تھی۔ آپ بھی رونے لگے۔
ایک ساری رات۔ حدیث کہ۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ کس کے لئے درود ہے جس؟ آپ نے
فرمایا: اے اللہ! یہ حبیب کا شوق ہے، حبیب کے لئے۔ زید کو جتنا پیارا ہوا تھا۔ ساری
جماعت وہاں رو رہی تھی۔ کہ اگر آپ پہاڑ پر قبر ہے، اور وہ دھکے آتا ہوں ٹھیک جس۔ دینے
میں قبریں ہیں۔ سنائے میں قبریں ہیں۔ وہ پھر حضرت عبداللہ ابن رواحہ کی قبر پر گئے۔

ان کی قبر پر بھی ٹیپ نہ تھا آدمی اپنے آنسو روک نہیں سکتا تھا عہد اللہ کے
 بارے میں وہ اہمیت ہے کہ آگے بڑھے تو یہی بچے پاؤ آگئے تو ایک دم اونچے آپ کو
 بھلا "اے نفس! مجھے قسم ہے اپنے رب کی میں جان اس پر قربان کروں گا تو
 چہ بے یار و پا ہے تو مانے نہ مانے تجھے حرم ہوا یہی بچوں میں رہتے ہوئے
 اب جنت کا شوق کر لوگ اسلام کو مٹانے کے وہ ہیں تو یہی بچوں کو دکھنے کے درپے
 ہے ایسے نکلے ہو اتھو موت تو بہر حال آکر رہے گی۔ اس لئے وہ کام کر جو تیرے ساتھیوں نے
 کیا آپ نے آگے بڑھا کر پھانگ لگائی اور ان کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ وہ مقام آج
 بھی محفوظ ہے جہاں تینوں شہید ہوئے اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا:
 "ہاں ہاں میں، یکتا ہوں کہ تینوں کے تینوں کی قبروں میں غوطے کھاتے
 پھرتے ہیں۔ جنت کے پھل کھا رہے ہیں۔"

پیدل جماعتوں کی برکات

مذہباً مسکر سے ایک جماعت سفر کر کے آئی ہے وہیں ہزار آدمی ایک سفر میں مسلمان
 ہوئے قبیلوں کے قبیلے افریقہ میں مسلمان ہو رہے ہیں پیدل جماعتوں نے
 لاکھوں انسانوں کو کل میں داخل کروایا تین ہزار مسجدیں فرانس میں بنی ہیں^۱
 جب سلطان محمد بن الدین ایوبی رستہ اللہ نے فلسطین فتح کیا بیت المقدس کو فتح کیا
 تو سارے یورپین شہزادے فرانس میں جمع ہوئے اور ایک گرجے میں سب نے مل کر قسم
 اٹھائی کہ مسلمانوں سے بیت المقدس واپس لیں گے اس نعرے میں انہوں نے تیسری اٹھائی
 تیسرا وہ مرجا اس وقت مسجد بنا ہوا ہے۔ اب تا کہیں کتاب انقلاب ہے۔ گشت ہمارے ہیں تعلیم
 ہو رہی ہے جماعتیں نکل رہی ہیں۔ تو سب پر محنت کرتے ہوئے ہمارے عالم میں پھر وہ یہ
 بچنے کے لئے چار مہینے ہیں چوبیس دن ہیں۔ یہ تو بچنے کا نظام ہے۔ یہ کوئی حق چیز نہیں، بچنے کی ہے۔

چلے کہاں سے لائے ہو؟ سوال جواب

ایک عرب کہنے لگا، چو کیسا سے لائے؟

حضرت مڑکھڑمانے میں ایک شخص جہاں کے راستے سے واپس آیا۔ تپتے ہوئے فرمایا:
کتے دن کے بعد آئے ہو؟ کہا ایک مہینے کے بعد

فرمانِ عمر! چلہ لگالو (فائدہ ہوگا)

حضرت مڑنے کہا: ہلا جمعیت اور میں اللہ کے بندے! چلہ تو ہمارا کر
ی لیے تو اب کوئی بے اصل بھی نہیں ہے کہ انھوں نے چلہ لگنا شروع کر دیا۔
پھر ایک اور حدیث ہے: من اخلص للہ او بعین صباحا ہوا یک چلہ
الذکر سے ہے۔ انت اللہ یتابع الحکمة من قلبہ علی لسانہ اللہ اس کے دل کو حکمت
سے بھر دینا ہے اور وہ بھرتا ہے کہ وہ جتنے بن کے اس کی زبان سے جاری ہو جاتی ہیں۔ یہ بھی چلہ ہی
ہے۔

بھائی ہم نے کوئی نئی چیز تو نہیں مانگی اگر سارے عالم میں پھرا ہے تو اس کے لئے
بھائی سال سال کی جماعتیں بن کے جائیں۔

سوڈانی نوجوان کا واقعہ

ایک سوڈانی نوجوان مجھے ملا رہے تھے میں نے کہا کیسے جاہلیت پہ
آیا؟ کہا پاکستان سے ایک جماعت آئی ہوئی تھی اور وہ وہی ساحل کے ساتھ ساتھ
وہ کسی کو ڈھونڈنے کے لئے نکلے ہوئے تھے تو میں وہاں تک دھڑک لیا ہوا تھا وہاں جو
تھے وہاں باش نوجوان ہر تین انہوں نے ان کا تہذیبی اثر دیا، تھوڑے ہی عرصے میں انھوں نے جو اندھ کر دیکھا
(مسلمان تو چھوٹا نہیں، دس کروڑ میں پتہ لگ جائے گا کہ مسلمان بیٹا ہے۔ ہمیں تو بتانا پڑا ہے جی میں
مسلمان ہوں مسلمان کی تو ایک بیکان ہے)

میں نے دیکھا کہ انہوں نے جو مسلمان ہیں میں دیکھتا ہوں کہ ان کے پیچھے

پہنچا

میں نے کہا السلام علیکم میں مسلمان ہوں میری غیرت کو جوش آیا

ہے آپ کی بے عزتی کی نئی ہے، آپ نہیں سمجھتے ہیں؟ میں آپ کے پاس تو اس کارڈ
 دیکھوں گے کیا۔ تو اس جگہ ایک سجدہ ہے۔ ہم وہاں نہیں جاتے ہیں۔ گھر کی چیزیں
 بدلے۔ یہ حالانہ کے پاس پہنچا۔ یہی جھگڑا میں اسی تہہ کی کہ پوری زندگی بدل
 گئی

20 لاکھ روپوں کا زیور پہننے والے کی توبہ

انچھتر میں انیس آدمی سے ملے یہ باتی حضرت مسیحیانی: ان کا
 سینا سینا بھی جیسائی دو بیٹیاں بھی جیسائی پوری بھی جیسائی سارا شجرہ
 نسب گھر میں لگا ہوا تھا۔ شاہ عبدالقادر کا درمیان میں نسب نامہ آتا تھا۔ میں نے اس کے بیٹے سے پوچھا،
 تم مسلمان ہو۔ کہا نہیں میں کھنڈوک ہوں۔ میں نے کہا، کیوں تیرا باپ تو مسلمان
 ہے؟ کہا میری ماں کھنڈوک ہے میں بھی کھنڈوک ہوں
 یہ وہی حال تھا۔ ہم نے اسے تو شہنشاہ پرانی پڑھائی کی کلاچھو پاکستان میں اسلام پھیل گیا کہ
 افغانستان میں تبلیغ کرنے آ گئے۔ وہاں رشوت ہے رونا ہے یہ ہے
 ہے جاؤ وہیں تبلیغ کرو۔ اب بے روزگاری بڑھ رہی ہے۔ ہم یہاں لوگوں میں تفسیر کر رہے
 کے اتنی بے عزتی کی کہ نہ کام آتا ہے میں اس کی نئی باتی۔ اس نے
 بدل کرنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو ہم نے سلام نہیں کیا۔

ہم نے کہا بھئی ہم تو غیر عورتوں سے ہاتھ نہیں ملا تے تو اتنے غصے میں آیا کہ قرآن
 پڑھ کر پوری کی توبہ کر دی۔ ہمارے سامنے ہی کھڑے ہو کر اس کے گلے لگ کر چومنے
 لگا یہ بڑے جاہل لوگ ہیں ان کو تو اب کاغذ نہیں پڑھتے میں نے کہا، ہمارے
 جاہل ہی رہیں اللہ کرے یہ میں اس سے پہلے ملاقات ہوا ہوں دو دن کے بعد میں
 نے اسے فون کیا میں نے کہا، حضرت! آپ ہمارا کھانا کھانا پسند فرمائیں گے۔ صرف آپ کو
 کھانے کے لئے بلاتا ہے۔ چند روزہ منت میں نے اس کی منت کی کہ آپ کھانا آکر کھا جائیں۔ آکر وہ تیار
 ہو گیا کہ پھاٹیک ہے لیکن مجھے لے کر جاؤ۔

ہم کئے اس کو نے کرتے کوئی میرے خیال میں پندراویں نکھکاس سے زید پندراویں نکھکاس
سوئے گا جو ہم است کا اور تیرا ہے اور یہ کس کیا کیا ہے سے
میں تیرا ہوں جسکے بناس سے زود و کا سو ہم نے اسے مسجد میں لکھو۔

نہ لے جانے اپنا ہوا پھولنے کے لئے کے تو لئے گا تیرے میں نے
بعد پہلی دفعہ مسجد میں آئے ہوں تیرے میں سے بعد کچھ عرصہ بعد
کیا کیا میں تیروں آسمان جہاں تیرا تھا تیرے میں سے بعد تیرے میں آئے
ہوں میں نے کیا کام میں کیا جو آپ کے تیرے میں سے بعد تیرے میں
ہوں تو معلوم ہوتا ہے آپ کا تیرے میں سے بعد تیرے میں سے
کئے پھر اس مسجد میں کے اٹھنا تھا تو تیرے میں سے بعد تیرے میں سے
کئے تیرے میں اٹھنا تھا تو تیرے میں سے بعد تیرے میں سے
تیرا تیروں نے مسجد میں کیا چاروں آریا ہے اس کے کیا یاد کیا تیرے میں سے
روزوار سے مگر نکل رہا ہے میں اپنے آپ کو کہ میں تیرے میں سے
ہے اس کے کیا یاد کیا تیرے میں سے بعد تیرے میں سے
نہ لے جانے اپنا ہوا پھولنے کے لئے کے تو لئے گا تیرے میں نے

پھر اس کے جہاں کا ہوا (میں نے اس کے لئے آئے تیرے میں سے بعد تیرے میں سے
"آپ اللہ کے نام سے" حجاز فرچہ میرے لئے آئے تیرے میں سے
یہاں کی میرے لئے کے لئے آئے تیرے میں سے بعد تیرے میں سے
مستغلوں میں تبلیغ کی بھی بہت ضرورت ہے یہ آئیں اور ان میں سے
نہ لے جانے اپنا ہوا پھولنے کے لئے کے تو لئے گا تیرے میں نے

ایک عرب عالم کا جماعت میں لگنے کا سبب

ایک عرب چوہ (مردی عرب) سے آیا، بہت بڑا آدمی تھا، لکھے کا پہلے ہو میں
کیوں آئے ہوں؟ میں نے کہا فرمائیے۔ لکھے لکھے میں چھ آدمی ہوں اور جو دیکھتے ہیں انہیں

میں نے امریکا پر غور کیا ہے۔ پتا ہے کہ یہاں بھی ایسی حالت ہے۔ لیکن ساتھ میں یہ ہے کہ یہاں کھانا کھانا کھانا ہے۔
 تھے۔ شاید یہاں بھی ایسی حالت ہے۔ لیکن ساتھ میں یہ ہے کہ یہاں کھانا کھانا کھانا ہے۔
 لیکن یہاں بھی ایسی حالت ہے۔ لیکن ساتھ میں یہ ہے کہ یہاں کھانا کھانا کھانا ہے۔
 لیکن یہاں بھی ایسی حالت ہے۔ لیکن ساتھ میں یہ ہے کہ یہاں کھانا کھانا کھانا ہے۔
 لیکن یہاں بھی ایسی حالت ہے۔ لیکن ساتھ میں یہ ہے کہ یہاں کھانا کھانا کھانا ہے۔
 لیکن یہاں بھی ایسی حالت ہے۔ لیکن ساتھ میں یہ ہے کہ یہاں کھانا کھانا کھانا ہے۔

میں میراں ہوں نہ پوچھو نہ کہیں تھے تو بے دین تھے۔ امریکا میں گئے تو اور بے دین ہوئے
تھا وہاں سے بی بی کی دست کو لے کر آ رہے ہیں یہ کیا بات ہے؟ تو میں نے پوچھا: کیا کیا
پھر ہے؟ تو کہوں گے کہ پاکستان میں مسعود احمد علیہ السلام کے بیٹے کو، نہ ورنہ بی بی کی دست
جو اس نے ہے وہاں سے جو اس میں مل گیا، آئی ہیں۔ یہ ان کے ساتھ اہل بیت آئے
ہیں۔ میں بھی جتے جاتے ہوں۔ میری اس کی بھی تشکیل ہوئی۔

فرانس کی پیداں جماعت کا واقعہ

[illegible]

اس لئے ہم چل رہے ہیں اور ہم ان کے لئے ادا کرتے ہیں تو لڑکی نے کہا، ہمارے لئے بھی وہ کرتے رہو۔ اکہا، آپ نے لئے بھی کرتے ہیں۔ اس لڑکی نے کہا، میں بتاؤں آپ کو کون ہیں؟ کہا، بتاؤ۔ کہنے لگی، آپ ہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو کیسے پتہ چلا کہ ہم یہی ہیں؟ کہا، ہماری کتاب میں لکھا ہے کہ یہ کام کیا کرتے ہیں۔ تو انہوں نے اٹھایا کہ ہمیں ہم یہی نہیں۔ اس کی کھاسی ہیں جو ہمارے سے بڑی موت وہی ذمہ داری لگ گیا تھا۔

الا فلیبلغ الشاهد الغائب

”اب میں جا رہا ہوں میرا پیغام آگے پہنچاتا ہمارے ذمے ہے۔“
تو ہم اس کام کی اور جنگی کے لئے نکلے ہوئے ہیں۔ تو دونوں لڑکیاں مسلمان ہو گئیں۔ ایک نے ان سے روٹ پوچھا کہ فلاں دن کہاں ہوگا؟ ایک جھٹکے کے بعد آٹھ گھنٹوں کے کرتوتی اور ان کو بھی مسلمان کیا۔

ایک پادری کے اسلام لانے کا واقعہ

ہمارا ایک دوست مسلمان ہے امریکہ میں نوکری کرتا ہے۔ روٹی میں رہتا ہے۔ روٹی سے چار پاٹھا امریکہ۔ چرس میں جہاز اترتا۔ وہاں سے ایک پادری جڑ چھا۔ روٹی ایک سیٹ پر ہو گئے۔ راستے میں تعارف ہوا۔ آپ کہاں سے؟ آپ کہاں سے؟
کہا میں پادری ہوں امریکہ سے افریقہ گیا۔ فلاں ملک فلاں بستی میں کس لئے گئے تھے؟ اپنے مذہب کا پرچار کرنے۔ کیا نتیجہ نکلا؟ کیا چار سال دہا سب عیسائی ہو گئے۔

چار سال گھر نہیں گئے؟ کہا نہیں کیا چار سال گھر نہیں گیا۔ باطل پھیلانے والے انکی قریبی رہ رہے ہیں اور حق پھیننے والے پوچھتے پھر رہے ہیں کہاں لکھا ہے؟ بچے چھوڑ کے چلے جانا۔ ماں باپ چھوڑ کے چلے جانا۔ جہاں تک پڑھو تو کسی صحابہ کی زندگی پڑھیں۔

مسلمان نے اسے دعوت دی۔ تو فرمیں اس نے کہا اچھا آخری فیصلہ یہ ہے

کہ میں کہہ ہوں کہ میں حق ہوں۔ آپ آج سے یہ دعائیں شروع کریں کہ اللہ! مجھ پر حق کو واضح کر دے۔ یہ دعائیں شروع کرو اور یہ میرا حق ہے، جب کوئی بات مجھ میں آئے تو اس پہنچے پہنچے دیکھ دیتا۔ سال کے بعد اس پادری کا خط آیا، میری بتائی ہوئی دعا روزانہ لکھا رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حق کھول دیا۔ میں مسلمان ہو چکا ہوں۔ موراب میں دوبارہ اس ہسپتال میں جانوں گا، دوبارہ مسلمان بنوں گا جن کو میں یہ سائی بنا چکا ہوں۔

ہمارے ایک ساتھی کی حیرت انگیز کہانی

ہمارے گوجرانوالہ کا ایک بہت جوان چڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے تبلیغ میں لگایا۔ اس نے اپنے بیٹے کو سکون سے اٹھالیا اور رائے واٹر میں داخل کرادیا۔ ہمارے ساتھ وہ پڑھتا تھا۔ ایک سال ہم سے پیچھے تھا۔ بڑا خوبصورت جوان تھا۔ حافظ قرآن بھی تھا۔ اور تیس برس کی عمر میں اس کی شادی بھی کر دی تھی۔ ایک بچی تھی۔ اس کا آخری سال تھا۔ میں تبلیغ میں سال گزار رہا تھا۔ مسجد میں اس کی اور میری آخری ملاقات ہوئی۔ میں جماعت میں چلا گیا۔ وہ اچانک بیمار ہوا اور بے ہوش ہوا۔ تین دن تک بے ہوشی میں رہا۔ اٹھا کر ہسپتال لے گئے جہاں اس کا انتقال ہو گیا۔

اس کا بپا ایسا عجیب آدمی تھا کہ اس کا ایک آنسو نہیں نکلا۔ اوہیں ہسپتال سے بیٹے کو اٹھایا اور سیدھا راستے واٹر لے کر آگیا۔ اور کہنے لگا۔ یہ تمہاری امانت ہے تم سنبھالو۔ نہ بیٹوں کو پہنچے دیا۔ نہ پھر بیٹوں کو پہنچے دیا۔ جب اسے قبر میں اتار چکے تھے۔ پھر اس کی بیٹی پہنچی اور اس کی چھوٹی بیٹی پہنچی۔ انہوں نے فریاد کی کہ اللہ کے واسطے ہمیں صرف ایک نظر دیکھئے۔ وہ پتا نہیں کہ وہ نے پر پٹے بنا کر ان کو دکھایا کیا اور مائے دہ کے قبرستان میں اسے دفن کر دیا۔

ہم دیکھنے رہتے تھے۔ میرے ساتھ اس کا بڑا حلق تھا۔ رات کو تہجد میں جب اٹھتے تو بڑی مزیدار چائے پیتا۔ مجھے بھی پلانا۔ خود بھی پیتا۔ اور ایسا خوبصورت قرآن پاک۔

پڑھا تھا کہ جی چاہتا پڑھنا چاہا ہے بعد جمہور مقرر ان پاک پڑھتا تھا
میرا دل کرتا تھا کہ اللہ کرے مجھے خواب میں نہ جائے تاکہ مجھے پتہ چلے۔ اس کے
ساتھ کیا ہوا؟ اللہ کی شان کوئی قبولیت کا وقت ہوتا ہے میری خواب میں اس سے
طاقت ہو گئی ایسا ہی قدم قدم سے حق یہاں پہنچے ہوئے ہیں ہاتھ۔ میرے پاس
تجربے میں نے کیا اللہ عزوجل فرمائے ہوئے کہے گا ہاں میں نے کہا تمہارا کیا حال
ہے؟ کہنے لگا

ان اصحاب الجنة اليوم في شغل عكوبون هو وازواجهم
ضلل على الارائك متكونون لهم فيها ملائكة وليم يبدعون سلم قولاً
من ربهم جہنم

"اے طوطی! کیا پوچھتے ہو جنت میں ہم تختوں پر اپنی جنت کی
عمارتوں کے پتار میں بیٹے ہوئے ہیں اور کئی تختوں پر بیٹھ کر جنت کے
بھلے کھاتے ہیں واللہ جبار و تعالیٰ سے جو ہم پوچھتے ہیں وہ ہمیں
دیتا ہے اور جو تمنا کرتے ہیں وہ پوری ہے۔ اے ہمارے بڑھ
کر مسلم قولاً من لکرت اور ہمیں اللہ بھیجتا
ہے۔"

میں نے کہا یا رب مجھے سوتلی کوئی تکلیف بھی ہوئی تھی؟ تمہیں اتنا تمہارے
دیا۔ کہنے لگا اللہ کی قسم! مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی اس ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس
نے میرے انگوٹھے کو بلایا اور کہنے لگا عبداللہ! جو اللہ تمہیں دیتا ہے میں اس کے پاس
چلا گیا۔ میں نے پوچھا تمہاری رونا کیسے لگی؟ اس نے ہنسی جاتی ہوئی
اس کا باپ جان تھا کہ میرا اور اس کا تعلق تھا دوسرے پاس آیا مولوی
طارق صاحب بتاؤ عبداللہ زعمی کیسے مزارا تھا؟ ایسے باپ اللہ تعالیٰ ہر جہ پیداکر
اسے مجھ سے پوچھنا، میرا بیٹا کیسے وقت مزارا تھا؟ تعلق تھا؟ اللہ ضائع تو نہیں کرتا
تھا! کہیں اس کو قبر کا عذاب تو نہیں ہو رہا؟ دیکھو کیسا راز ہے

آج کے باپ کو دلچسپی کا مرکز ہے۔ عوام میں نصف قلعہ ہے۔ جب ادارہ
 جوان ہوتی ہے تو پھر باپ نے سر میں بھی جوتے، دلتی ہے اور ماں کے سر میں بھی جوتے۔ باقی
 ہے۔ باپ اپنی اولاد کو آپ خرچہ بخلا دے گا۔ تو تم توقع نہ کھو کہ یہ تمام خرچہ ماہر دار میں
 گئے۔ یہ تیرہ سو روپے ہوتے۔ وہیں گئے۔ جس اور دلی نہ طرف آپ اپنے سارے جذبہ مند
 کرہم پر بلاتے ہیں سو دلی اور ہون ہون تیرہ سو روپے ہاتھ توڑتی ہے۔ آخری ہے تو پھر بھی ہوگی
 ہے۔ کیا کہتی ہے۔ باپ سے کہتے ہیں۔ تو سنے نہ دے لے عیانی کیا ہے !
 آج کے راز مراد کے اقلیت ہیں۔

اب آپ جب بھی رائے دہیں گے کہ ایک ایک بات نہ دو میرا بیٹا مجھے وقت نہ دے گا؟
 جب میں نے جواب میں دیا تو میں نے کہا: بھئی آپ خوش ہو جو خدا تعالیٰ نے
 مجھے تو یہ نصیب ہے اب آپ خبردار نہ رہو۔ پھر بھی وہ پینٹاں ہوتا رہا۔ ایک دن بڑا
 خوش میرے پاس آیا۔ کہنے لگا:

مودنی صاحب میں۔ ابھی اپنے بیٹے کو خواب میں دیکھا ہے۔ میں نے کہا: بھئی
 آپ نے کیسے دیکھا ہے؟ کہنے لگا: میں نے دیکھا کہ وہ بستر اللہ کے بیٹے یا رب اب
 اس کی مجھے کمر نظر آ رہی تھی۔ پر د نظر نہیں آ رہا تھا۔ پہنچے چلے آگے ایک دیوار آئی۔ اس
 دیوار کے اندر وہ سب ہو گیا۔ وہ دیوار کے اوپر بڑے لکھائے تھے بواحقہ۔ رخصی اللہ
 عہ۔ اللہ اس سے راضی ہو گیا۔

اس وقت ہمیں اپنے دل پہ ٹھکراتے ہیں جن کے یہ جذبے ہوں۔ نامائیں اسی نظر
آتی ہیں جن کے یہ جذبے ہوں۔ آرمیہ ٹھہرے ہیں کہ تبلیغ میں نکل کر جان مال وقت دک
تر انداز میں یہ کو ٹھہر گئی۔ پوچھا گیا ہے وہ اندھ قوی اور اس کے رسالہ کی بھرت کے واسطے جذبے سے مت
مانیں۔

بارب لک الحمد کما یغنی لجلال و جہک و عظیم

سہ ماہی

ایک عرب تو جوان کے ذریعے اٹلی میں انقلاب

اس واقعہ میں عجیب پر کیا تو اٹلی سے ایک نوجوان آئی ہوا تھا عرب، حضرت مسیحؑ کی اولاد میں سے مراکش کا رہنے والا۔ کچھ عرصہ کی حکومت اٹلی میں رہنا چاہیو۔ ہم کس حال کی عمر اور اس اٹلی کے لئے اٹلی میں پہلے مسئلوں کو مرتبہ دے دی

وہاں تین سو مسجد بن گئیں جب کہ ایک مسجد بھی نہیں تھی اور آج پر ستر نوجوانوں کو لے کر آیا ہو تھا۔ اٹلی طاقت مند تھی نے مسلمانوں میں رکھی ہے۔ وہ وہ نہیں ہے کوئی دنیاوی دُکری فقیہ، انکسٹنس باخترس کی۔ مجھے اچھی صحت یا انکسٹنس میں نے وہاں جو اس صحت کو زندہ کیا۔ پہلی اٹلی میں تین سو مسجدوں کا زریعہ بن گیا۔ اور غلامان نوجوانوں کی قیادت کا۔ بعد میں گیا۔

تو آپ کا کام ہے آپ کی ذمہ داری ہے۔ میں یہ نہیں جانتا کہ پہلی برامت کے گھر میں جہاد، کسی برامت کی دعوت دے رہے ہوں میں اور آپ ہم سب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے ظالمین ہائیں اور اس مذہبی کو آگے لوگوں میں چیدہ۔ نے اے نہیں میں پہلے۔ نے میں جو تکلیف آئے اسے اللہ تعالیٰ کی دہشتا نے سے برداشت کریں

تو اللہ کا صیب خوش کوثر پر اپنے ہاتھ سے ایک پیر لپٹا لے گا
سرور کو کوثر دنگل پائیں گے

وہاں اعلان ہوگا کہ جس کہ جس میں میرے آخری امتی
ہم دین مسئلہ رہا تو انہوں نے میرے دین کو کھلے گائے میرے پیٹ کو بچھو تھا
پہلے یہ تھا اللہ کا صیب اپنے ہاتھ سے ہم کوثر پر لے گا۔

سری لنکا سے فوجی تک سفر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچیس سال پہلے اسٹریٹو سیری لنکا سے سے فوجی تک۔ تو فوجی لیڈ
آسٹریلیا اور سنگا پور آپ اندازہ لگائیں کہ تین گھنٹے کا سفر یہاں سے تھا فوجی لیڈ کیا ہے وہاں سے

صوبہ پٹانہ کی اسی قصبہ آبادی مسلمان ہے۔

وہاں چوہان بنے کہ کوئی مسلمان بہ نہ لائی نہیں رہا

کوئی حوریت ہے پادہ نہیں رہی

پوری شہر برائی زنا شہر ہوا

شراب شہر ہوئی تازیانی شہر ہوئیں

نماز کبھی وہاں چھوڑا مسجد میں چلے جاتے ہیں یہ نہیں کرتے

محدودی حرم میں تو انداز کے پٹے جاتے ہیں اور تین سال سے وہاں بھٹی کا کام ہو رہا

ہے سر کی ننگ میں اور بچے اس کٹھن آج دی مسلمان پادہ کو پانچ مسلمان ہیں

تین لاکھ اجترج میں موجود تھے چھ سو برساتیں تھیں ساری دنیا کی تھا، مادہ توانی نے

بدل دی ہے ہوائی جہازوں میں ڈرائیو ہو رہی ہیں اندازیں جڑھی جا رہی

ہیں پہاڑی پونوں پر ڈرائیو ہو رہی ہیں

گوگلوں کی جماعت

دور ہے۔ آتے ہیں گوگلوں کی یہ جماعت آتی ایک گونگا دوسرے گونگے کو چار دوسرے ہاتھ

ہیں اس کو دیکھ رہا تھا راجہ جو نہیں دوسری ہی تھا اونچیت میں نہیں ہوا

اب دب دب ہے۔ جب بکے ہوئے تو اس نے اس کو کیا تو سر جا کے گا، اس نے کندھے سے

انٹارو کیا، پھر کہ جیسی قبر کھود ہے میں اب اس کو دیکھ رہا ہے پھر کہا تجھے ڈال رہے

ہیں پھر اڑ چکی آتی پھر آتے صاحب کا اٹھ رو کیا بھٹی ہو رہی ہے قربان جانیا

ان کے، سولی پر اتحاد نے آتے تھے بھی گھٹے گئے نور اللہ نے زندہ کرتے تھے وہاں

گوگلوں کا مشاہدہ ہی یہاں قتل قرار ہے اور سانپ کی آواز نکال رہا ہے

اپنے پوتے کے شہر سے اس کو ایک آٹھ دھرم

ایک دھرم، پھر ایک تہی بندنی

پھر کہ ایک تہی قبر میں رہی ہے

بہن کا رنگ تو آ رہا ہے ایسا چہرہ ہے
 بچہ تھپکا آہستہ آواز اور سے ساتھ چلا
 بچہ اس نے کوئی اثر رو کیا جسے کا وہ تو تھکے یا اس رہ نہیں کا اندازہ ہوا
 حور کا کا انداز کیا حور نورانی نور صورت حور
 تجھے ملے گی میرے ساتھ وہیں ان کے لئے تیار ہو گیا اور جسے تو یاں نے کی
 جس نے بھی پہچانی ہر جہ جھوٹی وہیں سے میں رہا تھا اور نہ زنجی مسماں
 تھے طہارت نیکی سب کچھ سنکھ اور نو سب سے بعد اللہ تعالیٰ تو اسے نور ہوا اس کے چلا گیا
 ساری دنیا کے کھنڈہ حلو کے درجست میں تھا سب سے ادا کیا جس کو کوئی نہ موت چا کر
 تھے کوئی مقرر نہ تیار نہ تھے ان کو ایک کو لگے نے چہ زار نے خدا

آسٹریلیا کے ایک جزیرہ میں بھٹکے ہوئے عربوں کو

دوبارہ اسلام کی دعوت

میرے بھائی!

ساری دنیا کی ریت اُن کے پار پار بیٹھے اس کو کا رہے ہیں
 نے اس کی دعوت دو افریقہ امریکہ میں بڑی دنیا بڑی ہے جہاں آئی تک کوئی نہیں گیا ہو چکا
 اور ہے ہے

ایک جزیرہ آسٹریلیا کا ایسا پاکستان کی نہیں جیسی افریقہ کی ایک برصغیر کی
 ایسا اس جزیرے عرب آبادی تھی لیکن وہ مسلمان ہو چکے تھے انہوں نے اپنے ہندو مسلمانوں سے
 گرفتار چاہی اب وہاں پھر ایک بار مسلمانوں نے ان سے بات کی کہ یہ جو تم نے تو
 کیا ہے میرے باپ دادا کیا کرتے تھے ہم عرب ہیں لیکن ہم بھولی بچے ہیں سب
 نیچے انہوں نے کہا ہمارے پاس کڑا ہمیں لئے آئے ہیں کہ چنے ہو یوں کو بھولا جاتی رہا
 دل میں تو بڑھی دعوت تھی ملکوں سے نکال نکال کر لو جوان لوگوں

بھونے سب کو لے کر آئی اور سارا راز انہوں نے بھر دیا آگے انہوں نے من کو
دعوت دے دے کہ سب کو کھلا دینا پڑ جائیگا

ایک جماعت کے ہاتھوں آٹھ سو آدمی مسلمان ہو گئے

پچیس سال ہمارے گئے تو کنگوت ایک جماعت ٹیکس ڈرائیروں کی جو ٹیکسی چلاتے ہیں
وہ بھی تبلیغ میں وقت دیتے ہیں ایک چنے کے لئے راز میں گئے ۸۰۰ آدمی ان کے ہاتھ
پہ مسلمان ہوئے آٹھ سو پورا قبیلہ تھا آٹھ سو افراد کا جو قبیلہ کا سرور تھا اس کو دعوت دی وہ
مسلمان ہوا سارے قبیلہ والوں کو اکٹھے کر کے دعوت دی تو سب مسلمان ہو گئے تو یہ تھوڑے
تھوڑے کام کی برکات ہیں سب ہر مسلمان تبلیغ کا کام کرنے کے تو ساری دنیا میں اسلام پھیل
جائے گا

آج مسلمان غیروں کے لئے رکاوٹ بنے ہوئے ہیں

۱۹۸۲ء میں جب انگلستان گئے تھے تو ہمارے ساتھ ڈاکٹر امجد صاحب تھے ان کی عادت
ایسی تھی کہ گھروں کو بھی دعوت دینا شروع کر دیتے ہیں تو ایک گھر کے کو دعوت دی تو اس نے
کہا کہ اسلام سے تو مجھے پیار ہے لیکن مسلمانوں سے نفرت ہے اسام اچھا نہ ہے
ہے اور مسلمان برا ہے دوسرے صاحب نے کہا کہ پہلے علی طور مسلمان ہو
جائیے تو پھر ہم سب مسلمان ہو جائیں گے

اس تبلیغ کی محنت کے ذریعہ سے ایک تو پورا رین پکھنے کی دعوت دی جا رہی ہے کہ ہم پہلے
پورے دین کو نکھیں اور اگلی بات کے لئے ذہن بنایا جا رہا ہے کہ ساری دنیا کے انسانوں کے
پاس اللہ کا پیغام نے کرنا پڑتا ہے تو ایسے جانا ہے یہ دعوت الی اللہ ہماری ذمہ داری ہے
اسی پر تو یہ سارے مراتب اور لٹائل ہیں اس وقت اسلام میں جو دیر ہو رہی ہے ہماری
وجہ سے ہو رہی ہے

نیا گرا آبشار پر ایک شخص کا مسلمان ہونا

ہم وہاں پہنچے تھیں آگے ہمارے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا۔ وہاں پر چوٹی والی سب سے بڑی آبشار گرتی تھی (جس کو تو کراچی کے آگے رکھتے ہیں)۔ انھوں نے انہی ارباب پر ایسے کئے تھے آگے جوتے ہیں۔ ہم ان کے قریب سے گزر رہے تھے۔ تو نے رہا وقت آگیا تو ہم نے یہیں مڑ چمکنے کا ارادہ کر لیا۔

ہم نے ایک طرف ہو کر اذان دی اور پادریں بچائیں۔ تو ایک امریکن کمری پر بیٹھ کر دیکھ رہا ہم نے اسی آبشار کی نہر سے وضو کیا۔ اور نہ لڑکی چوٹی کرنے لگے۔ تو وہ کہنے لگا کہ آپ مسلمان ہیں؟ ہم نے کہا ہاں ہم مسلمان ہیں۔ تو اس نے کہا کہ میرے بھی دو دو مسلمان ہیں۔ جب ہم لڑکے سے فارغ ہو گئے تو وہ۔۔۔ قریب ہوا مٹی تو کچھ ماحصلوں کے کہ آپ مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے؟ تو کہنے لگا میرا دل چاہتا ہے شہ میری بیوی نہ رہے۔ تو میں نے کہا کہ کوئی اور بیوی اللہ تعالیٰ دے گا۔ امری نے کیا بات ہے تو کہہ چکا۔ مسلمان ہو گیا۔ تو ہم نے اس کو ایک سٹاک سینٹر کا پیسہ دیا کہ آپ اپنا شریف لے چکے۔ انکا اللہ مزید بخشنے لگا۔

کیلیفورنیا میں ایک لڑکی کا اسلام قبول کرنا

کیلیفورنیا میں ایک عرب کا گھرانہ آجڑی کرتا ہے۔ وہاں قریب لڑکی تھی اور بچے تھے کہ تو کون ہو؟ کہنے لگا کہ میں مسلمان ہوں۔ اس لڑکی نے پوچھا کہ یہ بات کیسے ہے؟ اس نے کہا کہ میرے بچے کا ہے۔ تو اس نے کہا کہ یہ تو بہت خوبصورت نہیں ہے۔ اور اس مسلمان چاندوں نہیں پہنتے ہیں؟ عرب ہوا کہ یہ ان کی فطرت ہے اور کوئی ہے۔ اس نے کہا کہ اصلاً یہ ہے ابھی تو تو کسی؟

پانچ منٹ بات کی تو مسلمان ہو گئی۔ اس وقت وہاں یہ ہو رہی تھی۔ یہ امریکی طرف سے ہو رہی ہے کہ ہم تبلیغ کو اٹھانے کا کام کر رہے ہیں۔ لڑکی نے کہا میں اب بھی ماریٹن تو کھوں

اب آپ فرمائیے کہ کون سی بات ہے جس سے آپ کو یہ بات یاد آ رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں 16 لاکھ کے نقصان پر مبارکباد

[illegible]

ما احسان نه يک ليختنک و ما احطيت نه يکي ليبرک رفعت، الاقلاو

۱۳۲۱ نوبل

— ۱۷۵ —

”جو کھینچا ہے، اس نے اس کی بہ نعلین نکال دی اور اسے ڈال دیا۔“

"مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا"

یہ تکلیف اتنی تھی کہ اگر آپریشن نہ کیا جاتا تو شاید وہی اس سڑکی میں روزانہ گھٹانے پڑتے
 ہیں۔ انھوں نے کہا ہے کہ پتہ نہیں کہ اتنے لمبی شہر پچھلے قحط نے بھی کیا کیا۔ اس
 سے بچے بچے مر رہے ہیں۔ سوئی کار یا کارٹر کرتے کرتے جب برا وقت آتا ہے، وہ پھولنے لگے کل
 جاتے ہیں۔ یہ پہلے ہی کیا تھا۔ اس کا نقصان ہو، اس لئے شوری رہے تو یہ۔ اس کا نقصان ہو، تھا
 نہیں۔ ہمارے نقص ہے کہ اس کا نقصان سہی نہ کر ٹم کے نقصان سے مشابہ ہو گیا۔

بلوچستان کی دینی حالت

وہاں والے دین میں ایک جماعت نے بلوچستان میں اسلام کو
جب انہوں نے اذان دی تو اُنہی کے گلوں سے کہا کہ قرآن کی ساری ساری
بعد ازاں دی گئی ہے۔ یاد رکھو کہ یہ بات نہیں کہ ہم بلوچستان کی تاریخ میں
بلوچستان میں جو پاکستان کا حصہ ہے، ساتھ ہی پاک ہے۔ ساری دنیا کی زبانیں
دی ہیں تو ہم رکھتے ہیں یا غلام رسول ہمارے رکھنے سے کوئی غلام رسول تو نہیں بناتا، غلامی
سے غلام رسول بناتا ہے، ہمارے رکھنے سے غلام رسول نہیں بناتا، غلام محمد سے غلام نہیں بناتا،
وجودِ غلامی میں والے سے غلام محمد بناتا ہے۔

سات سو سال پہلے ہمارے پاس عرب آتے تھے

ایک عربوں کی جماعت تھی افغانستان، تو یہ دو ٹکے تھے تو آئے تھے، آج سے
سات سو سال پہلے ہمارے پاس عرب آتے تھے، انہیں غلام رکھتے تھے، آج سات
سو سال بعد انہیں دیکھا ہے اللہ کے واسطے! اب دو بار سات سو سال بعد سات
ہزار بار آتے رہتا

سارے راستے آزاد ہیں، مسلمان رکھے تو نہیں چاہتے، کوئی پتہ نہیں۔ کچھ سو سو ہزار
کرتے ہیں لیکن کچھ زبان پر نہیں چڑھتا اور دوتے ہیں اور چاروں سے گریں مارتے ہیں مگر نہیں گل
نہیں نہیں آتا۔ ان کو کسی نے سمجھا ہے؟ کون یا اور داری لے گا؟ آپ نے تو نے نہیں، میرے
قے میں کوئی نہیں تو پھر میں نے اسے ہے؟ اتنی بڑی ذمہ داری۔

سب سے بڑا عقیم، انسان جو اس کائنات کا سربراہ ہے، وہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے اور آپ
اس قمر کے لئے چکر کھاتے چم رہے ہیں اور رات گزار رہے ہیں، کچھ چموز رہے
ہیں، ہیٹ پر چکر باندھ رہے ہیں، کافروں کی گلیاں سن رہے ہیں، کمر پر ہلچلی
ارک چر رہی ہے، گردن پر چادر ڈالی، کروڑا چادر ہے، چم چم رہے ہیں، گلیاں

چراغی ہیں۔ ناممکن ہے یہاں صرف تبلیغ کے لئے "اب دین کی امت کو بھلا" چرچا ہے کہ تبلیغ تمہارا کام ہے۔ تبلیغی جو امت کسی ایک کی امت نہیں بلکہ ہر مسلمان مبلغ امت ہے۔

میں نے دس سال سے بیت اللہ نہیں دیکھا

اس سے زیادہ عجیب بات یہ کہ ایک دن بیت اللہ سے باہر نکلا، سامنے سڑک پار کی۔ سامنے ٹیکسی گھڑی تھی۔ اس سے کہا فلاں جگہ جا ہے۔ جب ان کے ساتھ بیٹھ تو وہ ہر سامنے سے گزرنے والے کو گالیاں دے رہا تھا تو میں نے سوچا کہ اس کو دعوت دینی چاہئے۔ جب دعوت دینا شروع کی تو اس نے کہا کہ میں نے دس سال سے بیت اللہ نہیں دیکھا، تیری کیا سنوں؟

بیت اللہ سے سڑک پار کر کے ٹیکسی اٹینڈ ہے، درمیان میں ایک فریڈنگ کاغذ مسواک کا دل اتار عت ہو چکا ہے۔ کہ جب بیت اللہ کو دیکھنے کے لئے سات ہر مظہر کے کوٹ بھیجی تھی آتے ہیں اور دس سال سے بیت اللہ کی زیارت نہیں کرتا۔ اس کی بات سن کر میرا دھڑکنے لگا۔ تو اس نے کہا کیوں پوچھ رہے ہو؟ میرے جیسے یہاں بیٹھوں ہیں۔

لب پہ میرے ذکر ہو یا رب تیرا ہر گھڑی

میرے ہمارے! دین اسلام کی قدر کرو۔ شخصے میں تمہارا اسلوب چاہئے تو تو کرے کہتے ہیں کہ شیخ کو صاف نہروں ال پرکتے بڑے بڑے دروغ پرے ہوئے ہیں ان کو صاف نہیں کرتا ہے۔ کیڑا سیلا ہو جائے تو اجڑ کر بھیج دیتے ہیں اور دل کو تھکاتے ہوئے کیا ہوا ہے کہ جس میں ملاقاتوں کا گھر ہے۔ دل تو اللہ تعالیٰ کے لئے تھا۔

لا اِلهَ اِلاَّ هُوَ وَلاَ هُوَ الْمَلَكُ

"نہیں آسمان پر آتا ہوں اور نہ زمین پر جس میں اپنے بندے کے دس میں آتا

ہوں۔"

مسلمان کا دل اللہ تعالیٰ کا عرش ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنی محبت کو اتارتا

ہے اگر ہم اپنے لئے منہ و پیر اپنہ نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کے لئے منہ و دل کیوں پسند کیا ہوا ہے۔ اپنے دن کو بدنام ہو گا۔

تبلیغ میں موقع شناسی کی اہمیت

میں آپ کو ایک اور واقعہ سناؤں۔ ہم ایک جگہ تبلیغ کے لئے گئے تو زمیندار آدمی گھوڑی کی چٹی کو گھسنے کا بیج اکھلا رہا تھا۔ ہر لوگ گئے، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بات کو سننے سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ ہم بات کرتے تو بھی ادھر سوجھ بکھی ادھر۔ اسے نہ مدد ملے کچھ آ رہی تھی نہ قرآن میرے ایک سنہرے ساتھی تھے۔ پوچھیں سائل سے تبلیغ کا تجربہ۔ کہتے ہیں اب انیسویں نے بات شراعت کی، کہنے لگے۔ چودہویں میرا فضل تیرے گھوڑے کے بیج کے پاؤں چھونے پر۔ ایک دم سوجھ بکھیا اور سیہ جا ہو گیا۔ ”نلسن قومہ“ اس سانچے میں بات کرو کبھی طب نے لے

پھر اس نے کیا کر اس گھوڑے کی گردن بھی چھوئی ہے وہ اب وہ اس قدر مستعد تھا کہ کیا کہنے۔ وہ اس کے گھوڑے کے محبوب بتاتے بتاتے۔ اور ان کا علاج بتاتے بتاتے۔ آپسٹ آہستہ۔ اس کو اصل بات کی طرف لے کر آیا جس طرح رچی گامی آہستہ آہستہ کاغذ جلتی ہے۔ پھر اس کو قبر اور حشر کی باتیں بتائیں۔ یہاں تک کہ وہی میرا فضل اسی بات کو سمجھ کر تیار ہوا اور اللہ ہمارے ساتھ تبلیغ میں نکل کھڑا ہوا۔

تبلیغ کے فضائل و اہمیت

تقریر۔ بھانج! یہ طریقہ ہمیں ان کی تقریریں کرنے سے کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

تأمروا بالمعروف

"تم بھلائیوں کی طرف جاتے ہو"

و نهون عن المنکر

"برائیوں سے روکتے ہو۔"

وہو صبر و صبر

"اللہ کے عیش و عشرت میں ہی سب بکھڑے ہو۔"

تمہارا مطلب غرض صرف اللہ ہے، اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو۔ کیا مطلب ہے؟
سادہ یہ کہ اللہ ہی کے راز و مخفی سے اور تہہ و کوئی قصور و مطلوب نہیں ہوتا۔ خداوند

تمہاری آہ اور واہ نے شاہ جی کو ہلا کر رکھ دیا۔

مولانا صاحب اللہ شاہ بخاری فرماتے تھے:

ہاں کہتے ہو تو کہتے ہو وہاں شاہ جی
نیل میں یہاں ہوں تو کہتے ہو آواں شاہ جی
اوست دانت ہوں تو کہتے ہو ماں! شاہ جی
ایں آواں شاہ جی میں ہو گئے آواں شاہ جی

اب آپ کیا فرماتے ہیں۔ آپ ایک تقریر دہاتے ہیں۔ مصنفوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے
جنہوں نے فضیلت بعد کھدے دیے۔ فضیلت بعد اور ہاتھیں اس عنوان پر نورانی کتابیں ہیں۔ اب جو کہ
اس نے تقریر کرتی ہے۔ ظہیر نے وہ وقت ہے آج بعد کو کوئی تقریر خاص ہوتی ہے۔

وہ تقریر چھتا ہے اس میں کوئی شعر ہیں کوئی قافیہ ہے کوئی ردیف ہے
کوئی ایسا سیدھی فصاحت و بلاغت ہے۔ ایک بڑی کو فصاحت کے ساتھ تعمیر کیا ہو
ہے۔ چھوڑ کر آگے نہیں بڑھتا ہے نہ تقریر شروع کر دیتا ہے اسے لکھنا چاہتا ہے
جمع کوئی کی ضرورت ہے کوئی کی ضرورت ہے تو سوچنا ہے۔ میں نے شاید غلط دیا
ہے۔ میں نے یہ چاہتا ہوں کہ جمع کی ضرورت ہے یا نہیں؟ تو وہی نوپ سے
توڑ کر دیکھو، توڑ کر دیکھو ان کے حراج کو نہیں سمجھا ان کی فطرت کو نہیں
سمجھا۔ ہت شروع کر دی

تبلیغ فرض ہے یا سنت

میر۔ دستاورد۔ میراج

تو بہت کاغذ پڑھا ہے۔ وہ تجرا بہت ہے جس سے دن میں محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر حرکت میں سب سے پہلی فائدہ اٹھرتی
 ہے۔ ان کا یہ کام اسلام کی طرف سے جو کچھ خواہی ہو اسے قرباں ہو جاتا ہے
 جس کا کوئی نقص نہیں رہتا۔ ان کو کھانا پھرنا ہے۔ شرب ہے۔ ہر کام میں ان کا نظر آتا
 ہے۔ یہی ایک قدم پہلی۔ دوسری میں آئے ہر کام ہے۔ تو فرشتے اس کے سامنے رہتے
 ہیں۔ اس نے جیسے بہت بڑی طاقت ہے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرکات کی وجہ
 سے۔ ان کے لیے کسی مسلمان مرد و عورت کو برا نہیں سمجھنا چاہیے۔ یہ بڑی عظیم امت
 ہے۔ یہ اپنی امت بھی نہیں مانتی۔ اس کی رگوں میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے۔ یہ کرتا
 ہے۔ یہ اپنے خرافات کو اس کی مانگتے کھل جاتا ہے۔ تو یہاں تک پہنچ جاتی کہ فرشتے بھی دیکھتے رہتے ہیں۔

یہی تبلیغ کی محنت اور سزا دے بھی ہے کہ اس دین کو آگے بڑھایا جائے اور ساری دنیا اللہ
 تعالیٰ کے گلے سے آگاہ ہو جائے۔ روشن ہو جائے۔ معصوم ہو جائے۔ کوئی نہ کام
 نہیں کرے۔ وہ اپنے کام پختہ نہیں کرے تھے۔

بہت بڑی میر نے چھوڑ بھی دیا تھا
 تاپ پڑا نہ نہیں راتوں میں
 ایک زمانہ ہوا کہ پھر۔ میں قید تھا۔ اب وہ زمانہ ہو کر کی طاقت ختم کر چکا ہے۔ اور
 آواز لے بھی تو اسے پتہ ہی نہیں کہ کس پر اسے پکڑ کر لایا گیا تھا؟ یا امت دنیا کی کمانی میں ایسا فرق ہوئی
 کہ آج ان میں جو فرق کی طاقت ہی ختم ہوئی۔ اور وہ تو ہم بھی چاہیں تو انہیں پتہ نہیں کہ کس ہاتھ
 سے ہم یہاں آئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں یا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور راستے
 انہوں نے وہاں روپے خرچ ہو رہے ہیں۔

13 ارب روپے کہاں سے آئے؟

یہی احتجاج ہوتا ہے۔ ہمیں سو دن نہیں ہر ملکوں میں جانے کے لئے تیار ہوئی

ہیں سو جماعتوں کا مصعب ہے کہ تقریباً تین ہزار آدمی اور یہ رعایت والے کچھ زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ کچھ تو خرچ کرتے ہیں مگر ایک لاکھ روپیہ آسانی سے خرچ ہوتا ہے تو تین سو جماعتوں نے چاہا ہے ایک لاکھ روپیہ تقریباً ہر ساتھی کا خرچ ہے تو یہ صرف تین سو جماعتوں کا خرچ تقریباً تین سو روپیہ بن جاتا ہے۔

اور رائے رائے سے ان کو تین پیسے بھی نہیں ملے یہ سارا کیوں خرچ کر کے جا رہے ہیں؟ اگر وہ تبلیغ کو روک دیتے تو نہیں جواز ہے تبلیغی جماعت سے نہیں جواز ہے تبلیغ کے کام کو ایمان سے جواز ہے ہم فتح نبوت سے جواز ہے کہ ہمارے نبی آخری نبی ہیں آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ پھر اس کام کے لئے مال ہو یا شرف ہو یہ ہے ایک بات بھی تمہیں آتی ہے تو اس کی تبلیغ کرنی شروع کرو۔ اتنا تو پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رائے میں نجات ہے اس کی رو سے وہ۔

مجھے ابھی گاڑی کے نہیں چلتی تو سینے کے لئے کہتے ہیں، نعم تو تھی۔ سیکھو تو کسی کچھ بھی اور نکھاؤ بھی اور پہنچاؤ بھی۔ تو سہارے کام ایک ہی وقت میں ہوتے ہیں۔۔۔ یہ نہیں کہ سیکھو پھر کرو۔ جو آدمی تیرنا سیکھتا ہے کیا وہ بھی کبھی یہ کہتا ہے پہلے تیرنا سیکھو تو پھر تیروں کا وہ تیرنا اور سیکھنا ایک ہی وقت میں کرتا ہے۔

پانی میں نہکے بھی رہا ہے تیر بھی رہا ہے۔ کوئی کہے۔ کوئی گاڑی چلا نہکے لو۔ پھر چناؤں گا۔ وہ تو کبھی بھی نہیں کر سکتا وہ گاڑی کو چلاتا بھی ہے سیکھتا بھی ہے سیکھنے والے کی گھر بھی معاف جہتی ہے۔ اوپر "L" لگا دو معاف۔ ابھی ہم آ رہے تھے کھڑک میں گرنے والی۔ "L" والی گاڑی نے موٹر سائیکل گرا دی اور "L" لگا ہوا ہے۔ بھائی! ہم تو سیکھنے والے ہیں، معاف۔ حکومت پاکستان معاف کر رہی ہے جو ظالم اتنی ہے تو اللہ تعالیٰ تو بہت نرم ہے۔ اس لئے بھائی! اللہ تعالیٰ کے راستے میں لکھو اور فائدہ بھی سیکھو اور اسروں کو بھی سکھادو۔

امت کے غم میں رونا سیکھو

میرے بھائی:

یہ جو امت کوئی جاتی ہے اس حالت پر سر کے تو کہاں پائیں گے ۷

کوئی پس پر بھی تو بڑے کرتے اور

یا ایک دوسرے کے گھگھے کا تہ رہے ہیں

ایک دوسرے کے مریبات سوچ رہے ہیں

کیا اسی سے اللہ تعالیٰ کا فیاض تھا؟ کیا سنی گھماتے آج تھا؟

کیا یہ کھراتے آسمان ہے؟ کیا یہ زینۃ المست ہے؟

کہ صرف اپنے ملک کے اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کے احقر اور عزت کو بدل کر

اس چین کو تک تک ملی کر پچھم پچاس سال سے کوئی ایک جھونکا بھی بہرہ کا نظر نہیں

کوئی پھول کھتا نظر نہیں ۱۲۔ بڑے چین کے دل سے جا کر پوچھو کہ اس کے دل پہ کیا

گزارتی ہے؟ جس زمیندار کی نفس کو تک تک بناتے یا سو سو کہہ پائے اس سے جانے

پوچھو کہ اس پر کیا بنتی ہے؟

اپنے ہی ہاتھوں اسلام پر کلہاڑی مت چراؤ

داردار کتنا مسلمانوں سے جانور پریم ہو رہا ہے چارہ گھر سے بے تہہ اور بے تیر۔

اس پر کیا بیت رہی ہے؟ جن کا تگ سر پہ پانے ہو کوئی نہیں جو ملے چھوٹے معصوم بچے و بچی

خواتین کھو رہی ہیں ان کی تہذیبی سطر؟ پھر بھی موم ہو رہے ہیں ہماریسے

مسلمان ہیں کہ اپنے ہی ہاتھوں اپنے اسلام کے چہرے کو کلہاڑا لے کر چھوڑ رہے ہیں جس طرح پر

ٹپتے ہیں اسی طرح کوکات رہے ہیں۔

یہ کون سا اقرار و رسالت ہے؟ یہ کون سی قوم ہے؟ "یوں رہو مطلقاً مطلقاً"

ہے؟

یہ جو نہیںوں نے اذیت ہوتے ہیں یہ کھنی کا قہر لی لڑاتے ہیں ان کی

دائیں ہینٹے ہیں ان کو چوری کھنی پیوست کرتی ہے چپ بھی دیتی ہے کٹاؤ

کھی دیتی ہے اور کس بھی دیتی ہے مگر بھی دیتی ہے گھاری جی دیتی

ہے۔ یہ عقائد اور اس کے حاملی کا عقائد کے درمیان ہیں، یہ عقائد کا کام ہے۔

نہار۔ خوجان کا بھی اور بوز، جی، کا بھی پڑھے نیک کا بھی اور
پڑھ کا بھی ڈانڈ کا بھی انجینئر کا بھی عورت کا بھی مرد کا بھی
غریب کا بھی امیر کا بھی

مفسر کے اسی ہونے کے ناطے ہمیں بڑی عزت والا کام ملا ہمیں اللہ تعالیٰ نے سفیر
بنایا جو سفیر کی حالت اس کی حکومت کی طاقت کے بقدر ہوتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کے سفیر
ہیں انہوں نے پیچھے اللہ تعالیٰ کی طاقت ہے آپ یہاں بھی پائیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو
سفیر بنا دیا ہے آپ میں سے کوئی حکومت کا سفیر بن جائے تو کیا خوش ہوگا؟

دیکھیں چڑھانے کا ٹوٹ بھی ہو نہ کہادینے آئیں گے۔ نہ بھائی نہیں
اللہ تعالیٰ نے اپنا اور اپنے حبیب کا سفیر بنا دیا ہے کہ میرا اور میرے حبیب کا پیغام بھی
پیدا میں کے پوری ایسے دنیاؤں کو یہ بات سمجھنا کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ
میں ہے یہ ہمارا کام ہے ہم آپ حضرات کی خدمت میں غیبی علم اور ایک دور
درائیک فکر کو لے کر آئے ہیں اور کامی ہو کر آپ کو دے سکتے ہیں ہر امنی میں دروازہ کھولا
ہوئے ہیں۔

حضورِ والے غم کو اپنا غم بنالیں

میرے عزیز! آج دنیا میں پھر گئے۔ کھو۔ ساری کائنات میں سلطان۔ کہہ کر
کہہ اور بڑا زار میں حضور ﷺ والا غم من ہوا ہے۔ ہم یہ عرض کر رہے ہیں اور ہر ایک کی منت
نہ۔ ہے ہیں اور ہر ایک کے دروازہ میرے جانر اور ہر ایک کی دکان پر جا کر
یک بات عرض کر رہے ہیں کہ حضور ﷺ نہیں اپنا ورثہ بنا کر گئے ہیں
اور اب اسی کی امت کو سمجھانا چاہا ہے کہ تیغِ خیمہ بارا کام ہے تبلیغِ جماعت کسی ایک
کی جماعت نہیں بلکہ ہر مسلمان مسلمان ہے۔

فقیر اور بادشاہ مگر قبر ایک ہی

اندر میں تہدی مہامت لگی ہوئی تھی وہاں آ رہے تھے وہ پورے پاترے
 نورانی میں ایک محل دیکھنا بہت لمبا چڑا میں نے کچھ شاہی شاہان میں سے کسی
 کا ہے تو میں نے پوچھا یہ کس امیر کا ہے؟ تو وہ ہرے ساتھی بتائے گئے کہ یہ شاہی
 خاندان کا تو نہیں لیکن یہ قلعہ کس سے بنایا جاتا تھا؟ قلعہ میں سب سے زیادہ مالدار اور سب سے
 زیادہ جواد یہ اس کا محل ہے بظاہر پانچ سال رہنے کی نوبت آئی پھر مر گیا اور
 جہاں اس کی قبر ہے وہاں قلعہ کس سے قلعہ بناؤں ہے ایک طرف قلعہ کا امیر ترین تاجر ہے اور
 اس نے بیٹوں میں قلعہ کا غریب ترین جواد جو سارا دن بھیک مانگ کے پینا تھا ان دونوں
 کی قبر ساتھ ساتھ ہے کہ قبر میں انوں کو برابر کر دیا گیا سر کے سر جاتے تو سب یہ باتیں
 مرے مرے ہوئیں

بد اعمال شخص اور عذاب قبر

میرے اپنے قریبی گاؤں کا واقعہ ہے وہاں ایک زمیندار مر گیا، اس کے لئے قبر
 کھدائی گئی تو قبر کا لے چھوڑنے سے بھر گئی اسے بند کر کے دوسری قبر کھودی گئی
 یہ دلی کی قوموں پر بھی کالے چھوڑنے سے قبر بھر گئی تین قبریں ایسی تو تھیں قبروں کا یہی حال
 ہے یہ زمین کے چھوٹے ہیں بلکہ یہ اس کی بہنوں کے چھوٹے ہیں یہ اللہ تعالیٰ بھی بھی
 پورا تھا کہ اٹھاتا ہے اسی طرح ہر سب سے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ادا سنبھال کے پہل
 سے جہنم دنیا کا اس وقت کوں ہے جو ان کو دوزخ سے بچالے وہ ممکن نہیں ہے
 کہ روٹی پر لڑاویں زمین پر لڑاویں کپڑے پر لڑاویں ممکن وہ ہے جو
 دنیا و دوزخ سے بچالے جمع دنیا کو جہنم سے بچانے کی محنت کا نام ہے یہ وہ ہے
 نامعلوم نے سے لازم نہیں قسم نبوت کا مقیہ دل میں کچرا تو ساتھ ہی علیؑ اور موسیٰ
 سے نام نہیں مسلمان کے ذرا نہیں تو پھر آپ بتاؤ کس کے ذمہ ہے؟

میانی شریف کے ایک قبرستان پر گزر

میں میانی شریف قبرستان گیا ایک ساتھی کی قبر پر فاتحہ پڑھنے کے لئے
 ایک قبر نے مجھے روک لیا ایسی فکرت اور ایسے رستے حامل میں کہ میں نے کہا، شاید اس کو سب نے
 ہی بھلا دیا کوئی یہاں آتا ہی نہیں حالانکہ میرا اس سے کیا واسطہ؟ لیکن وہ میانی رشتہ ہے جو
 ہر مسلمان کا دوسرے سے ہے تو میرے قدم رک گئے اور میں قبر کو اکھینے لگا کہ یا اللہ اس طرح
 بھی انسان مت جاتے ہیں پھر میں نے قریب ہو کر اس کے کتبے کو پڑا تو لکھ ہوا تھا
 ”ہستم بہتہ“ میرے آنسو نکل پڑے کہ یہ رستم ہند کی قبر ہے تاریخ پیدائش
 1844ء اور 1908ء تاریخ وفات لکھی تھی مجھے اپنے ساتھی کی فاتحہ قبول مئی اور میں
 نے اس کی قبر پر فاتحہ شروع کر دی کہ اس کی قبر پر کوئی آتا ہی نہیں ہوگا یہ ہے چوراہا کس
 حال میں پڑا ہوا گا۔

یہ بے وفائی کب تک کرتے رہو گے؟

شراب کا نشہ بھی ایک دن ختم ہو جاتا ہے

میرے بھائی اور بہنو

ہم کب تک اپنے جسم و جان کے ساتھ وفا کریں گے؟ تو اللہ تعالیٰ سے وفا کر
 نہیں وفا کرنا انسان کی سرشت ہے بے وفائی کرنا بھی انسان کی سرشت ہے
 انسان بے وفا بھی ہے با وفا بھی ہے اگر اللہ تعالیٰ سے وفا ہو جائے گی تو نفس و
 شیطان کے بے وفائیت چھوٹ جائے گی پھر مزے ہی خراب ہوں گے اور اگر اللہ تعالیٰ کے
 بے وفاء ہو گئے پھر نفس و شیطان کے وفادار نہیں گئے پھر مصیبت ہی مصیبت
 ہے آج ہر گھر بھلی کے قصوں سے روشن ہے لیکن دل کالی رات سے زباں دھار یک
 بہ مصنوعی قہقہے ٹوٹتے ہیں مگر ان کے من خون کے آنسو دھاتے ہیں چہ نہ

ہن سے چلتے ہیں ہر اندھ ان کے ابراہی ہے لباس ان کے زرق برق ہیں پاندھان کے خاک آلود ہیں کوئی اندھ ان کے دھوئیں نہیں نکلتی۔

جس زندگی کو موت کھا جائے وہ بھی کوئی زندگی ہے

آج کی دنیا آج کی انسانیت کتنی بھی انسانیت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بہ قاہر ہے تو اللہ تعالیٰ کیا کہہ رہا ہے
ارے! مت جانے الہی بھی کوئی - ملالت ہوئی ہے دوپ جانے ونا بھی کوئی عروج ہے

جس زندگی کو موت کھا جائے وہ بھی کوئی زندگی ہے

جس جودنی کو بڑھاپا کھا لے وہ بھی کوئی جوانی ہے

جس خرمیوں کو غم بھگ جائیں وہ بھی کوئی خوشیاں ہیں

جس دل پر فقر کا زور ہو وہ بھی کوئی مال ہے

جس صحت کے پیچھے بیماریاں ہوں وہ بھی کوئی صحت ہے

جس محبت کے پیچھے نفرتیں ہوں وہ بھی کوئی محبت ہے

ہور جن گھروں نے ابر جانا ہو جہاں مکاریوں کے چلنے پھرنے ہوں

کل بیت و بن فالت سلامتها یوما ستتمو کما النفا والحب

یہ ہے کل کے گلزار جا کر دیکھو آج آج وہاں مکاریوں کے جالے ہیں

میتوں کا گھر ہے چوبوں کا گھر ہے مکاریوں کا رومج ہے

اور اس پر راج کرنے والوں کو آج کیزے کھا گئے اور ان کیزوں کو گلے کیزے کھا گئے

آج وہ کیزے بھی سرے نہ ملے ہر گھر اور ان کی قبریں دکھیر دی گئیں دنیا کا

فاح اعظم پیچیز خان ہے کوئی اس کی قبر بتا دے؟

فاح اعظم پیچیز خان کی آج قبر نہیں ہے

دنیا بھاری محنت کا میدان نہیں ہم تو اللہ تعالیٰ کا میت گاتے ہیں

گودو پہلوان کی کہانی

یہ تھا کہ گودو پہلوان مرحوم میرا بے انتہا چاہنے والا تھا۔ میں اسے دیکھ کر ہنس پڑتا تھا۔ یہ وہ شخص تھا جس نے سارے عالم کو شیش کیا اور کوئی اسے مرنا نہ کہا۔ تو میں نے جب اسے دیکھا تو نہ یہ کھڑا ہو سکتا تھا نہ بیٹھ سکتا تھا اسے سہارے سے اٹھایا گیا سہارے سے نکھڑا گیا تو یہ کھڑکے سے اکھاڑے میں آکے اعلان کیا جسے کوئی نہ برا کہہ سکتا تھا۔ اسے وقت کے بے وقوف پیئے نے میل دھندل کر گوش نے اسے چت کیا کہ اٹھنے کے کاٹل نہیں ہوتا۔

یہاں موت کا رقص جاری ہے

یہاں ہر قدم پر زندگی شکست کھا رہی ہے

اور مسلسل شکست کھا رہی ہے

ہر قدم پر موت ہیست رہی ہے

لَا اِذَا بَلَغْتَ الْحُلُقُومَ وَانْتُمْ حِينُفَ تَنْظُرُونَ وَمَحَنَ اقْرَبَ الْاِهْ مِنْكُمْ وَلَكِنْ

لَا تَبْصُرُونَ لَئِنْ لَا اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ عِلْمِنِیْنَ فَرَجَعْنٰهَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

جب موت اپنے گزرتی ہے وہ سکندر تھا یہ بغیر تھا دو دارا تھا یہ جانا

تھا تیمور تھا محمود تھا ذوالقرنین تھا یاوانیاں تھا سب اس کے ہاتھوں شکست

کھا گئے خاک میں نہ گئے ہو گئے۔

ڈپٹی کمشنر مصطفیٰ زیدی کی موت

مصطفیٰ زیدی ایک ڈپٹی کمشنر مر گیا تھا۔ تو اس کا پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ میں اس وقت

لاہور میں پڑھا تھا۔ اس وقت کی بات ہے تو شہر والے نے لکھا کہ مصطفیٰ زیدی جو جہاں سے

گزر رہا تھا۔ خوشیوں کے دہے ساتھ لے کر گزر رہا تھا۔ آج جب اس کی قبر کو کھولا گیا تو

سارے قبرستان میں اس کے جسم کی بدبو سے کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا جس انسان کا انجام ایسا

ہوئے اور ۔ آج تو وہ چن چن کر رہے ہیں ۔ یہ دن رات کے یہ مسائل ہیں ۔

نرس کی مریض سے التجا! آپ مجھ سے شادی کر لیں

مگر سکو میں یہ والیکہ ساقی تھا پیار ہو گیا ہسپتال میں داخل ہوا
 جس دن تک داخل رہا کہ تھے وہ نرس اس نے کہنے لگی جو ایلینڈ نرس تھی آپ مجھ
 سے شادی کر لیں اس نے کہا کیوں؟ میں مسلمان ہوں چچا یہ ساتھ نہیں ہو
 سکتا کیونکہ میں مسلمان ہو چلاؤں گی کیا وہ ہے؟ کیا میری جتنی سہولت ہے ہسپتال
 میں۔ میں نے آج تک کسی عورت سے سائے آنکھیں جو کاتے نہیں دیکھا ہوا ہے ۔
 تم میری زندگی میں پہلے شخص ہو جو عورت کو ایک نظر جھکا دیتے ہو میں مٹی
 ہوں تو تم اپنی آنکھیں نہ کر لیتے ہو اچھا! امیو بے این ۔ سوانوئی نہیں ملے
 سکتا آنکھوں کی حفاظت ہے اس کے اندر اسودہ داخل کرایا مسلمان ہو گئی
 وہاں کی شادی ہو گئی ۔ دو لڑکی اب تک نکلی لڑکیوں کو اسراء میں اس نے کا قریب ان بھی
 ہے کتنی دہائی کی برائیاں تو اتنے مسلمان ہو چکی ہیں۔

مولانا طارق جمیل کے والد کا رونا

یہ ہے والد صاحب بھی بھی رو رہا کرتے تھے کہ میرے چھوٹے چائے کام کیا انہیں
 بنی قص آ رہے ایک اور ہے تو یہ رات بھر میں رہتا ہے اور چوہ
 زانہ میں بھی کہیں کبھی نہیں رہتے ہوں ہم دونوں اکیلے اکیلے رہنے لگے مجھے
 بھی بھی رو رہا تھا میں ان سے نہیں بوجھان! ان پتہ انوں کی بات ہے
 پھر اللہ تعالیٰ ایسا کھانڈ کرے گا کہ میں کے بعد کوئی یہ لگی نہیں ہوگی جب ان کا انتقال
 ہوا تو ہمارے ہاتھی نے ان کو خواب میں دیکھا کہ جنت میں ایک شہنشاہ بن گیا وہ وہی
 ہے جس میں وہ دفن ہوئے ہیں انہوں نے کہا میں ساتھ ساتھ آپ جہاں پہنچے
 گئے آپ انکے انتقال فرما دیا تھا انہوں نے کہا بعد تو جنت کے چھوٹے ب

خاندانی، منصوبہ بندی، حقیقت یا افسانہ

[illegible][illegible]

ہمارے دوست احمد آپ اپنی قرابت سبھی مجھ سے کہتے گا کہ شیب کا کوئی راست ہے اس
نے یہاں نہ آئے چھوڑ دیا ہے شیب سے اس کو مرنا ہے مجھے اس کا ۱۲ برس پہلے
وقت کا وقت ملے ہوا اللہ تعالیٰ نے میرے اچھوت میں بارش ہوئی
وقت نہ ہوئی۔

[illegible]

تہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ادنیٰ نمونہ! ہماری پہاڑ

جب ہم اہل بیت چارہ تھے نیول کے راستے سے ہمارے علاقہ سے آگے
چلے تو کچھ دنوں کے بعد آپ کو ایک قسمت میں کہ آج ہماری مصلحت صاف ہے
ہمارے حال میں صرف چند دن کے لئے اس چوٹی پہ بادل نہیں ہوتے آج اس پہ بادل نہیں
ہیں آپ۔۔۔ اضرات اس کو ماحول کا نہیں تو میں اس طرف دیکھتا ہوں تو دوسری
طرف ہم بھروسہ کرتے تو بدلتی کہ شاید نظر آوے جو کہ مویشی زبان میں کہہ رہا تھا اللہ
اکبر ہونا مویشی زبان سے کہہ رہا تھا جس حقوق اسکی ہوں تو میرا خالق کیسا ہوگا؟ جو ماحول زبان
کے لئے بنا رہا تھا کہ جب میں اس ماحول میں ہوں تو میرا بننے والا ماحول مضبوط ہوگا جو اپنی
خاموشی زبان سے پکار پکارتے اور ہم حق جب میں اس ماحول میں ہوں تو میرا بننے والا ماحول مضبوط ہو
گا اور یہ وہ شاید کہ میں نہیں بھول سکتا پھر اس کے بعد کئی مرتبہ وہاں سے
نہرے بادل کی نظر آئے۔۔۔ جس وہی ایک ہی دفعہ بادل کے بغیر دیکھا تو زبان سے
زبان پکارا مٹی۔۔۔ کہ کبھی اس ماحول سے

جہنم جہنم اور سکون کی تلاش

مرے اپنے میں پاکستان کا سب سے بڑا گھوڑہ جہنم جہنم اپنے کانے کے گرد ہر
دن 1987 میں مجھے مر جھوٹے ایک نو جوان بن لڑکوں کے خواب دیکھتا
ہے جن صورتوں اور آوازوں سے خوابوں میں مشغول رہتا ہے وہ اب مجھے مصلحت ہو
سے۔۔۔ ایں میں اپنی قلم لکھ رہی ہے جس میں میرے ایں میں قلم لکھ رہا ہے
نہیں میرے اندر جو میرا ہے میں کوئی شے کوئی منزل نہیں۔ میں وہ شے ہوں جس کا
کوئی کی نہیں۔ مجھ سے کہنے لگے یہ کیا ہے؟

میں نے کہا مجھ سے قلم میں دل پر اللہ تعالیٰ کا پیر ہے

یہاں نہ موت نہ ہمتی ہے نہ موسیقی یہ کئی ہے نہ موت نہ ہمتی ہے۔
یہاں نے کان پیسے کی ٹھلک نہیں سنتے
دل کی آنکھیں دایوں کی جھٹک نہیں دیکھتیں
یہاں سن تمام جزاات کی میزوں سے آواز ہے
اے صرف اللہ جانے! جس دن اللہ تعالیٰ اس میں آجائے
اس دن میرے دل کی کشتی کو ساحل دکا تیری کشتی کو ٹھٹھٹے ہو
تیرے عمر میرے کو اب سے میں گے تیری زندگی کو سبیل لے لے۔
آج کا نوجوان بھٹکتا ہے۔

نایاب موسیقی سے دل بھل جائے
شریدہ کی چمک سے دل بھل جائے
شہید سورت اور صورت سے دل بھل جائے
پہلی کی صورتیں یہ دھوکے کا گھر یہ چمچ یہ بڑے کا بڑا۔
یہ گزراؤ کا کھاٹ۔

جہاں کوئی قبریں دیکھو جس کے یہ گھر دیکھو جہاں سے اور سورج نہ دیکھو غریب
میں دو بتا سورج دیکھو

جہاں کوئی دیکھو بڑا چاہنے کی گھبراہٹ دیکھو گھر نہ سنو رونے
دائیں کی میں سنو دشمن کا گھر نہ دیکھو کوئی قبریں دیکھو چلتی ہمارا میں نہ دیکھو اٹھتے
جہاں نہ دیکھو سیاست دانوں کے جلنے نہ دیکھو یہ خود بھی اللہ سے ان کے خیرے کھاتے
والے بھی اللہ سے مقرر یہ خوفناک قبر کا سر کھلے گا اور اس وقت تو کو یاد آئے گا
ہائے! میں کیا کر رہا تھا اس وقت کوئی نہ مدد نہ ہوگا

اے اُمراں وقت تیری نکلے سے ایک آواز آسویں ملے یہ جو کبھی سے سر کے زار
ہوگا تو میرے ہزاروں برس کے منہ اللہ تعالیٰ دھوکے کا خانہ آواز ہے

جینید کے رونے نے مجھے بھی رُلا دیا۔

میں سے ہوا تو جہاں کاٹس کرتا ہے وہاں یہ سوانا نہیں
 تو کام کیسے ہے گا؟ درودا نہیں سمجھتے کہ ہے
 درودا ہی جگہ ہے درودا ہی تہہ ہے۔
 جیسا کہ ہے وہاں تو ہے
 درودا نہیں سمجھتے کہ ہے

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی
 آپ اللہ تعالیٰ نے اسے 1997ء سے 2003ء میں استقامت دی اور وہ
 اور دائمی دھجی اور ابھی سے بڑی کپڑی توئی دی وغیرہ میں بہت سے لوگوں
 نے اسے مچھنے دیکھا ہوگا میں نے اس نوجوان کو رات کو بچے کی طرح تپ تپ کر روتے
 دیکھا ہے کہ اللہ! میں کیا کر بیٹھا میں نے کتنوں کو کراؤ کیا
 وہ ایسا دیکھ کر میں بھی رو چکا ہوں کا رو دیکھ کر اُنہر ان چیزوں میں سکون
 قویوں دینے پر ہاتھ ہوتی ہوں دینا کسے سچے ویران نہ ہوتے دل کالے نہ
 ہوتے۔ آجاء آجاء اللہ تعالیٰ پکار رہا ہے
 بِاتِّبَاعِ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَةِ

رابعها الشمس المظلمة

مولانا طارق جمیل کا دعوت کے میدان میں پہلا قدم

۱۹۷۱ء میں ۳ دن سس گیا تھا وہیں ۳ دن سے ۴ مہینے گئے تو بیمار ملے میں مشہور ہو گیا کہ جی وہ مولوی بخش کے بیٹے کو سووی اتوا کر کے لے گئے یہ سارے ملک میں مشہور ہو گیا ایک تبلیغ میں چلا گیا اتوا ہو گیا

پس میں نے کانچ پھونکر در در میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو والد نے بھی ڈنڈا اٹھایا والدہ نے کہا تمہیں مافی کر، میں تمہے گھر سے نکال دینگے تو ہاتھ دیا جاتا ہے تارنی ٹانگ کو تھپاتا ہے دم سے دو جنوں پیسے خرچ کئے اب تو کہتے ہیں کہ تمہیں لمانوں کا ہم پر گزیرا وہ شہرت نہ کریں گے

[illegible]

۷۰۔ نبی ایچ ڈی مسلمان ہو گئے

میں 1998ء میں امریکہ کی طرف ہجرت کر گیا۔ وہاں پر اس نے ایک ایسے میں بیٹا کی

اس میں اللہ تعالیٰ کا مرنی ہے قل صوبہ اللہ تو اس مقرر ہے کہ
اس کی عطا نہیں ہے ؟ کہ یہ آدنیٰ توبہ ہے ! یہ اللہ تعالیٰ کا کار ہے !

میں نے ہاتھ دیا۔ یہ پامیج بھی چھوڑ ہے۔ اسے کھاتے میں لانا۔ دیکھو

اس میں اس کا ہنسنا کبھی نہیں آتا ہے۔ انگریزوں کا کھوہیا اندھا دلی کی تباہی نہیں
 چنی، کبھی کبھی اس میں زلزلہ، قحط، مرنے والے، دھندلے سچے لوگ، عیسیٰ مسیح کے بارے
 میں کوئی جوتہ، دھوکہ، انگریزی بات چیت، اور جو تحقیق تھی، ان کی تو میری بات بھی رہی ہے۔

رائے ونڈ مدرسہ میں داخلہ

اللہ تعالیٰ نے اس کی بات کو ذرا دیر میں رائے ونڈ کے مدرسہ میں داخلہ دیا
میں نے وہاں اپنی تعلیمی زندگی کے آخری سال گزارے۔ نیک جیلدر میں تھا 1972ء میں
وقت بہت گانیاں دیتے تھے۔ اٹھتے دیتے تھے کہ ترمیمی ہو۔ ۱۱ بچے۔ سے وہی کہتے
جیسا ان کے موبوں نے چٹی پر مونی تھی۔ ایک دن میں نے ٹکف ہو کر اپنے ممبر صاحب سے
کہا۔ کوئی دن آئے گا کہ وہ رائے ونڈ میں آئے گا۔ 1972ء کی بات آپ کو یاد ہوں
پھرتے ہیں یہ خوار کوئی پر پھرتے نہیں
اور۔ فقی شہر عزت۔ مدت بھی فقی
تو انہوں نے کہا کہ۔ میں فریج میں کاٹتا رہتا ہوں۔ ایک دن آئے گا کہ ہوش بھی
تہہ دہائی بات سے مجھ سمندر کی خاموشی کے نیچے جا۔ حوٹان چھپے ہوئے ہیں۔ بڑی
موتوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایلہ کا ہوا ہے۔ آپ بھائیوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ سر میں
ابتلا سے مجھ میں۔ آپ کو ان کی نفع بھی ہوگا۔ روحانی نفع بھی ہوگا۔ آپ کے کام
میں بھی نفع ہوگا اور اللہ تعالیٰ بھی۔ مٹھی ہوگا۔ یہ جہاں جی بنے گا اور وہ جہاں جی بنے گا
اس لئے جس بھائی کے دل میں ترمیم ہے وہاں ملے گا۔

جنید جمشید کا ڈھائی کروڑ روپیہ ٹھکرا دینے کا واقعہ

جنید جمشید کس اشیا کا آدمی ہے؟ چار سو تھکرا دینے کوں مارتے رہے۔ ۱۱
حرام کام کر رہا ہے۔ ۱۱۔ سامنے کار ہا ہے۔ نیکون شہدہ نہیں۔ انصاف کی استعداد
نہیں۔ چار سال جتے جتے کہنے پر۔ مہینے گائے۔ چار مہینوں کے بعد یہ ہے؟ ہتھی
دوس نے ڈھائی کروڑ کی پیشکش کر دی۔ دھمی منہ عادی۔ نہان بچتی گیہ۔ لہان
میں یہ لڑی تھی۔ نوال۔ اس نے کہا تھا کہ۔ کا گاؤں کی مہرا۔ جمشید نے ساتھ۔ جیو
انہوں نے ہات ڈالا اور نہان سرور ہے پھل گیا۔ ۱۱۔ تے پھلن نہیں آتے دی عورتوں کی

طرح۔

بھائی بات سنو، بات سنو! یہ جلاہ چلا گیا ہے میں نے مسلولہ الحاجت پر بھی
میں نے نکاس نکال چکے کہ وائے! اسے بچائے اللہ! اسے بچا۔ یہ ٹیکس اس
کے اندر کیا آگے گئی؟ لیکن میں جوتے جوئے پھر اس نے ٹیکہ اٹھایا اور گرا پھی
اٹھی۔

پھر ٹیلی فون کرتے رائے دہا جانا تو کہہ میں نے واقعی منظم دلی ہے تو
میں نے کہا تو کیا ہوا؟ تو آج وہ انسان ہی تو ہے شہسوار بھی تو کرتے ہیں میدان میں۔

دین ڈنڈے سے نہیں پھیلا

انہوں نے پانی جادوئی پڑیا تو نہیں ہے کہ سب کو چلا دی جائے، مگر میں آپ سب
سے کہوں کہ کل تک آپ سب عالم میں پانچ اور تیس سب کو ان لوگوں کا تو کیا یہ ممکن ہے؟
سب کو انہوں کل تک سب سب انگریزین جو اورت میں سب کو انہوں لوگوں کا کیا یہ ممکن ہے؟ انہوں میں کہوں
میں آپ سب کو کہ کل تک آپ سب کو انہوں کو گروہ روپیہ دول کا کیا ممکن ہے؟ ممکن
نہیں کیوں؟ اگر انگریزی ایک نہیں ایک محنت ہے اسی طرح میں کہوں کہ
کل تک تو مر فیض آباد والے ٹھیک ہو جائیں اور نہ میں سب کو انہوں لوگوں کا یہ نام ممکن
ہے تعریفی دتا سہ نہیں ہے دین اتنا سستا نہیں ہے کہ نہ سے آج کے کا۔

یہ پچھنے سے آتا ہے کہ سب سے نہیں۔ جان مال کو کمپن نے سے اللہ تعالیٰ دل
میں ایمان کی شمع روشن کرتا ہے پھر دل میں ایمان کی شمع روشن ہوتی ہے تو اسے کوئی دیکھا
تجربہ سندھ لوگوں بھی بچھا نہیں سکا۔ اندر روشن نہ ہو تو اسے باہر کی کوئی طاقت روشن نہیں کر
سکتی تو جب کوئی کرتا ہے تو بہت سے بے دین لوگ وہیں آدوں سے نفرت کرتے ہیں۔

لوگوں کے عیوب کو چھپاؤ ظاہر نہ کرو

ایک صحابیؓ نے فرمایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ میں نے نہ کیا ہے، میں نے اقرار کرتا ہے

نہیں آپ نے دوسری طرف منہ دھر بھیج دیا کرتے رہا نہیں کیا۔

ادھر کوئی بھروسہ نہ تھا، دالٹے والے اور ہم دوسروں کے محبوب لائق نہیں۔ یہ بتیلی کیا کرتے ہیں؟ یہ مولوی کیا کرتے ہیں؟ یہ وہاں سے کیا کرتے ہیں؟ پھر یہاں جو جاؤ گے اگر تم کسی زانی شرابی کو بھی قلعہ سمجھ کر رہنے دو ساری ٹیلیاں برہہ ہو جائیں گی۔ اس سٹیج پر پہنچنے والی لڑکی کو بھی حقیر سمجھو تو خداوند تعالیٰ کی ملکوں کو بھلاؤ گے۔ حضرات نہیں دیکھا ہے یہ ٹیک لوگوں کے گھر دیتا رہا ہوں۔ حضرت قلعہ سرحد آتی ہے۔ حکومت اور خیرین بھائی ہیں۔ انہیں دوسروں کو حقیر سمجھو۔ کا تو بیٹیا نکھر میں بند ہو جاؤں گا۔

ایک مرتبہ حضرت سیدی علیہ السلام گزر رہے تھے۔ ان کے دوسرے بھی تھے

اتنے میں میں سے ایک نے حضرات سے پیچھے دیکھا تو اس نے مندیوں بھیرا اور بولا اے آگے ٹیک ٹیک ٹیک پاک ڈالے ہوگوں کا اشتعال کرتے ہیں۔ تو اس نے صرف یہ کہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے فوج انہیں کو بھیجا اور اسی آنکھی تیرے پیچھے آ آتی رہے ہیں۔ ایک ساتھی نے کہا۔ اور ایک مددی بھروسہ ہے۔ اس بھروسہ کو بھروسے نے سارے نادر و مف کر دینے عمل نرا اور اپنے ساتھی کو کہہ کہ میں نے حیرتی ساری ٹیلیاں لٹھ کر ان کا حق و حق سے کچھ ہے سنے مرے سے ملکر کر۔ تو آپا ٹھیکیدار ہے؟ میرے بھائیوں کو حقہ نظروں سے مست دیکھو

محبت ۵۵

مولویوں کی قربانی

بھائی

دیکھو یہ آسمان ہے لیکن انسانیت نہیں ہے۔ دیکھو یہ کون سا مشکل ہے؟

کوئی قصور اپنے چاہے معلیٰ ہو۔ مولوی ہو۔ اگر یہ ہمارے نہ ہوتے تو نہ تو آج مسلمان ہوتے اور نہ آج پاکستان پاک سینوں میں ہوتا تو کیا ہم مسلمان ہیں؟ تو یہ مولویوں کو جن کی تحفہ 30000 ہوتی ہے وہائی کے کرے سکتے ہیں۔ اپنی کی شادی نہیں کرتی تو 32000 میں شادی ہو سکتی ہے۔ اتنی معمولی تحفہ ہونے پر دولت الگ الگ کرتے ایک مولوی آپ تو بہت اپنی ہو۔ تحفہ

طرح نکلت ہوئی ہے تو ان کے قلوب کھل آتے ہیں قریب آو قریب آو قریب آو قریب
تو میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہنچانے کی ہمت دی۔ چلی دیا میں اس کو پھیلایا۔

27 سال سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے کی توبہ کا واقعہ

ہم انگریز تھے۔ ایک مہی سے ملے۔ تھوڑا سا بیٹھے، اس کی بولی انگریزی تھی۔ اس نے
کہا: بیٹو! تو ہم نے ہاتھ بچا کر لئے تو وہ اتنی ہمت سے اترتا مارا میں ہوا۔ اس نے ہمیں اتنی گالیاں
دیں۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ کہ میری بات کی توجہ نہ کرے کہ کرتے اس سے ہاتھ نہیں
مٹایا۔ ہم اسے کیسے بھڑاتے؟ کہ ہاں ہم نے تیری بولی کی عزت کی۔ پتہ چین نہیں تھی۔
اس نے ہماری کوئی بات نہ کی صرف اترتا دیکھا۔ کون ہوا؟ کہاں سے آئے ہو؟
پوچھا ہے مجھے او! اچھا رہا یہ میں۔ بد روز گاری ہے میں لوگوں میں تھک رہا ہوں کہ کسی کا بھلا ہو
جائے۔ مڑا تھا نہ پہلے آتے ہیں ایک ٹھنڈک ہاتھ ملتا، ہاچپ نہ کہتے تھے رہتے۔

نیک برہنہ ہمارے ساتھ تھے۔ میں سے کہنا ایک مشکل مہارت کے لئے یہ
راہوں کیا کر اس؟ فرمایا: دوف پڑھتے رہیں ایک ٹھنڈ بعد اس کا غصہ ٹھنڈ ہو گیا تو
میں نے کہا مسجد کی طرف چلتے ہیں تو اس سے کیا نہیں میں نے کیا کوئی بات نہیں ان نہیں توکل۔
پھر کسی فون کیا کیا خیال ہے؟ نہیں۔ تہہ پانچیں کے تو بڑی مہربانی ہوگی۔ اس نے کہا:

آج 27 سال بعد مسجد
میں آیا ہوں۔ یہ لا سکا تھا بعد کوئی نہیں نہ کوئی نہیں عید کوئی نہیں 27 سال
تک کوئی غم نہ نہیں پانچیں آئے ہم جو تیرہ بیس گالیاں دیتا ہے اس کو پھر نہ فرما جاتے

تو وہ جانا جہنم میں تین چار سو تو توں میں تین دن دے دینے تین دن دے دینے۔ تو رات کو
میرے قدموں پر گر کر میری ماں مری میں نہ دیا۔ میرا ہاں میرا میں نہ دیا۔ میری
مہربانی نہ مہربانی گلے میں ہیں اور دن اس بات کو 22 برس ہوئے ہیں اس کی توجہ تھا
نہیں ہوتی۔ مادر رازی تھا اس کا حب شوق تھا۔ بد روز گاری صرف انگریزی پہناتا
تھا۔ سامنے کی زنجیر پانچیں کیا پانچیں انکھ کی ریزہ ڈالیک ہنڈ میں پاکستان آ

کرشت داروں میں تقسیم کر کے چلا گیا۔ اوروں اور آج کاوں نے نہ زلفہ بونی نہ روزہ قضا ہوا نہ تہجد قضا ہوئی تو میرے بھائی! یہ محبت سے لوگوں کو قریب لڑا ہے۔ زندگی میں تبدیلی لانی ہے تبلیغ محنت ہے محنت ہے بڑائی نیکر ہے جس سے یہ منشاء وجود میں آتا ہے۔

تبلیغ کی محنت کے ثمرات

میرے بھائی!

زندگی پلنا کھارہی ہے تو بھائی! مبارک محنت کو خیمہ سمجھو اللہ تعالیٰ نے اس کو نور سے دل میں شمع شعلہ کر دیا۔

ہم آ رہے تھے دایں کریمت سے فصل آباد کے ماحیوں کی جماعت تھی تو خلافت ٹھنڈا لٹ ہو گئی۔ ہم نے کہا، لٹ کس ہو گئی فلاں؟ تو انہوں نے کہا، کہنیدہ اسے چنہ پاکستانی آ رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے تو ہم اہل سینوں پر پیسے ہوئے تھے۔ تو چند لوگ آئے، جو جوان ہیں سے پچیس سال کی عمر کے ایک دو تیس بگڑے ہوئے جوان۔

نوجوان، بگڑی ہوئی تھیں میں نے کہا کہ یہ سب کہاں سے آ رہے ہیں؟ کہنیدہ کی وجہ سے جہاز ان میں صوف پھوٹ، ہینٹ کوٹ، کپڑے تھیں تو یہ سب کہاں سے آئے؟ تو ہم نے کہا کہ تعارف ہو جائے۔ میں نے کہا کہ پتہ نہ لگتا ہے۔ سب اسے اندھا پار ہے میں پھر معلوم کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب دسکے وطن ہی جا رہے ہیں چھپنیں تھیں اور جماعت میں وقت لگانے جا رہے ہیں۔

تو میرے بھائی! اللہ تعالیٰ نے ایک فضاء بنا دی، ساری دنیا کے پسنے کارخانہ بن گیا۔ تو میرے بھائی!

آج ہم سب یہ حیرت کریں کہ اللہ تعالیٰ کی راہوں میں نکل کر دقتوں کو درخ کریں۔ یہ تبلیغ جماعت کو وقت نہیں دے رہی اور ہم اللہ اور اس کے رسول کو وقت دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس دست کی تبلیغ میں اسی مقصد کو رکھا ہے۔

ختمی اور قریب بھی۔

جنید جمشید کی توہ کا واقعہ

[illegible]

ایک گورے کو دعوت

[illegible]

— "وہاں سے" —

70 سال تک گانا سننے والے کون؟

آپ دلد مجھے پہلے کہنے کا۔ کیا راکھ کا پوتا ہے سارا مجھے قتلِ منت کا سوئے خوش ہوتے ہیں تو
 افسوس یہ کہانہ کہتے ہیں تو دس منت شکاری مد ہے اس سے بعد تہذیب میں اس نے اپنا تہوار مگھ کا لہا ہے اب
 دس منت کا اور منت کا پھوٹے۔ پھول کا نہ سحر سب کا کون نہ گاتا۔ اللہ تعالیٰ احسان کرے گا
 کہ سب سے دلد۔ کہہ رہا ہیں۔ "دو خانہ الہی کی کجائشیں تھے، بود و بیا میں گناہ نہیں سننے تھے۔"

کہاں میں دو بندہ جو دنیا میں گناہیں کرتے تھے، ان کو آج سزاوارچہ جہنم کی
 سزا ملے گی۔ ایک آدمی اپنے بیٹے کو اس یوں لے کر گیا
 ایک ٹھکی ہوئی اور دوسرے سے گھراں سے کہے گا
 تھو نے مر گیا تھا میں نہیں سن رہا
 تو وہ کہیں مرنے والے نہیں تھے
 وہ اپنے ہی بیٹے کو لے کر گیا اور اس کی طرف اشارہ
 دونوں نے صرف فلمی ہوں گی۔

۱۱ ایک ایک براغھیں۔

نو موسیقی و آوازی در نسل سازان نو

صور کی آواز ہوئی ۔ یہ نہیں ملے کے شجاع ہوں مگر تو ستر برس تک وہ گائیں

1

مولانا طارق جمیل صاحب کا اپنے والد کا جتنا زہر پڑھانا

جس کوئی مسجد کا نام نہ لے کر نہ کوئی اور نام نہ لے کر نہ کسی نماز چھوڑا ہے تو وہ اپنے جنازہ پر حد واجبہ گھر نہیں ہے۔ مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ ایک دفعہ اب میں نے اپنے باپ کا جنازہ خود پڑھا۔ 14 اگست 1988ء کو تو مجھے ان دنوں پتہ چلا کہ میں جنازہ کی دھمکے پا رہا ہوں پڑھ چکیں۔ ان دنوں دفعہ پا رہا ہوں۔ ہماری یہ قسمی یہ ہے کہ آج کی اولاد کو پتہ نہیں کہ جنازہ پڑھا کر کسے

ہے۔ حالانکہ ایک بیج ہے چڑھنا اور پڑھنا۔ نسل میں باپ کو اولاد دے۔ ماں بیٹی کو دے، باپ کو بیٹا دے۔ تو پھر اس کے ساتھ ساتھ ہائے بھی ہوگی، عابگی ہوگی جس محبت سے وہ باپ کا پیلا بدلے گا دوسرا تو نہیں بدلے گا۔ تو ماں میں باپ ہیں جو کہتے ہیں کہ میرا بیٹا ڈانٹر بن جائے۔ اچھے ترین چائے، تاجر بن جائے، زیادہ پیسے کئے اور سے بابا حیرت کس کام کے۔ اولاد کا مقدر میں باپ نہیں بتایا کرتے۔

مولانا الیاسؒ اور بوڑھا

ایک بوڑھے سے مولانا الیاسؒ نے کہا کہ چار مہینے لگا۔ وہ کہنے لگا، میں کیا چار مہینے لگاؤں مجھے تو کلر بھی نہیں آتا۔ تو انہوں نے کہا کہ ایسا کر سستی سستی جاؤ اور لوگوں سے یوں کہو کہ کوئی امیری عمر ستر سال ہو گئی ہے اور میں نے کلر نہیں سیکھا۔ تم یہ غلطی نہ کرو، تم کلر سیکھ لو، اس کا نام سو جو میراثی تھا اس موجود کو کلر نہیں جانتا تھا اس کے ہاتھ پر اٹھارہ بیڑور دی نمازی بنے اور تائب ہوئے۔

میرے بھائی!

ساری دنیا کی نیت کر کے چار چار مہینے لگا کر اس کام کو سیکھا جائے اور پھر ساری دنیا میں اس کی محنت لے کر پھر جائے اور دنیا کا کوئی کام سمجھنے کے بغیر نہیں آتا۔ تو اللہ تعالیٰ کا یہ دن بغیر کیئے نہیں آئے گا۔ اور جب اس امت نے گھر بیٹھو تو کلر دنیا میں پھیلا۔ اچے گھروں کو اولاد کا کوئی کائنات میں اسباب کو نہ گے۔ دس لئے بھائی ساری دنیا کے انسان اللہ تعالیٰ کے نیکوں پر آ جائیں۔ جان چوری امت کی ذمہ ہے گھر بیٹھے والا اللہ تعالیٰ کے راستے میں کلر کو لے کر پھر نے دلائل قیامت کے دن بھی براہ نہیں ہوں گے۔

دنیا بھر میں تبلیغ کا کام جاری ہے

کینیڈا کے برقی علاقوں میں جارہے ہیں جہاں مفر کے نیچے چپاس درجے تک درجہ حرارت چلا جاتا ہے، جہاں 50- درجہ حرارت ہے۔ وہاں بھی بیدلی جماعتیں جاری ہیں۔ یہ کیا اس

[illegible][illegible]

ستائیس سال کی زکوٰۃ ایک دن میں نکالی

ماہنامہ میں ایسے موضوعات پیش کیے جاتے ہیں جو عام قاریوں کی دلچسپی میں اضافہ کرتے ہیں۔ ان کے ذریعے قاریوں کو تعلیم و تہذیب کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ ان کے ذریعے قاریوں کو اپنی قوم و وطن کی خدمت میں حصہ لینے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ان کے ذریعے قاریوں کو اپنی قوم و وطن کی ترقی و ترقی کے لیے اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ان کے ذریعے قاریوں کو اپنی قوم و وطن کی ترقی و ترقی کے لیے اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

میں نے اسے دیکھا تھا۔ وہ ایک بڑا بڑا آدمی تھا جس کی ہاتھوں میں ایک چوڑی سیٹی تھی۔

ہوں۔ تمہیں انہی ہوں تو پھر تیری کھائی بھاری ہے اور ایک بھی ہو تو میرا کام نہ دیا۔ کیا

۱: ایک قصہ والا مجھے بڑا اچھا لگتا ہے۔

۲: ایک قصہ والا ہو، مجھے بڑا اچھا لگتا ہے۔

۳: ایک خیل ہو، مجھے بڑا اچھا لگتا ہے۔

تو بھائیو!

اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کو بڑا کرکھا کہ یوں تو جنت الفردوس یوں ایمان والوں کا سیاق ہو

گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے میری عزت کی قسم خیل حیرت انگیز اور اعلیٰ نہ ہوگا

جو آدمی ذکر و عبادت میں وہ نقل نہیں کی بھی نہیں

نہیں۔ نئی وہ ہے جو کہ کوئی سے بڑھ کر دے اور نئی وہ ہے جو کسی نے ضرور تھکا دے۔ اس لیے اس کی

ضرورت کا انتظام کر کے اس کے گھر میں پہنچائے

اللہ تعالیٰ کے یہی حکم تھے۔ سب سے

بڑا خلی اللہ ہے اور اس کے بعد سب سے بڑا خلی میں ہوں

تو بھائیو!

لوگوں میں آج روایات ختم ہو گیا ہے

اللہ تعالیٰ کے یہ حکم تھے کہ ان کے کا اچھا خواہش ہے

کہ وہ ان کے اپنے ضائع کر دیتے ہیں جیسے اپنی طاقت سے نہ کر بیٹھے ہوں۔ اس نے بھائیو!

غریب بڑا دنگی ہے جس ملک میں سودی نظام ہو، وہاں بھی خوشحال نہیں آسکتی

غریب بہت دنگی ہے مصیبت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مانگ بھی نہیں

ہے مالدار بھی نا فرمان ہے اور اللہ پاک کو غریب نا فرمان نہ دیتا ہے

نسبت مالدار نا فرمان کے جسے کسی چیز نے دھوکا دیا کہ تو مجھ سے بھڑکے تو غریب تو اللہ تعالیٰ

سے مانگے اور عیدوں میں پڑ جائیں

ایک فلسفہ بتاؤ ہوں غریب کو بھی مالدار کو بھی۔ جو باوجود یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کا رزق بڑھ

دے گا۔ ایک صحابی نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ مجھے بھی ہے۔ میرا دل بڑھ جائے کیا کروں؟

آپ نے فرمایا کہ باوجود بڑھ جائے گا

تو بھائیو! خلی مالدار بنو مال اللہ تعالیٰ کے پاس پھر پھر کر خرچ کرو، پھر اس طرح خرچ کرو کہ

کسی کو چٹ بھی نہ ہو، کہاں دیا کسی کو دیا؟ یہ جو اللہ تعالیٰ کے نام پر چھپ چھپ کر رہا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے غصے کا قصہ آکر دیتا ہے۔ جنہم کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ کرنا، نیکو، نالی جڈ نہیں اور گاڑیاں، ہٹا کر دیکھو، اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ کرنا بھی سیکھو کہ اللہ پاک کو یہ بات بڑی پسند ہے۔

ایک زمین دار کا قصہ

ایک دارو زمین دار تھا، اللہ تعالیٰ نے سخاوت کا جزا ہڈ پڑ دیا تھا۔ ایک بھڑن کا تپ ہو کر آیا تھا۔ ایک دن کی نے کہا کہ میاں صاحب اللہ تعالیٰ نے اتنا رزق دیا ہے، کوئی چور ہو کر اپنے بھی ہالیا کرے۔ کہنے لگا کہ بیٹا! اگر اپنے ہٹا کر شروع کر دوں تو پھر فریبوں کو دے، بچہ کا دل نہیں چاہتا

دب آدمی اپنی انیا ہٹا لگ جاتا ہے، پھر فریبوں کو دیتے ہوئے اس کا دل ٹھک پڑ جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے مانگو کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سخاوت بخشے، غریب، دولت بھی اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ کرے۔ کچھ وقت قرآن پاک کی عمارت کے لئے وقف کر دو کہ اس سے دل نرم ہوتا ہے۔ اور قلعی دیتا ہے۔ کچھ وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مقرر کر دو۔ اپنی زمین میں کو طار سے بچھو چھو کر شریعت کے مطابق دھالنے، چلنے کی کوشش کریں۔ تو اللہ تعالیٰ یہ نہ دلا کر زمین کی بھی زمینیں بہت تنگ پہنچائے گا۔ اور پھیلی کیوں، کوٹا بیوں کے مخالف ہونے کا ذریعہ ہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

دنیا کی وجہ سے دین قربان مت کرو

اللہ تعالیٰ کے اصناف میں جس نے سب سے بڑی دولت انسان بنایا۔ اور سب سے بڑی دولت کہ اس نے انسان عطا فرمایا۔ اور پھر اس سے بڑا انسان کہ دستور کا امتی بنایا۔ اتنے اصناف کے بعد ہم صرف ذالکی خاطر، امریکہ کی خاطر، یہاں کے پاسپورٹ کی خاطر، یہاں کے Green Card کی خاطر ہم اللہ تعالیٰ کے دین کو توڑیں۔ جہاں سے ہم جبراً اکٹھا

کرتے ہیں، اہلاد کو ہم کفری وادویں میں دھکیلتے ہیں ۔ ہم نے کیا کیا ہے؟

غفلت کی زندگی

انگلینڈ میں ہماری برص ہمت لگی اور ایک آدمی طلب کیا پوندہ کرنے کے یقین ایمان لٹوا پیٹنے اور اولاد میں ہمارے ہاتھوں سے چلی گئیں، ہم پوندہ کو آگ لگا نہیں کیا کریں؟ اس وقت بوٹ لٹکے تھا سب آنے تھے۔ بوٹ آیا ہے تو چریاں اڑ چکی ہیں ۔ اب موت مرنے کا مشکل ہے

تبلیغ کے کام میں تاثیر

اگر دعوت و تبلیغ کا کام کرو اس کام میں اللہ تعالیٰ سے تاثیر رکھی ہے اپنے لوٹ کر آئیں گے اور پرانے دھن بوس گئے یہ نئی تبلیغ کی محنت کا اثر ہے کہ جہاں نئی تبلیغ کا کام ہوتا ہے۔ جہاں حضرت محمد ﷺ کی محنت چلے گی وہاں اللہ پاک و تعالیٰ سے تقاضا کو بھی چڑھے گا نہ پنے گئے بوٹوں کو بھی واپس لے کر آئے گا ۔ اور پرانے گئے تھے بھی اس سے کہ اور دائرہ آگئے گا اور یہی رہنے ہے اور اپنی انا دوس کو اور اپنے لیٹان کو بچتا ہے یہاں سے نہیں جانا اور اپنے لیٹوں کو، ایمان کو باقی رکھنے ہے تو بہت بھانوں تبلیغ کا کام کرو تبلیغ وہ محنت ہے تبلیغ وہ کام ہے کہ جس سے ایمان بنتا ہے اور ایمان جہنم ہے اور اوروں کے لئے اسلام کا دور وازہ کھلتا ہے یہ اللہ پاک کے چک لاکھ چوبیس ہزار رعایا کی محنت ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار رعایا وہی سلامتی اور دنیا گواہ ہے کہ جب نبی نے رے سے رے، رسول میں ﷺ اللہ کی دعوت دی اور گواہ گئی تو تو میں لوٹ لوٹ کر زب کی طرف آئیں اور قبائل کے قبائل اسامہ میں آئے اور اٹھ

نونا

حضور ﷺ کی محنت مائے کی محنت ہے ۔ سرور کی شہادت کی محنت ہے ۔ سارے جہانوں پر محنت ہے۔ اگر آپ یہاں رہتے ہوئے اس کا مکواہی محنت سمجھیں گے حضور کے آپ افتخار ہیں میں بھی ہوں۔ آپ بھی ہیں ۔ ہمارے نبی ﷺ آخری نبی

[illegible]

پچھلے سال جمعہ کو دینے والی نئی کتابیں، نئی حربہ کیسوں اور ان کے
دیس کو چلا گیا۔ وہاں وہ ایک جنگجو ہے۔ وہ ایک جنگجو ہے۔ وہ ایک جنگجو ہے۔
وہ ایک جنگجو ہے۔ وہ ایک جنگجو ہے۔ وہ ایک جنگجو ہے۔

[illegible]

الافعیلعلیٰ تنہا ہد الغائب
گم حیر امۃ الاحرار من الضام

نفسوں میں نہ ہو خوف و سہو عن اسکر و توغصوں مائلہ
تاریک سے تیار ہے اور قریب یہ نظام کیانے کے لئے مجھوں نے کیا ہے ؟

تبلیغ کا کام ایک فریضہ ہے

تاریخ: ۱۴۰۲/۰۵/۰۵

تسلیم نہ کرو، یہ سب سے زیادہ اہم ہے۔ تمہیں یہ بتانے کی وجہ سے ملے گی

وہ سب سے نہیں تھا۔ کون دیکھتا ہے جو کسی سے نہیں پر گھر بھروسے، کون دیکھتا ہے نہ جو کسی کے نہیں پر دھکے کھائے اور دروہ کی خاک نہ چھانے، گاہیاں نہ تو بھی دعا دے، مگر کھائے تو بھی نہ دے۔

ایک دفعہ میں ایک جگہ سے گزر رہا تھا، ایک جمعہ صبح ہے چاروی بھی بونٹھی۔ سبھی سڑک کے کنارے کھڑے ہوئے اور اپنے تعلیم گزارا ہے ہیں۔ میں نے کہا کہ تمہیں کیا ہوا؟
کہتے تھے کہ مسجد والوں نے نکال دیا۔

اب تو میں بچ نے مجبور کیا کہ یہ سڑک کے کنارے مصلیٰ بچ کر بیٹھئے، کون تو ہیں براداشت کر رہے؟ کوئی یہ سہکتے تو ہیں نہیں۔

یہ قسم نبوت کی تو رائیت ہے کہ جس نے اس بیٹے میں راشنی پیدا کر دی۔ انہی میں بندہ نبی کی ذات مانا، سوچا مانتا ہے۔ کوئی مانے نہ دے، نہ سیرت و فرائض ہے۔

مجھے ہے عزم ازان لا الہ الا

تبلیغ کی محنت سے تبدیلی

بھائیو!

کوئی معنی جماعت کو نہیں مضبوط کرنا، ایمان مضبوط کرنے کے لئے گھر بھروسہ، اور دن کو ایمان پر نہ آنے کے لئے گھر بھروسہ، یہ گھر بھروسہ کے نتیجے ہیں کہ آج چھ پرائیملوں میں اللہ تعالیٰ کی طاقت اللہ کے پیغام کو لے کر پھر رہی ہے۔ اور انہی عجیب و غریب باتیں ہیں۔ جنہ پر حق جیسا گانے والے اور سارے جہاں میں اپنے گانے بجاتے ہیں، وہی انہی میں اپنے وارث و وارثین دیکھتے ہیں۔
تین چار دن پہلے مہمان کے سب سے بڑے عورت میں منتظر اور طبع میں اور بڑے سے بڑے علم و مشائخ میں اس نے بات کی۔ سارے علماء و دروہ ہیں، سارے غازی چھنے والے علماء و دروہ ہیں۔ انہی پر اپنے وارث اللہ تعالیٰ اور سوا اللہ تعالیٰ کی پکارت ہے۔

میں نے غور اس موقع پر کیا، میرے پیشانی پر دھمکی ہو چکی، مجھ سے بڑی بھڑکی

بانڈھی ہوئی میں مسجد میں پہنچا تو بیان کر رہا تھا۔ اسے لوگوں میں دھکی نہیں ہوں

میں نے پچاس سال کے بچے سے لے کر ساٹھ سال کے بزرگ پر ان کی مہم پر اپنے گانے بجاتے کر

ہیں۔ ساری دنیا دلی پاکستان پرکھ رہی ہے۔ اس کا بھی نہیں ہوتا ہے کہ وہ چھوڑ کر
 اور آئے ہیں۔ وہ کہتا ہے، "میں نے یہ سب سنا ہے۔ اب میں جانے لگا ہوں۔"

یہ ہے کہ کسی قوم پر تہذیب گزار کوئی تہہ نہ کر اس کو ملا، وہ کاکہ، وہ قبی، تو رانی دے گا۔ آپ کو تو چلو
کہا ہے، کوئی پس دینے، وہ اسٹیج پر آج اور نہجی کیا اور وہ لاکھ ہے، یہی ہیں ڈالے اور وہ
کہا اسے اسے میرے چھوڑ کر دیا
تو میرے چھوڑ کر دیا

اسنے کہنے اور دلوں میں جو توپر کر سکتے ہیں۔ ایک تو ہم سب تو پر نہیں چاہتے تو
سارے کرو۔ تو یہ بھائی۔ اس میں تعلیقی جماعت کا کون سا مطالبہ ہے؟ یہ میں نے کوئی
اجازت طلب کیا ہے؟ کہ مجھے توپ کی ضرورت نہیں تو اللہ نے واسطے آج توپ تو
نہیہ اتنی تو میری بات نہ میں تو جو یوزو تاپوں مجھے کوئی ضرورت نہیں آپاں
اور ادنی مجھے آپاں کی ضرورت ہے کہ میری بھی آخر سے بچ جائے آپاں کی بھی آخر سے بچ
جائے ہم بھی قہری کچر سے بچ جائیں اور آپ بھی بچ جائیں اس زمانہ سے تو پر کرو۔
میں سے آپ کی قسم اس زمانہ پر مر گئے تو یہ یاد ہو گئے کوئی پر سان حال نہ ہوگا تو پر کرو۔ یہ کوئی
اجازت طلب ہے میں کوئی حق نہ بیٹھ بیان کر رہا ہوں کوئی نیا این بیان کیا ہے میں نے؟
ایک ایک بات کے ساتھ تو حق نہ پا کے چڑھا ہے اور عدت چڑھی ہے۔ تو اللہ بھی نہیں جانے

نوموا الى الله جميعا ايها المؤمنون

اسے ایمان والوں سے مل کر تو بہ کرنا، تو بہ تو بہ کرو۔ عبادت کی توجہ نہ کرنا ہے۔ اور
تو بہی ماحول ملے تو بہ کرنا۔ یا۔ غمزدگی نہیں پڑھتے۔ آج شروع ہو گیا، روز کو نہیں، بجے۔ ساج کر کے دینا
شروع کرنا، روز نہیں رکھے قصار عبادت شروع کرنا۔ سعادت کی تو بہ بھی نہ کرنا، غمزدگی نہیں

رقاصہ کا قبول اسلام

کینیڈا ہا رمی بننا عزت مآلی تھی تو وہاں ایک کرکل امیر الدین صاحب ہیں، ہندوستان کے ہیں

نہیں اڑتا، آپ ہیں Danvir میں ایک کلب، سلمان کا کلب، یہاں کافی کافیاں ہیں تو وہاں نشست میں آتے، مارے آتی تھے اس لئے کہ وہاں کو بھجوا دیا گیا سو رہا تھا، ان کو وہاں ایک ٹرک بھیج دیا پر ٹرک بھی رانی رہی، اور ایک لڑکا اس کے ساتھ رہ رہا تھا، جیسا ساتھ ساتھ اور، نیلے والے کون تھے، مارے، سفید ٹینے، مارے تھے، وہ شراب پی رہے تھے، اور یہ ہمارے کرل امیر الدین صاحب تھے، یہ ہمارے صاحب آدمی تھے، یہ ۱۹۸۱ء ہجری، سفید، اور مٹی کی جھلی ہوئی ہے ایسے، یہ بھی فوجی تو ہیں ان کے جاتے ہی فلیک دھڑکتا، اٹا تو وہ لڑکی بھی پیپ ہوئی اور وہ قہر بھی رک گیا، جو شراب پی رہے تھے وہ ایک دفعہ مل گئے ان کی ہمارے شخصیت، کیا بات ہے؟ بات تو انصاف پر، ان کو دعوت دی اور جب دعوت دینے گئے تو وہ لڑکی جو تھی وہ چلنے چلنے سے اس کے اتر کر اور میں پوش جو ہوئی میں ہوتے ہیں وہ ۱۹۸۱ء انہوں نے اپنے ۱۸ ماہ بعد ملے، نیلے بھی اوپر بھی اور ان کے ساتھ ان کے چھاپا لیا، انہوں نے دعوت دی ان کی تو کچھ میں نہیں آتی، تو وہ مارے، شراب میں سست پڑے ہوئے تھے ان کو یہ نہیں کہہ سکتے، پیچھے لڑکی آکر کھڑی ہو گئی ہے، وہ پیچھے سے ہلکے کہہ رہا تھا آپ نے سمجھا ہی ہے، وہ مجھے سمجھ آگئی ہے، ان کو نہیں پائی، آپ مجھے بتائیں میں کیا کروں، میں یہ زندگی جیاتی ہوں تو انہوں نے کہا کہ بنی ہم گل پڑھنا کہتے ہیں مجھے یہ حدیں تو ہیں اس نے گل پڑھا تو ساتھ کہنے لگی کہ یہ میرا عائد ہے جو وہ رہا، ہمارا تھا، اس کا گل پڑھا، دونوں میں بڑی نے گل پڑھا، اب ہمیں کیا کرنا ہے، نیلے گئے کہ ہماری جماعت میں یہ نہیں ہے، نکل دن مارے، پاس آئی رہو، ہم بتاتے رہیں گے

تو دونوں میاں بیوی آتے رہے اور یہ کرل صاحب ان کو بتاتے رہے، پھر جب واپس جانے گئے تو انہوں نے فون کر دیا، وہاں Danvir میں اسلامک سنٹر کا پتہ بھی دے دیا کہ جب کوئی ضرورت پڑے تو ہم سے رابطہ کر لینا، وہ بیٹے کے بعد اس لڑکی کا فون آیا Toronto میں تھے، پلو، ستر کرل امیر الدین میرا خیال ہے وہ راقم ہے جن کے ساتھ Danvir میں بات پیٹ ہوئی تھی، ہاں میں وہی ہوں، کیا ہوا؟ کیا ایک مسئلہ پیش آیا ہے؟ کیا مسئلہ پیش آیا؟ نہیں لگی، بہت زبردست مسئلہ ہے، بتاؤ تو اسی آیا ہوا ہے، تو کہتی ہے کہ جب میں آتی تھی تو ایک رات کا پانچ سو ڈالر لٹی تھی، ایسی تیس ہزار روپے فلیک دات کا نہیں

تھی۔ سب سے پہلے میں نے تو یہ چاہا کہ اسلام کو باہر لنگھنے کی اجازت نہیں دیتا۔
 خواب میں نے اپنے منہ سے یہ نیکو کہہ دیا کہ میں گھر میں ہوں۔ تو اس کو اور کوئی شغل نہیں آیا۔
 اس نے ایک فیکٹر میں مزدوری شروع کر دی ہے۔ اس کو چالیس ڈالر روز ملتے ہیں یعنی تین ہزار
 روپے روزانہ۔ اس کے پاس کتنی بھی بھرتیا جمن ہزار روپے پر آگئی۔ اس نے یہ امر وہ پہ
 ایک ان فی آمدنی ٹھہرتی تھی۔ تو میرا گھر تب بھی۔ کاروبار تب نہیں۔ سو ایک چھوٹا
 سا کمرے کا مکان یہاں میں رہتے ہیں۔ دو کمرے کا ہے۔

تاریخ پاکستان کی حکومت کے سر۔۔۔ بازو لگے ہوتے ہیں۔ بڑے ہیں۔ اور وہ چوڑی تھی
 ہونے سے ابھر کوئی کہ چوتھی پارٹیشن سے اس کا بیٹا تو میں روزی تو نہیں ہوئی۔ روپڑی
 میر۔۔۔ بھائی اور بیٹا

یہ پہلی بیک کام ہے جو ایسی حادثہ کو ایسا ہی بنا۔۔۔ نے وہاں تو اللہ تعالیٰ ہے کہ دنیا
 دار اسباب ہے اس سے ہوتا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ جی ایسے غم کی بات نہیں۔ رونے کی کوئی
 بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے۔ بہت مہربان ہے۔ تم غم نہ کرو یہ تو سباز ہوا
 ہے۔ جان بوجھ کر نہیں ہوا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے اس کی معافی رکھی ہے کہ اگر تھکلی سے ہو
 جائے تو اس کا زامہ ہو جائے گا

تو اس نے میری دس کو بھی کہتے ہیں۔ جو دونوں کو بھی کہتے ہیں کہ یہ کیا ہو گیا
 آپ نے کہا تھا کہ ہم ادوں کو چاہتا تھا کہ اس کی دعوت دیا کریں۔ رشتہ داروں کو دعوت دینا تو
 سلطان مراد کا کام ہے۔ مراد اس کا بھی ہے تو کہنے لگی ہیں۔ اور میرے میں ادوں پر رہے
 تھے۔ میں تو اس کے پیچھے نہیں کہ جس نے پڑا ہوا تھا تو ایک جہاز کی گئی رہا۔ اور مجھے بھوکا
 رہا۔ تو میرا نہ کرتے کہ اس میں ہے یہ پیچھے بنا۔ اور میرے بازو کا پوتہ معدہ کا ہوتا تو اس پر میں
 روزانہ میں تو نہیں جاؤں تھی۔ یہ کہہ کر انہوں پر وہ شروع کر دیا۔ صرف دو مہینے پہلے وہ
 لڑکی عورت کے لئے ایک دست کاٹن تھی اور صرف دو مہینے کے بعد وہ اس پر روزی بن کر میرے بازو
 کا پوتہ معدہ لگا ہو گیا۔

یہاں میں نقل کر رہا ہوں یہ سناتے ہیں کہ مختصر میں نے آپ کی خدمت میں خوشی کی چیز کہ میں

کو لئے بغیر نہ مرد مردوں کا ہے ۔ نہ عورت عورت کی ہے ۔ یعنی خدا تعالیٰ کو راضی کرنے والے مرد، نہ خدا تعالیٰ کو راضی کرنے والی عورتیں ۔ لوگوں کو سامنے رکھ کر زندگی نہ گزاریں ۔ ہماری عورتوں کے لئے صوبہ آج کی عورتیں نہیں ہیں ۔ ہماری عورتوں کے لئے تو نمونہ ماں بنائیں ہیں

اماں خدیجہؓ ہیں

حضرت فاطمہؓ ہیں

حضرت یحییٰؓ ہیں

آج کی عورت n ہری عورتوں کے لئے نمونہ بنیں

امریکہ کی نو مسلم عورتوں کی رائے و نڈ میں آمد

ایک اور واقعہ سامنے آیا ۔ امریکہ کی نو مسلم عورتیں آئیں ، نیا اسلام قبول کیا ۔

پھر وہ رائے و نڈ میں چلے گئے آئیں جیسے مرد چاہیں دن کا میلہ لگاتے ہیں ، ہر ملک سے عورتیں آگئیں اور اسی طرح پاکستان سے رہائشیں لیا کر یا ہرجا رہی ہیں ۔ اپنی بیویوں کے ساتھ اور میں خود اپنی بیوی کے ساتھ چار چھپنے کے لئے دو دفعہ باہر چکا ہوں ۔ ایک دفعہ ہم نے پورے مینے لگائے سعودی عرب میں انصر میں الامارت میں ۔ ایک دفعہ ہم نے چار دو لگائے کینیڈا میں ، امریکہ میں ۔ یعنی پانچ مرد اور پانچ عورتیں ، چھ مرد اور چھ عورتیں ۔ تو ہمارے اس سفر سے ایک ایک شہر میں ساتھ ساتھ ، ہر سفر عورتیں تین دن میں پانچ دن میں ہر دفعے میں آکر جاتی تھیں ، نوکریاں پھوڑ رہی تھیں ۔ ہر دفعے میں آنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ پہلے ہر دفعہ نکلیں ہستی تھیں ۔ اس پر دفعہ کر لیا ۔ ہر دفعے میں آنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کئی کئی ہزار ڈالر مینے کی تحفہ انہیں تھیں ۔ دفاتروں میں کام کرتی تھیں ، ان کو چھوڑا یہ دفعہ بہن لیا ۔

یہ عورتیں آئیں ، ان کا جواز نہ اپنی سے آیا تھا ۔ تو پیچھے ساری مسلمان عورتیں کھڑی تھیں ۔ تو اس نے ان کو اذیت کہا کہ یہ پیچھے بھی مسلمان کھڑی ہیں ۔ جن بے چاریوں کے لباس ہی مختصر ہوتے چارہ ہیں ۔ تو ان عورتوں نے کہا کہ ہم اس لئے یہ عورتیں نمونہ نہیں

ہم نے ان کو دیکھ کر تو اسلام قبول نہیں کیا۔ ہمارے لئے صنوبر ہمارے ہی عقیدے کی
 حرمیں ہیں۔ ہم تمہیں ٹھک نہیں دیکھا۔ ہمیں اور مجمع دو۔ لڑائیاں بھی جنسی
 ہوئی ہیں تو انہوں نے اپنے نقاب اٹھائے اور وہ پاسپورٹ سے ویکٹس تو گورا اپنے نقاب گرا
 نہیں تو یہ لڑکی جسے ان بوکر کہنے لگی مجھ سے کیوں پردہ کر رہی ہوں! میں تو تمہاری طرف
 جاتے ہوں۔

تو یہ مسلم عورتوں نے کہا کہ جو عورت ہے پردہ ہو، انکار اسلام نہیں اس سے بھی پردہ میں
 رہنے کا حکم رہا ہے۔ اسی لئے دیا ہوگی

باطل کی خواہش

تو میرے بھائی!

میں ان کوئی ساتھ نہیں ہو گا کہ اس دن ہمارا نسل ہی ہمیں ساتھ دے گا۔ اور اس وقت
 نسل کی قدر معلوم ہو گی کہ ایک نسل قدریہ درست ہے تو اس وقت کا جو باطل ہے اس
 وقت کا جو کفر ہے وہ ہمارا ملک نہیں چھیننا چاہتا، ہمارے ملک نہیں لینا چاہتا۔ ہماری نسل لینا چاہتا
 ہے۔ انکار انہیں لینا چاہتا ہے۔ ہمیں ختم کرنا چاہتا ہے۔ قدرت کے حکم سے کہ
 ان کی تو رہا، بولی پڑی ہے۔ ان کی بھی بڑا ذکر۔ ان کی نسل نے اپنے آپ کو مٹا ہوں میں
 دیکھا۔ اور اب وہ ہماری طرف حملہ کر رہے ہیں۔ یا انہم، ہم سے زیادہ خطرناک حملہ ہے کہ یہ
 ہو جو اس نسل جو ہمیں ہے۔ یہ گائے بچانے کی مادی ہو جائے تو اس پھر یہ یک ہو۔ اب یہ کھریوں
 کی طرف بھاؤ مال ہے، اسے جہاں مرضی چھوڑ دو۔ جہاں کے قدموں میں ثابت نہیں، زمین کے قدموں میں
 طہرہ نہیں، یہ ایک جھوٹے سے ہو جس ہاتھ میں گئے

تو اس وقت پوری دنیا کے مسلمان کامل رحم ہیں، یہ تبلیغ کا کام دیکھنا سارا باطل مٹ کر رہا
 ہے کہ ان کی نسل کو خراب کر دو۔ پوری ان کی ویکم ہے

تبلیغی جماعت کی کارکردگی

ہماری جماعت آ رہی تھی۔ انھیں سے الھیندہ بکری جہاز میں۔ چار گھنٹے کا سفر

تھا تو ہم پہچان آئی تھی۔ ہماری رسالت تو اس وقت چار آدمیوں کی تھی۔ انہیں
 مارے ساتھ مل گئے۔ انہیں سے فرانس سے تو ہم کوئی پہچان آئی تھی۔ تو ہم
 نے۔ ہاں اذان دی اور منبر پر کی نماز پڑھی۔ پھر مشائخ کی قز پڑھی۔ نماز پڑھی تو اس
 پر سے بہار میں ایک فتنہ قائم ہوئی۔ ایک وفادار بن گیا۔ نماز ادا کیا تو رمل ہے

ایک پادری کی نصیحت

۱۹۷۸ء میں ایک پادری آپاتھا، عبدالحجید اس کا نام تھا۔ فرانس میں رہتا تھا
 اور مسلمان ہوا تو جس کی ایک جماعت کو دیکھ کر۔ اس جماعت کے امیر کا نام بھی عبدالحجید تھا تو اس نے اپنا
 نام بھی عبدالحجید رکھا۔ جب وہ رائے دہ میں گیا تو وہ ٹینچر ہوں گے اور پڑھا۔ اسی کے
 درمیان تھا۔ مہیا سا۔ تو اس نے کہا کہ میں نہیں۔ اس سے قرآن پڑھتا تھا۔ لیکن قرآن پاک
 نے مطابق کسی کو دینا نہیں تھا۔ یہ ٹھیک تھا کہ قرآن پاک حق ہے۔ لیکن کوئی ٹھیک نہیں آتا
 تھا۔ تو یہ جماعت اسے مل گئی تب تک کہ مجھے کچھ نو شہر آئی۔ ان کو اپنے گرجے میں ٹھہرایا اور
 میں خود مسلمان ہو گیا

پھر وہ کہنے لگا کہ میں آپ کو وہ باتوں کی وصیت کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ آپ کا جو لباس ہے۔
 بھڑی ہے اور می ہے۔ مگر اسے ہٹا کر۔ اس کو تھوڑی چاہیے۔ یہ جہاز ہیں۔ اس میں جو
 طاقت ہے وہ کسی چیز میں طاقت نہیں۔ ہر آپ کا ظاہری علیہ ہے۔ دوسری چیز کیا ہے کہ
 جب آپ یورپ میں پھریں تو اذان دے کر یا جماعت نماز پڑھیں۔ یہ دو باتیں آخری طرف پہنچنے میں لگی
 ہیں۔ کچھ سال جو پادری رہا ہوں۔ ان کے تھوڑے تھوڑے ہوں۔ پھر دھارنا تھا کہ والد میری
 فرانس میں موت نہ گئے۔ کسی مسلمان ملک میں موت آئے۔ تو پہلے پڑا کیا ہوا تھا۔ تینیس
 میں اس کا انتقال ہوا اور میں دھن ہوں۔

تو ایک لفظ انہوں نے نورانی دی کھول دیے اور اسلام کی جو تحریک شروع ہوئی
 لندن پہنچے۔ انہوں نے ہر گرام چلا دیا، صرف اسلام کی تحریک کی۔ اور مذاق۔ وہ تو جہاز ہیں اور
 تو سوئے بھی نہیں۔ انہوں نے ہمارے گھر میں ہماری نسل کو اپنا بنالیا۔ ہمارے گھر میں ہماری نسل

ان کی بنیادی

تبلیغ کا کام احسانِ عظیم

تبلیغ کا کام احسانِ عظیم ہے پوری دنیا پر اور مسلمانوں پر جس نعمان کے چلے بھر چکا۔ ان کو مسجد، امامت، نبی، حبیب اللہ، ایک طبقہ، ذمہ دار، ولی نہیں محسوس کر سکتا کہ آپ کو نبی نازی ہیں مسجد میں آئے ہیں تو پیسے ذمہ دار تو آپ ہیں۔ کہ آپ یہ دروہ جس کو ہیں کہ ہماری نفس ہنر کی طرف جارتی ہے اور ان کو ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے کے لئے کوشش کریں۔ یعنی اللہ کے نبی کا کام تو یہ ہے

انہم بہ کسبون کیدا واکیدا کیدا فمہل الکھریں

امہلہم وریدا

یہ آیت اس وقت زندہ نہیں ہے۔ نبی سرورِ مملکت میں نہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ، یہ بھی تدبیر کریں اور میں بھی کر رہا ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ کا فرد کے خلاف تدبیر کرے گا تو پھر کون اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھ سکتا ہے؟

لقد مکروا مکروہم وعند اللہ مکروہم وان کان مکروہہم لفرؤن مہ

العجال

ان کا بھی نثران، ہے کہ پہاڑ ٹوٹ جائیں، لیکن پھر بھی تو ہاتھ میں زمین، آسمان ہے ہم ان کے کمر پہنچنے نہیں دیں گے۔ تو میرے بھائیو!

تبلیغ کا کام آپ کا اپنے اوپر بھی احسان ہے۔ ساری صفاتوں میں جو سب سے مستند نہیں، ان کو آخرت کی بات سننے کو نہیں ملتی۔ انہیں یہ بھی نہیں کہ موت کی تیاری بھی کسی چیز کا نام ہے اور آخرت کی تیاری بھی کسی چیز کا نام ہے۔ تو ہم خود یہ ذمہ داری محسوس کریں۔ کہ اپنے دین کو بھی بچانا ہے۔ اپنے ایمان کو بھی بچانا اور اس پوری مملکت کی تبلیغ کی است۔ اس ایمان کو بچانا ہے جس رخ پر چل رہے ہیں۔ یہ ان کو بلا کٹ کی طرف لے

جائے اور اسی بلات سے پھلنے لگے راستہ کوئی نہیں کہ اس کے لئے پھلنے والے
 کریں اور یہ تو پتہ نہیں کرے تو اللہ تعالیٰ کا بھی بخیر ہو۔ اس غلط چتا رہے

میر۔ بھائی

اپنی کمزوریوں کو حلال پہلائیں، اپنی اذیتوں اور بوجھوں کو سمجھیں، ان کے ساتھ بھائی کی ضرورتیں
 نہیں بنا سکتے۔ ہم اس پر تپ کر رہیں اور مسجد کی یہ تادیب راستہ ہوئی چاہئے۔ پھر کوئی جوں سے
 جی آیا ہے۔ میر۔ بھائی! مسجد کے عادی ہو

تبلیغی کمرئیں اردن میں

1991ء میں اردن میں ہماری جماعت ملکی تھی۔ ہم اردن میں سے پارا، چاہتے تھے۔
 آمد و رفت بات پیٹ ہوئی رہتی ہے ہونکہ پھر عرب دور۔ جتے ہیں کچھ عرب اور
 رہتے ہیں۔ رشتہ دار ہیں تو کہا۔ یہ یہودی عمر سے چاہتے ہیں۔ تمہارے گھر
 میں نمازی کتنے ہوتے ہیں اور تمہارے بھٹے میں نمازی کتنے ہوتے ہیں۔ ہم نے
 پوچھا۔ یہ تحقیق کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا۔ ان کی کتابوں میں یہ ہے کہ
 جب فجر کی نماز کے لوگوں کی تعداد ہونے کی نماز کے نماز میں کی تعداد سے زیادہ ہو جائے تو
 یہودی دنیا سے مت جائیں گے۔ اب میرا گھر میں ایسا صرف ہوتا ہے۔ درختوں میں
 باہر بھی ملے گا جاتی ہیں۔ ہم میں جتے اور ان ایسا 1/3 حصہ وہ سے آیا ہے۔ یہ 2/3
 کتب سے ملے گا کہ آیا ہے یہ نماز میں کیوں نہیں آتا؟

میری نظرامت کے غریبوں پر لگی

ایک شخص نے کہنے لگا کہ میں نے 35 لاکھ کی عمری و بیچہ امی جاتی ہیں
 ہوئی ہے۔ میں عمران ہا۔ میری نظرامت کے غریبوں پر لگی۔

پھر سائیں۔ مولانا نے کہے کہ اب دو حالتیں اور تو ہیں نہیں ہیں کہ حضرت شاہ
 اہمیل کی طرف سے دو حالت سیدنی بزمیوں اور ہے تھے ایک پہاچی تاخیر سے پہنچے تو
 انہیں پھر سے تھام لینا دیا۔ پھر سے ایک استاد تھے شیرانوالہ گورنمنٹ کے رہنے والے۔
 نے کہے ایک دفعہ حضرت انور شاہ کا شیرانی تشریف لائے حضرت کی نماز کے بعد
 سنیں ہی ہوئیں طلبہ میں بیان کرتا تھا طلبہ ایک ایک کر کے انہو آٹھ کر چے گئے لیکن یہ
 مفتی صاحب بیٹھے رہے۔ حضرت کا شیرانی ایک شخص کی خاطر منبر پر بیٹھ گئے اور بیان شروع کر
 دیا اور پھر آہستہ آہستہ طلبہ جڑتے گئے پھر مولانا نے دن مکان والوں سے عندہ محل شہزاد
 سے تعلق کی بات کی۔

امت کی فکر میں علمی چاہت کی قربانی

جس طرح چکل کے دانے انداز لےنے کی بجائے اوج رکھ دین تو کبھی باریک نہیں ہوں
 کے وہی طرح تبلیغ کا حال ہے کہ تبلیغ ترغیب سے ہوتی ہے پندائے وقت ہے
 وقت کی آواز ہے اور ترغیب سے سارے عالم کو لایا جا رہا ہے لوگ رسالت اور آخرت سے آشنا
 ہیں دس بڑا طلبہ میں سے صرف ایک طالب علم بچے جڑے کے ساتھ دین کی محنت کرتا ہے۔
 جب میں خود تہہ ریس میں تھا، غمی کتنی سن میں مجھے ازبک یاد تھیں عربی اشعار پڑھنے
 کے دیکھ ان منطق اور فلسفہ کی مناسبت نہ ہونے کے باوجود کتابوں کی کتابیں یاد تھیں
 ابھی تک یہ آگ بھڑکی نہیں ہوئی۔

لیکن بنیادی طور پر وضوت پسند ہوں۔ دوسرے کا حامی ہوں لیکن جب پڑھ
 کر آیا تو اللہ تعالیٰ نے حاجی عبدالجبار کو راہ دیا میں نے پڑھا شروع کر دیا لیکن
 حاجی صاحب نے فرمایا کہ تو جماعت کو لے کر چل ٹوٹے دل پر تھیل قدموں کے ساتھ
 میرے سے پہلے اندر ان ملک سال میں نے لکھا لیکن مطالعہ اور دوسرے کا ذوق نہ
 تھا۔

میرے نے یہ ایک طالب علم نے آٹھ دہائیوں میں قرآن پاک حفظ کیا۔ لورڈوئی

کے ایک طالب علم نے بھی آنسوؤں میں قرآن پاک دفن کیا۔

بچوں کو فضائل سنا کر قرآن پاک پڑھاؤ

کھانا مرغی مصالحے کے بغیر نہیں کھایا جاتا، ہم اس کو ذائقہ دہنا نہ کھاتے ہیں۔
روٹی کو ذائقہ دہنا نہ کھاتے ہیں۔ تو بچوں کو ہم قرآن پاک کے فضائل سناتے بغیر حق سے چمکتے
ہیں۔ میں نے اپنے مدرسے میں یہ ترتیب شروع کی ہے کہ بچوں کو فضائل سناتے کر فریب دے
دے کر کہ ان کے اندر کا شوق پیدا ہو کہ وہ خود پڑھنے کی طرف متوجہ ہوں۔

فائدہ عظیم میڈیکل کالج بہاول پور میں میرا بیان تھا۔ بیان کے بعد آپ کلین شیوس میڈیکل کا
طالب علم مجھے ملے کہتے ہیں مجھے علم القرآن اور علم سے سخت وابستگی ہے۔ مدرسہ میں
میرے ساتھ جو سلوک ہو اور ختم ہوئی اس کی وجہ سے میں قرآن پاک بھول
گیا اور میں نماز نہیں پڑھتا۔ آج کتنے سالوں کے بعد مجھے اس میں بوانہ نہیں دین کا ایک رخ یہ
بھی ہے۔ جس میں نرمی ہے۔

مولانا طارق جمیل صاحب نے مجھے میں نے پنجاب کے ایک مدرسے میں دیکھا
کہ چچاں بچوں کو زنجیر لگے ہوئے ہیں فیصل آباد کے مدرسے میں ایک نوجوان حافظ قرآن
تھا۔ شادی کا کارڈ پچھ۔ اس کا روز پر ان کے نام کے ساتھ حافظہ لکھا گیا تو کارڈ چھڑا دیا کہنے
لگے کہ مجھے حفظ حافظہ کی سے سخت نفرت ہے

میں خود مدرسہ چلاؤ بابوں میری درخواست ہے کہ بچوں کو قریب کے ساتھ پڑھایا
جائے ان سے محبت کی جائے ختم نہ کی جائے اور یاد رکھنا ہے کہ قرآن میں
استاد کی بظاہر محبت لیکن اندر سے نفرت ہوگی۔ پھر خواہی فرمایا 95% حافظ قرآن ہیں سے دور اور اکثر
قرآن پاک بھول جاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں ختم سے پڑھایا جاتا ہے۔ نہ نرمی
ترغیب اور محبت سے پڑھایا جائے تو یہی پڑھنے سے حاملہ میں دین کا ذریعہ نہیں۔

عالمی سوچ

مولانا طارق جمیل صاحب فرماتے ہیں:

دیوال چارے مرکز میں، میں بنا رہا تھا۔ نماز فجر کے بعد سو یا لیکن مجھے مینہ نہیں تو رہی تھی تو ایک
پھون مٹ کا بیان کر رہا تھا، دوپہر یا دہرہ پاتھا۔ نول عالم "سدا انتم" لیکن میں اندر ہی
نہر دوپہر رہا تھا کہ اس پہاڑی شخص کے اندر یہ عالمی سو فیصد دولت نے کام کیا ہے اور حیرت
نہ تھا اور جی کہ میں پیدا اور نفعان بھی جوں پیدا۔

جماعت میں نکلنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسہ

مرکز اور نظیر زمان تقریبی مرحوم برماہ پندرہ دن جماعت میں لگاتے تھے ایک دن ۱۹۷۰
کچھ ہو گیا۔ تین دن کے اجال کی وجہ سے کہنے لگا میرے اعتماد مل کے جانے کا 19%
بھی اس میں نہ ہے۔ اچھے ان میں اور ملواری صاحب نے ایک بابائی چھان کو دیکھا۔ بس رہا تھا
دائے وقت بازار کی طرف جا رہے تھے۔ ہم نے گاڑی روک کر پچھا بابائی کیا مال جاؤ
کے "کہا بغیر جاؤں گا جو سات سے آگے ہے۔ کہا کیسے جاؤ گے؟" کہا اللہ
تعالیٰ پہنچائے گا۔ اتار تو کھلی۔ خبر ہو۔ اعتماد تھا کہ ہم نے کرایہ یا بڑی مشکل سے کیا۔

کسی سے سوال نہ کرنا

ایک دن ۱۹۷۰ء میں شیو صاحب کے پاس ایک صاحب بیٹھے تھے کہنے لگے غزوہ
نہم منہ چوہا ہے نہیں رقم نہیں کہا کسی سے سوال نہ کرنا بدل چوہا وہ مل
چلا۔ بونہ پچھو تو وہ شخص وہ کہنے لگا میں جا رہا تھا تو ایک ترک میرے قریب سکر رہا کہ تم
سے کہاں چوہا ہے میں نے کہا غزوہ آدم وہ ترک کراہی جا رہا تھا میں نے اٹھار
کر دیا میرے اٹھار چوہا ہر روزی اٹھا کر ترک میں بٹھا دیا تھا ابھی کھلایا اور مکر پہنچا دیا۔

دل سے نکلے ہوئے الفاظ کی تاثیر

دب 1997ء میں لندن میں آگ لگی پولیس کہہ رہی تھی نکل رہا ہم وہ
مغرب سے کسی۔ "آئید ہے تھے ایک عرب اس قہر والے کو میرے پاس لے آیا
ان نے کہا "نکل اس کے دل سے جو بات نکلی اس نے ہمیں دوا دیا

اس نے صرف ایک لفظ ہی کہہ دیا۔ لیکن اس لفظ سے لگا تھا۔

تباہی میں آکر وہ اپنی حالت کو دیکھ کر رونا لگا۔
 ہماری دعوت کی حالت کو دیکھ کر اس نے کہا کہ لوگوں کے دل پریت کی طرف مڑ رہے ہیں۔

نعیم بنگالی کی نماز نے میرے دل کی دنیا بدل دی

میں نے کبھی نعیم بنگالی کی بہت سی باتیں سنی تھیں۔ ایک دن اس کا نام پڑا تو میں نے
 یاد دلایا کہ اس کی کوئی بات مجھ پر نہ تھی۔ مگر یہ سنی تھیں کہ وہ ایک ایسے شخص ہیں جو
 کربم اور محنت کی دو جہتیں پر تھے۔ نعیم بنگالی کا یہی ہوا تھا۔ وہ ایک ایسے شخص ہیں جو
 بچے آ رہے تھے۔ قدرتی طور پر ان کے سینوں کی طرف تھا۔ وہ ان لوگوں کی باتیں کرتے
 جو بے گھر تھے۔ میں آ رہا تھا۔ اس طرح گفتگو ہوا کہ میں نے ان سے کہا تھا کہ بھول
 گئے۔ پھر اس طرح گفتگو ہوا کہ پڑھنا اور دینی چیزیں۔ اس نے ان سے کہا کہ میں نے ان کی
 دنیا بدل دی۔

میں نے بنگالی امیر بنگال کو دیکھا۔ کہتے تھے کہ ان کے دل میں ایک بندہ
 نے نماز پڑھی۔ میں نے دیکھا کہ ان کے دل میں ایک بندہ ہے۔

ہمارے ایک بیل کی کہانی

میرے والد صاحب کے پاس ایک بیل تھی۔ اس نے کھانا پینا بھرا دیا۔
 بہت ہی بیل تھی۔ آخر ایک بھگوان صاحب دوسرے گاؤں سے آئے۔ ان کے دل کو
 دیکھا۔ کہتے تھے کہ اس کو کون کون دیتا ہے۔ اس نے ان کو دیکھا کہ وہ بیل کے آگے
 ہی بیل کے دل کے سامنے اسے دیتے ہیں۔ وہ بیل کو دیتے ہیں۔ وہ بیل کے سامنے
 پھر کہا کہ اس کو دیکھا۔ وہ بیل کو دیکھا کہ وہ بیل کے سامنے اسے دیتے ہیں۔ وہ بیل کو دیکھا کہ وہ بیل کے سامنے
 حیران۔ بیل کے سامنے اس کے دل کو دیکھا۔ اس کی حالت دیکھا کہ بیل کی

تھی تو اس نے جملہ فوجیں کھینچ لیں اور پھر فرمایا: اب دایب میں نے اٹھایا۔ کراس کا
 یہ۔ سنے یہ کہو یہ تہ تو وہ فوجیں ہوتی ہیں۔ ایک ٹیل کی عزت نہیں بھی ہے۔ اور انسان اشرف
 المخلوقات ہے تو اس کی عزت اور ہونگی۔

نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ملنے سے خوشی

سنوئل وائل ٹیبلٹوں اور دوسرے دواؤں کے پیکٹوں پر ممانعت کا رزلٹ آیا۔ میرے حریف کے
 پیسے کمانے کیلئے دواؤں کا رزلٹ آیا تھا۔ اور وہ اسے پکار رہا تھا۔ عالم خوشی میں کہ میں پارس
 ہو گیا۔ مجھے اب خبر نہیں ہو تھی کہ قیامت کے دن جس کا اسرا مول دائیں ہاتھ میں ملے گا
 وہ جس کی خوشی سے پیدا ہوئے گا۔

مولانا صاحب کا بیان ایک بچے کو من و عن یا دھونا

مولانا صاحب نے فرمایا: ایک بھائی خاندان کے چچا۔ بچے نے چچا بیان
 ان صحت یا کیا تھا۔ یہاں تو کہیں جس صحت پر میں۔ یہاں کسی کا قول بیان
 ہے۔ اس میں بھی من و عن یا دھونا۔ وہاں میں ایک بچے نے بیان ہے۔ اور کہتا تھا لیکن میں
 کہیں کہتا تھا۔ اس نے اکثر میں بیان دیا تھا۔ اس صحت کے ہر فرد میں دین کو سمجھنے
 کی استعداد ہے۔ لیکن آج صحت کی ضرورت ہے۔

کمرٹل امیر الدین کے ہاتھوں ہزاروں لوگوں کا مسلمان ہونا

اس واقعہ امریکہ میں ہوا تھا۔ ایک حیرت انگیز کمرہ رہا جو
 امریکہ کے ایک شخص کی دوا تھی کہ وہاں تھے کہ میں اس پہلو ڈرہا ہے جس
 میں میرا دل نہ آتا تھا۔ جس کے ہاتھوں پانچ ہزار لوگ مسلمان ہو چکے
 ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے کئی پھیر دی۔ امریکہ کے ایک ڈاکٹر بیان میں
 پہلے تھی کہ وہ دوا تھی نہ کہ دوا تھی۔ انہوں نے خاص ترکیب سے وہاں کے مردوں کو
 شیعہ دعوت دی۔ اور میں بھی بندھا تھا کہ وہاں پہنچ چکے تھے۔ ایک عورت نے اسلام

قہوں کیا اسی کا تامل لازم بنایا کرتا تھا
تھے ایک دور اس عورت کا نیک خون سا
تہ کچرا بہت لہا تو مجھے لگا نہ اس ہو کا

یورپ اور امریکہ میں عورتیں باپردہ اور فیصل آباد میں بے پردہ
 میں فیصل آباد میں بیان کے لئے آیا تو محسوس ہوا کہ 50% عورتیں ٹیگے سر اور
 20% عورتوں نے سر ڈھانپے ہوئے تھا امریکہ میں 400/500 عورتوں نے مجمع بیان کے لئے
 آیا سادگی پر اس کے ساتھ نہیں انٹیفینڈ میں بھی تو سر عورتیں پر اس کے ساتھ
 تھیں لیکن فیصل آباد میں شرع کی بات ہے -

سکھر میں ایک کیونسل کی منت سماجت

خمس میں ایک سو نو ملے۔ ان کی خوب منہ کی پادارست حاجت کی

نور و نور ہوا ان کو مسجد میں لے آئے۔ سمجھئے گا تو پیر آدمی سے تو مسجد میں

کے بار بار ہے مسجد میں آئے تو ان کی حاجت برآں گئی۔ سمجھئے گا میں تیرے دیے

تو اب لکھو گا

ایک ہی ملاقات میں کایا پلٹ گئی

چا مہ سائی دھیر پاہ میرے مئے آئے۔ شاہرم ۔ کھیلو م ۔ سرہ یہ کاری
کے عہادہ نہایت کرتا تھا ۔ نہایت سلیقہ تھا ۔ بیاں سننے کے لئے آؤ ۔ تو کا پاپٹ مٹی اور مہانت
بول کی ۔ کہنے لگا ۔ زندگی میں آج تک کسی نہ کو خوش بنا ۔ کسی مولوی ۔ کا رہے جس سوچا
تک نہیں تھا ۔ لیکن آج رہے پڑا واقعی ہم سب کو یں کی ضرورت ہے ۔

ڈاکٹر فوزی کا قصیدہ

قصر کے شہزادہ عبد الستار خالدی شان میں: نظریاتی نے ایک قلعہ دیا

لیڈنبرو، ہونڈی اس قصبہ نے کارگزاری طویل شہادے کی ماں بنی تھی۔ اس کی ماں پر قصبہ وہاں کہ ان کی ماں نے مسجد بنوائی ہے۔ پھر اس نے ڈاکٹر فوزی کو 30 ہزار روپے دیے۔ پھر اس نے اس ڈاکٹر ہم میں مسجد بنوائی تبلیغ والوں کو دی۔

ڈاکٹر صاحب کی دعوت

لاہور میں ایک ڈاکٹر صاحب کی دعوت پر سو 100 سعید احمد خان صاحب بھی سو 100 سعید درمن اشرفی چاند اشرفی والے بھی تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی مسجد کے قادی صاحب بھی تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے اشرفی صاحب سے عرض کیا کہ قادی صاحب کو مسجد میں ان کی تعداد 1500 ہے۔ کہتے ہیں 2000 ہیں۔ اشرفی صاحب نے فوراً کہا کہ میں قادی صاحب کو آپ کے بچے کے اخراجات کا پتہ چل گیا ہے۔ کہہ رہا ہوں 1500 روپے سے زیادہ ملتا ہے۔

طلبہ کی تربیت کی ضرورت ہے

طلبہ میں استعداد ہے۔ تربیت نہیں۔ ذہین طلبہ ہمارے کی طرف متوجہ ہیں۔ انہیں نظریہ اور افتاد پانے کے سرائیں بلکہ علمی تحقیق کی بنیاد پر بنائیں۔ چونکہ سربراہ سے میں عربی کی حرف زبا و فوج کی جاتی ہے۔ میں نے آپ سائے کے صاحب موصو کو دیکھا۔ وہ عرب علم کی نکلی ہوئی سیرت نبوی اور بخاری شریف۔ عربی میں نکلی ہوئی کا افتاد کر رہے تھے۔ ایک طالب علم سے مولانا طارق جمیل صاحب نے فرمایا کہ میں نے شریعت چاہی کو تین روپے دیا۔ شرح مائتہ عامل کو تھک کے ملاؤ۔ افتاد ہوا۔ فرمایا کہ بڑوں کو حفظ یاد کرنا تھا۔ دوران تعلیم شعر اشعار کی تھک کا۔ اس میں تھک نہ۔ کھانے پینے۔ لوگھر میں سے وقت نکالی کر بڑے چھٹا تھا۔ اسی دوران ایک نو جوان نے غریب اور اشعار کے لئے لڑنے لگے۔ کوئی مدد نہ کیا کہ لیتے تو صحت تک نہ لیتے۔

مولانا کی طلبہ کو نصیحت

بیک انصام طلبہ مولانا کو مولانا طارق بیکل صاحب نے بیان کرتے ہوئے طلبہ کو فرمایا کہ حدیث کو عربی میں سند کے ساتھ یاد کریں۔ یہ ایک عجیب وارانہ ہو گیا ہے طلبہ حدیثیں یاد نہیں کرتے بلکہ مجمع کو آجی طور پر گمانے کے لئے لفظ اور اشعار یاد کرتے ہیں۔ مقرر کی تقریریں مضمون اور نظام نہیں وہ صرف الفاظ و اشعار کی دنیا میں پھرا کر مجمع سے اپنی بات کا لوہا ملونا چاہتے ہیں۔ (امامہ اللہ دست آخریت کا یہی حال ہے تبلیغ کا طراز سادہ اور عام نہیں بات ہے۔

میں اکثر بچوں کو کہتا ہوں کہ میرا داد اور مضمون بیان کرو۔ میرا لہجہ اچھا نہ کرو۔ یہ نفل معلوم ہوتی ہے۔ اپنے فطری لہجے میں پر دم جو اپنے فطری لہجے سے باہر ہوتا ہے وہ فطرت سے ابھر جاتا ہے۔

انصام کی طلبہ سے بات

انصام کرکڑ نے کالج کے طلبہ سے کہا کہ ہم Five Star ہوئوں میں رہتے تھے اور کبھی بھی رات 2 بجے سے پہلے نیند نہیں جاتی تھی۔ اب 10 00 بجے کے بعد مسجد میں نیند جاتی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ حجرت الگیز بات ہے۔ حرم ملک کرکڑ نے منے وہاں بہت بڑے مجمع سے بات کی کہ آج ایسے محسوس ہوا کہ جیسے ہمارا کام مکمل ہو چکا ہو اور ایسا سکون ملے کہ جو کبھی نہیں ملتا تھا۔ اور یہ سب برکات اللہ تعالیٰ کے دانے کی ہیں۔

مراکش کے شاہی محل کے گلوکار کی تبدیلی

عبدالواحد مراکش کے شاہی محل کا گلوکار تھا۔ پہلے اس کا دور جی تیغ میں مجھ سے اس کو تیار کیا۔ اس نے تبلیغ میں وقت لگایا۔ (واضحی رکھو) بزم اہل نو جوانوں نے اس کو کچھ کرنا بھی دکھائی۔ شاد من نے اس کو گھر لگایا۔ فید کیا اور بڑا ہستی

اس کی دماغی منزلہ دوی ۔ میرا اس کوئی پرنا یا گیا ۔ لیکن شرابیوں نے شراب پھونک دی
اور احتجاج کیا ۔

قلبی اداکاروں میں کام

دس راتیں چمک کر ہم نے قلبی اداکاروں میں کام کیا ۔ دو رات پہلے شوٹنگ ختم
کرنے بتا دی ۔ پاس آتے ۔ دس روز صبر ان کے لئے کام کیا ۔ ان میں سے نئی لوگوں
سے چار مہنگے ہوئے ۔ سکیل انور کے ادبچوں نے قرآن پاک منگوا کیا ۔ مولانا باقم کا بیٹا
اور بیٹی قرآن پاک منگوا کر رہے ہیں ۔ خالدہ زہیر اسکول کا گاہک ہیں ۔ کہنے لگا ۔ پیسے
زیر سے کے بعد لڑکی اور خراب ذمہ دہ تھے ۔ اب مہلی اور مولانا محمد تے ہیں ۔ جواد
زہیر نے بتایا ۔ کہ فیصل آباد ایک ماہ اسے کے لئے جا رہے تھے ۔ میرے ساتھ شوٹنگ کے
لئے ایک لڑکی اور اس کی والدہ چلی گئیں ۔ جب فیصل آباد پہنچے تو اس لڑکی نے موجودہ زندگی سے توبہ کر
لی ۔ اور پرانے اور زندگی بدل دی ۔ لڑکیوں قریشی نے کچھ شادی سے
پہلے ہوا تھیلے تھے ۔ اب بیان سنا ہوں اور خوار پڑھتا ہوں ۔ جناتی کو کمرے خود بتایا
کہ سب سے پہلے مولانا کی قبر پر 617 منٹ تھی ۔ اس کے بعد مولانا کی چھانے پر
دعوت کی ۔ انصاف الحق نے پوچھا کچھ بھلا ۔ اس نے ایک کمرے کے بچے صرف غلامین اور
عزیز لگائے کہ پہنچنے والوں کے لئے رہے ۔

پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی

ایک دو وقت تھا جب میں نے چار مہنگے اور گھٹ بڑے دھندے دیتے
تھے ۔ میں نے امیر صاحب سے کہا کہ لوگ ہماری بات نہیں سنتے تو امیر
صاحب نے کہا کہ ایک وقت ہے کہ بادشاہ ہماری بات نہیں سمجھتے ۔ کیاں 1970ء کی
بات اور کیاں 1994ء کی بات ۔ کہ ہر جب صدر پاکستان سے مصدقہ میں ملنے جا
رہے تھے تو اونٹینیں کوئی سچ ثابت ہوئی ۔

مولانا سعید احمد خان کے احوال

مولانا سعید احمد خان صاحب . کھیزا الفضل سہارنپور کے پیدا ہوئے تھے . . . بھوکہ
 نوب لکھی تھی رات کو روٹی ساتھ رکھتے تھے . 24 کلومیٹر دور آگئے سے بھگتے ہوئے
 ہاتھ تدریس کے لئے سرخن کھانا کبھی نہ کھایا . چست تھے . 80 سال کے بعد
 کہا کہ بوز حاکم ہو گیا . 111 سال زیادہ پہنچے . چائے نہیں پیتے تھے . آپ اکثر فریاد کرتے
 تھے . . . آدمی اعظم یہ ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا .

زمینداروں میں کام کی ابتداء

مولانا طارق جمیل صاحب نے اپنے بارہ میں فرمایا . کہ میرا مزاج تدریس کا
 تھا . میں عقیدہ تھا . مدرسہ چلا کر چاہتا تھا . حتیٰ کہ رائے دہری میں ایک سبق بھی مل گیا .
 پڑھانے کے لئے میں مرکز میں رہتا چاہتا تھا . لیکن عالمی عبدالوہاب صاحب کے اندر زمینداروں
 کا غم تھا . . . آخر بھائی نواز صاحب سعید والا کلو کوٹ والا اور فقیر عبدالجید صاحب جیلاں
 ضلع بھکر والے سے مل کر سہیلی تشکیل دے پاپوہر میں ہوئی . اور وہاں سے سسہ شروع ہوا .
 ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ میاں عبدالقیوم صاحب دھچول پور والے کھانا تیار کر رہے
 تھے کپڑے کاٹے ہوئے تھے . لیکن انہوں نے سڑا دیوں کا کھانا خود تیار کیا . . .

شیخ الحدیث کی دعا

فیصل آباد میں حضرت شیخ الحدیث کو چھٹی کی ضرورت پڑی . مولانا طارق جمیل
 صاحب گھر سے چلتے گئے . انہوں نے فرمایا . کیا دعا کروں . ؟ انہوں نے عرض
 کیا . کہ حضرت دعا یہ کی دہ کریں . حضرت شیخ الحدیث نے فرمایا . کہ اللہ تعالیٰ ایک
 خاص طبقے میں سے کام لے گا .

طالبان کی داستان

ہم منٹے تھے۔ دو طالبان کے ساتھ جہاد میں شریک پاکستانی جواب آیا تھا۔ وہ شہرگان
نیل میں قید رہے تھے۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں کی شہادت کے حوالے سنائے اور بہت
غم زدہ کیا۔ پھر کہنے لگے۔ جہاد میں فرنٹ لائن میں عرب اس کے بعد بنگالی
پھر پٹھان اور چوتھے نمبر پر افغانی تھے۔ انہوں نے بتایا کہ عمارے بعض ساتھیوں کی
ناشیں سات دن سے بالکل ترو تازہ چڑی تھیں اس وقت تک بھی خون رس رہا
تھا۔ وہ کہ اس کے برعکس کھڑکی لاشوں میں چڑی تھیں۔
ان باتوں کو سن کر مولانا طارق جمیل صاحب نے فرمایا۔ ہم بٹنے بٹنے جہاں تک پہنچے
ہیں عرب گزرتے گزرتے وہیں پہنچے ہیں۔
یہ ملحوظ مولانا یوسف کا ہے۔ پھر فرمایا کہ عرب رازدار ہوتے ہیں۔

علم اور عمل کا مادہ ایک ہی ہے

میں اور مولوی عبدالودود صاحب جنوں والے دیکھتے چڑھتے رہے۔ 1970ء میں
داخل ہوئے۔۔۔ میں 72ء میں اور 80ء تک دیکھتے رہے۔ ہمارا پامور رشید یہ ساجو ال دورہ کا سال
تھا۔۔۔ ایک دن گشت کر رہے تھے۔۔۔ طے ہوا کہ بیان مولوی عبدالودود صاحب کا ہو۔
جوابات اس دن مولوی عبدالودود صاحب نے کی تھی۔ آج وہ بات تقریباً 22 سال بعد انہیں کے
حضور الہیات میں دہرا رہا ہوں۔ انہوں نے سفید چادر اور ڈھی ہوئی تھی مولوی
عبدالودود نے بیان کیا کہ علم و عمل کا مادہ ایک ہے۔۔۔ علم۔ عمل۔ دونوں کے اتفاق
ایک ہیں اور ہم اس وقت قبول ہو گا جب اس میں عمل ہوگا۔

ع ل م
ع م ل
علم
عمل

دونوں کی بنیاد ایک ہے۔ اگر عمل نہیں تو ایسے ہے جیسے گدھا کڑیوں کا بوجھ اٹھانے پھر

وہ جو ۔ ایک زمانہ پہ تھا کہ ظلم کی محنت اپنے لڑائی جاتی تھی کہ جس خواہ مخواہ آج ہاتھ
عمل کی محنت خود لڑائی پاتی ہے ۔

جنت یعنی ہے رقم نہیں یعنی

کراچی کا مرزا جی سید دراصل ایک عورت کی جہ نیا تھی ۔ اس کا نام نہ تھا
تھا ۔ اس کی زمین کے ساتھ اسے پہلی فرمے کا عبادت خانہ تھا ۔ انہوں نے اس عورت کو
کہا کہ ہم بیگم ہیں۔ یہ ہیں تم اس پر بھٹانا چاہے نکلو ۔ مرزا اس روپے بھٹا دل چاہے
ہیں انہوں نے زمین اور ہونے کی جانیدار ۔ اس نے دھت کر دی ۔ کہا میں نے
جنت لئی ہے رقم نہیں لئی ۔

لاہور کا نیا مرکز کیسے بنا؟

لاہور میں دو تاجروں نے سہ روزہ لگا دیا۔ انہوں نے بیرون سے دوران یہ بات تھی کہ
جب تک اپنی قسطنطنیہ اہل نہیں کر کے ۔ جنت نہیں ملے گی ۔ ان کا تیس کروڑ روپے کا
نذر ہوا۔ بلکہ تھا ۔ جس میں برتن اور ٹھوس ۔ اور دوسرے نو عورت پہن کر رکھے ہوئے
تھے ۔ جن دن کے بعد انے دنے وہاں کو ۔ کہ اس کا مرکز چھوٹا ہو گیا۔ اور
مرزا کے لئے جہ کی ضرورت ہے ۔ آپ قیوں کر لیں اور خرچہ کروڑوں روپیہ ان پر لگا دیا ۔
مولانا طارق بنیل صاحب فرمے نے لگے ۔ مرکز بنانے والے وہ صاحب مجھے ملے ۔ اور کہا
اللہ تعالیٰ نے لگائے سے وہی کہ زیادہ میرے ملے پر ہوا ۔

ایک شاندار دعوت کی کہانی

بنیل سے کبھی اللہ تعالیٰ کی دعوت نہیں ہو سکتی ۔ یہ مروج مذہبی نے عرب میں کوٹ
کوٹ کر بھرا ہوا ہے کہ وہ بہت تھی ہیں ۔ ہماری جماعت کی دعوت ملنے کے ساتھ ان کے نے کی
پورا انہوں نے بھرا ہوا دسڑھوں پر پڑا ہوا تھا ۔ صرف وہیہ جانی تھی کہ انہیں شیخ کے
دسڑھوں پر پورا بکرو ہوئے ہوا تھا ۔ اور کشش پہاڑی دہلی تھی ۔ درخت نظر نہیں آتا ۔ بہت

اندر سے سرخ نکلا جو کہ جھوٹا ہوا تھا سرخ نکلا تو اندر آنے لگا جیسا کہ سونے

ایک اور جگہ ایف جی کے دوست کی ایک جڑی کا۔ جیونی نوٹی تھی تو وہ ان ہانگس کا روایتی رہنما ہو۔

معلوم ہوا کہ ایک پرہیزگار اور اسل منڈائی اور کازروہ میں بھی کھانے کی ایک عود ہے

جسب اس کا پیڑ کھولتا اور دیکھتا کہ جو بھونڈا ہوا تھا کمرے کے پیٹ سے

اور محلے کے رستے سے انڈیا نکلتا۔

مولانا صاحب کی وزیر اعلیٰ سرحد کو نصیحت

ہم وہ علامہ رشید کھیل مناصب کے ساتھ خوب میں تھے۔ وزیر اعلیٰ سرحد اکبر محمد رانی مولانا کی مدد سے کرتے آیا اس نے قذافی اور مہدی نجی کوئی تھی۔ مولانا کو بہت شرم و ہشاش بودا تھا شروع ہوا تھا شروع ہوا تھا سرای قلمی قلمی کہ ہوا ہشاش بودا تھی۔ ایک شخص مولانا کے چھتری تان کر کھڑا ہو گیا مولانا نے اسے صبح کر دیا۔ فرمایا: ہوشیعت چاہیے وہ تانہ۔ ہے جو برداشت کر سکے وہ اچھا ہے۔ لیکن عام حیرت کہ ہزاروں کا مجمع ملی کے لئے بھی سب سے زیادہ اہم ہے۔ بیان نے بعد مولانا نے وزیر اعلیٰ سرحد سے باتیں کیں اور فرمایا: ایک دنیا کا اقتدار ہے اور ایک آخرت کا اقتدار ہے۔ آپ کو شرف کریں کہ نماز کو عام کریں اور ترور پارلیمنٹ میں بھی نہ آتی قریب آریں اپنے انگریزوں اور ان کے ایجنٹوں اور نوآبادیہ کے آریں۔ قرآن کا اقتدار دینی ہے مگر آخرت کا دینی اقتدار نہیں ہوگا۔

ہر سال حج کی منظوری

میں ایک ایسا چارہ خانہ کے ساتھ توجہ دے رہی تھی جس نے دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت
 رخصت کی بولی بول رہی تھی "اور اس کی جھجک میں نے محسوس کیا کہ یہ رات کھوپلی :- اس

ہستہ اس کا پتہ پوچھو گاڑی میں ایلی زبانی کور ہانش پر پھولا اس کو گاڑی میں
 بطور در پوچھتے یا سمجھتے تھے کہ اسے اس جس بلڈنگ میں ان کا قیام تھا اب ان پھولا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
 وہیں چھوڑ کر آؤ تو اس عورت نے دل سے کہا میں نہیں کہ جیسا کہ میں نے تمہیں ہر سال حج
 کرنے کے لئے کہا ہے وہاں سے کہنے پر کہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور ان اور ان کا کہانہ کوئی
 ہر سال حج کی منظور کر دیتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

حج کی منظوری

ایک شخص نے مجھ سے ایک دفعہ پوچھا کہ میں نے عید کا عہد بکرتو کہا
 کہ مولانا طارق فیس ان کے حج پر ضرور ہوگا کیونکہ تو اس کی فی منظوری اس پر چکا
 ہے کہ یا اللہ مجھے اس سے مدد سے آراوے میں اے اسے ضرور ہو تو آپ پر نظر
 پڑی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

خلیفہ مہدی کی دعاء

خلیفہ مہدی کے دور میں ملت قلم پڑ جائے تو ہمارا ایمان بھی مٹے گی
 خلیفہ مہدی ملت پر بیٹھنے میں راستہ کو سو باقہ تین نہیں آ رہی تھی ۔ ایک غلام سے کہا کہ
 کوئی کہانی سنو اس سے کہ کہ ایک وتری کہیں شہر میں بارہی تھی اس سے پاس
 رہا ایک بچہ تھا ۔ بچہ نے کہا کہ بچہ نے کھانے پھرتی رہا تھی ۔ انگل کا ہارنا دھر ہے
 جسے دوا لے کر ہاؤس حراست کرے گا جب واپس آؤں گی تو اسے اس سے دوا دے گا
 شہر کے پاس کے کوئی اور اپنے دعا مانگا کیا شیر سے کہا کہ تو انھیں سے کہہ دے کہ وہی ہے تو اس
 نے یہ بچہ اپنے سر پر بٹھال لیا ہوں ۔ وتری اپنے سفر پر چلی گئی اس دوران اس کا بڑا مقابہ ہوئی
 اسے بچہ کو اٹھ کر لے گیا وتری جب اس سے واپس آئی تو شیر سے بچہ واپس لینے لگی تو اس نے
 کہا کہ میں زمین کی خلعت و کر ملک ہوں ۔ لیکن جہاں اوپر سے خلعت نہ دوا مان گیا کہ
 ملک ہوں ۔ ہے کہ ہوں ۔ زمین کے معاملات کی ذمہ داری ہے لگتے ہوں ۔ لیکن آج کی

ملاقات میں یہ بات ہوئی کہ جب سفیر مہدی نے یہ کہانی سنی تو اسے
بھیروں نے خوب دلیلاں پیش کیں اور قلم اُتار دیا۔

ایک سفیر کا سہ روزہ لگانا

مولاناؒ نے کہا کہ پاکستان میں کچھ مایوسہ ہیں کہ دور میں ان کی باتوں میں اظہار
نہیں ہوتا۔ انہیں کہہ کر شکایت پکارتیں کہ مہدی کی شہرت سے میں ایک اعلیٰ درجے
پر پہنچ گیا اور اسے برا ہی کہتا ہوں اور میں نے اس میں دن لگائے۔

مولانا صاحب کے مزاج میں غریب پروری

میں نے مولانا صاحب کی پہلی ملاقات سے مراد میں غریب پروری بہت دیکھی ہے
جہاں سے بعد میں پراگش ہوئے۔ مولاناؒ سے ملاقات کر رہا تھا اور مولاناؒ نے پراگش کو فرما رہے
تھے کہ آپ وہ وطن صرف میں رہتے ہیں جہاں کہ یا اللہ! مجھے سمجھ دے کہ میں حکومت کیسے
چلاؤں؟ اسی دوران میں ایک غریب آدمی آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لوگوں نے اسے
دور کرنے کی کوشش کی لیکن مولاناؒ نے اسے چاہیو۔ اس سے محبت کی۔ اور اس سے وعدہ
کیا کہ وہ جہاں میں میرا نام ہے وہاں رہے گا۔

بلندیِ اخلاق

مولاناؒ نے یہ کہنا تھا کہ میں نے کبھی اللہ کی پامری سکول میں پڑھائی
تھی کہ ان کا حال میرے کاموں کا تھا۔ ان پر کسی نے قبضہ نہ کیا۔ کسی طاقتور آدمی نے کہا کہ
میں کافی کر دوں۔ انہیں کہے کہ نہیں کہ تبلیغ پر کام ہو جائے گی۔ یہ بلندی ہے اخلاق اور
دورانی۔

حضرت کے ملفوظات

1982ء میں پہلی بار حق پرانہ مولاناؒ میں نے وہاں حضرت جی کے ملفوظات

نوٹ کئے .. خاصہ ہی نظام کا کوراہی (امت کی اصلاح کے گرد گھومتا ہے لیکن مولانا الیاس نے اسے عالمی بنایا کہ چوری امت کا غم کو کوئی شخص بغیر غلے کے مر گیا تو نہ لٹ گئے۔ کوئی بے ایمان چلا گیا تو وہ اسے اندر دلائے ایک مسلمان کا بغیر غلے کے مر جانا .. ساری کائنات اس کی کو پوری نہیں کر سکتی۔ ایک مسلمان کا گلہ کے ساتھ مر جانا .. ساری کائنات کے خزانے اس کا حامل نہیں کر سکتے ..

تین دن اور تیس سال کے مجاہدے

میرے استاد محترم مولانا غلام شاہ صاحب ایک دفعہ فرمانے لگے کہ تیس تیس سال کے مجاہدے میں جو لوگ حاصل کرتے ہیں تین دن کا لکیر .. اس راستے میں وہی کچھ مل جائے گا ..

اللہ تعالیٰ پر اعتماد کی حد

ایک دفعہ مولانا فرمانے لگے کہ میرے ہاں اس کا ہر ماہ تقریباً 4 لاکھ روپے خرچ ہے .. جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا چلا رہے گا .. اور جب نہیں چلے گا پھڑ دوں گا .. کسی سے سوال نہ کروں گا .. اور حرام ذرائع اختیار نہیں کروں گا ..

اپنے مقصد کے حصول میں ناکامی

میں جب لاہور میں پڑھا تھا .. میرا دم سیٹ تھا .. سیرک کے بعد گورنمنٹ کالج میں چلا گیا .. 22 سال بعد پڑھا کہ میرا دوست بڑا میوزیکل انٹر وینٹ کا جارجین بن گیا ہے ایک دن اس سے ملنے گیا .. بڑی محبت سے ملا .. کہنے لگا .. اس مقام تک پہنچنے کے لئے بہت کوشش کی .. میرا مقصد دولت .. عزت .. شہرت تھی .. میں نے پا لیا .. لیکن 22 سال کے بعد آپ کا بیان سننے کے بعد پڑھا .. کہ میں مقصد کے انتخاب میں غلطی کر گیا .. 22 سال کے بعد طارق جمیل کہاں کہاں ہو رہی کہاں .. ؟

1980ء میں یہ نماز میں چار سو سال سے کاوش میں اڑھائی چڑی

نہ نہ مسجد آج میں نے پوچھا جیسے ہا ؟ کہنے کا پتہ نوں کی جماعت آئی تھی
 ہم سب بات نہیں کی مسجد میں زور کی آوازیں آئیں تو ہم نے چار سو سال کے لوگ رو
 رہے تھے اور روزانہ سے ہم نے کہا کہ کون رو رہے ہو ؟ کہ تم نے ہماری بات
 نہیں کی ہمیں بات کرنے کا سبب نہیں آتا ۔ ہم نے کہا بات ملنا ہم نے بات
 نہ تھیں ان میں پہلی جماعت تھی پورے گاؤں کا کٹھن بدل گیا ۔

ان پڑھ جماعت سے فائدہ

عام طور پر ہم پڑھتی جماعت (مدرسے) ہیں ۔ میں میں تکمیل کراتے ہیں
 میری کتاب میں تمام ان پڑھ تھے ۔ ایک جوان باقی کی میز پر ہے ۔ اوپر ہے دروازہ
 نہ تھے روز ہوتے کوئی چہرہ تھا میں سوچتا کیسے بیٹھوں گا ؟ کیونکہ
 انہوں نے نہ سنے نہ پڑھنا سکتے ہیں ۔ حقائق میں ذوق کو کتنے نہیں سمجھتے ۔ میں
 ہم کا نہیں سمجھتا جو فائدہ ان جماعت میں ہوا ان کیسے نہیں ہوا مجھے بیان تعلیم
 اور محنتوں میں غامض اور کچھ آئی ۔ کہ سارا دن محنت میں لگے رہتے تو کام میں جاتے

کا

معلومات کی طرف ذہن نہ چلے جائیں

ہوئی احمد حسن صاحب نے ایک اعلیٰ پیرایہ ان میں سے پوچھا کہ میں کیسے تھا ؟
 کہنے لگا ۔ اعلیٰ محسوس ہوا کہ ان کے ذہن معلومات کی طرف نہ چلے جائیں ۔ اس وقت مجھے محسوس
 نہیں ہوئی کہ ان کے بعد یہ بات محسوس ہوئی کہ انہوں نے درست کہا تھا ۔

ایک عرب کی چڑھائی

میں عربوں نے کمرے میں بیٹھا تھا ۔ ایک عرب نے میرے اوپر چڑھائی کر لی ۔

محولہ دو گھر کے سامنے کمری ڈال کر بیٹھ گئے۔ رات دو بجے تک وہیں بیٹھا رہا۔ آخر کار
نہیں سنے اور اتر بھولا اور گلے شکوے روز گزارا رات دہینے کا وعدہ کیا ایک دو تے
نے یہ محنت بوری ہے اور ایک سنتے اگر چھوٹ جائے تو خاک اور خیال کتنا رکھا پاتا
چاہیے ؟

مولانا صاحب کا تبلیغ میں پہلا ارادہ

ابھی میں تبلیغ سے واقف نہیں تھا جماعت والے مولوی مشت کرم ہے تھے
بہیں مسجد میں لے گئے۔ بیان پھان نے کیا مرد اور بیستہ دونوں زبانوں میں ٹوٹا
پھوٹا رہا ہنس ہنس آروٹ پوٹ ہو گئے اور لپٹے پٹے آخر تک بوڑھا پھان کہتے
کہ اٹھو اور ارادہ کرو میں بے شکل اٹھا۔ دو سرے پاؤں اور کندھے دبا رہے
تھے۔ پوچھا کیا تمہیں ؟ کہا جو چاہتا ہے مجھے ہم بھی نہیں تھا کہ کیا تصور بنا
ہے۔ اس میں پھان نے بہکی، غصہ نہ کی، اندکھڑا کر دیا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو وزیر اعظم بنادے

مولانا ایک دن فرما نے تھے۔

نہی ہو ایک اجتماع میں میرا بیان ہو۔ بیان کے بعد ایک شخص ملا کہ میں نے
حرم میں آپ کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو وزیر اعظم بنادے۔ میں نے کہا آپ نے
میرے لئے دعا کی ہے۔

تمام طبقات صرف دین پر ہی اکٹھے ہو سکتے ہیں

ہر سب ڈینے ہوئے تھے۔ ہارڈ خانہ ان کا بڑا چوہدری افضل تارڑ۔ ہر سب ایک صدر
پاکستان کا سہمی ہے مولانا سے ملے آیا۔ بڑی محبت اور حقیقت سے ملا۔ مولانا نے
چوہدری افضل تارڑ کا راز بتایا۔ فرمائے لکھ کر۔

ایک دفعہ حافظ آباد کی بار میں بیان تھا ۔ قمر و لکھنؤ موجود تھے ۔ پوجہ کی فصل
 ٹانہ لگی تھا ۔ بیان سے خوب متاثر ہوا کہنے لگا کہ میں نے پندرہ دن کو انہی کو دیکھا تھا۔
 وقت دیں میں نے وقت ۱۰ دیا میں نے سمجھا کہ چھوٹے دن کے ۔ جب
 میں بیان کے لئے پہنچا تو حیران ہو گیا ۔ ہر طرف سبز لگے ہوئے تھے ۔ بارہن کا مجمع تھا
 اور نظیر بیست خاندانی فرق کے قمر و لکھنؤ موجود تھے اور یہ قمر و لکھنؤ جب بھی ہوں
 مے صرف دین کے اوپر ہو سکتے ہیں ۔ کبھی رنگ اور نسل ۔ ناعدان اور سیاست پر اکٹھے
 نہیں ہو سکتے ۔

اردن کی مستورات میں پردے کا رواج

1991ء میں اردن میں تشکیل ہوئی ۔ وہاں مستورات میں بیان ہوا ۔ پہلے
 70 عورتوں نے پردہ کا انکشاف کیا ۔ پھر آہستہ آہستہ عورتیں ذریعہ بین گئیں اور پردہ کا رواج چل
 پڑا ۔ اور اب اردن میں عورتوں نے پردہ کو ناشر انا کر دیا ہے ۔ وہاں میرا عورتوں میں جب
 بیان ہوا ہوا تھا تو عورتوں کے دہانے کی آوازیں آرہی تھیں ۔

مولانا عبدالرحمن جو پہلے بس کنڈیکٹر تھے۔

میرے استاد حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب راے دہ کے بہت بڑے استاد تھے
 یہ پہلے بس کنڈیکٹر تھے ۔ تبلیغ میں لگے۔ 35 سال سے زیادہ عمر ہو گیا ۔ یہاں روئے دہ
 میں بیٹھے ہیں ۔ استاد محترم کہتے تھے کہ میں سوچتا تھا کہ کیلی کلاس میں مراد کے بیٹے
 ہیں ان کے پاس تو مال ہو گا مجھے کون پوچھے گا ؟ لیکن ان میں آٹھ۔ نینیں گھل گئے اور
 اللہ تعالیٰ نے مجھ سے آخرت کا کام لے لیا ۔

اپنے ہونٹ سی لئے

1984ء میں مجھے حضرت مولانا حمید احمد نانائی سے فرمایا تھا کہ اپنے ہونٹ سی

اسے انہی کی حمایت اور نصرت بیان نہ کر سکتا تھا۔ 2002ء ہو گیا ہے۔ میں نے

مولانا صاحب کی ترغیب پر ایک ارب کا سود قربان

میں نے سوچا کہ اگر آپ صرف افسانہ بنائے، نہ کہ توفیق الہی کہ اپنے کاروبار میں سود کو ختم کریں۔ ایک ارب روپے کا سود تھا۔ ترغیب الہی کہ فضائل طریقہ نہ کریں۔ سود پر ہمارا دھڑ بٹل نہ کرے۔ کاروبار نہ ختم ہو۔ پھر ان کی جانی کی تفصیل سمجھا کر حق تعالیٰ کا صاحب کے پاس بھگوانی۔ تین سال میں سود ختم کیا۔ انہوں نے تمام ارب کا سود کی اصلاح کی۔ آخر مفتی صاحب نے سمجھ دیا کہ یہ بازار وہاں سے ایک ہے۔ ان کے پاس جائیداد، تنہائی ہے۔ یہ وہی کے سود ختم کر کے ایلو ہے۔ اب ان کے سود ختم کیا، بات میں شہرہ دیتے ہیں۔ کہ اس سے پاک کاروبار کے لئے ہم وقت مشورہ دیتے۔ اور سود سے ایک صنعت چینی جاسکتی ہے۔

ادگی سے رائے و نڈ تک پیدل چل کر تین چلے لگانا

ادبیت کی مثال کی بنیاد مل نہیں۔ قرآن میں۔ بقدر جدہ اور اللہ تعالیٰ کا ضمیر ہے۔ انراں کی بنیاد مل سوتا تو افریقہ میں تبلیغ کا کام نہ ہو سکتا۔ وہیں قربت ہے۔ "چلانا" میں تبلیغ کا کام نہیں ہو سکتا۔ وہیں قربت ہے۔ اور اس کا سوا ذوق نہ تھا۔ شاہ صاحب نے "چلانا" میں "انہی" میں "انہی" سے ایک پختہ کرنے کا حکم 6-10 دن پہلے پتہ چلا۔ ہمارے سر جو چلے گا تھا۔ ان کا سنی بنیاد جدہ اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ انہی میں ہم نے "انہی" کو دے دیا۔ ان کو کاتے ہو جگہ بننے آئے۔

حضرت صحیح یافتہ صرف حاجی صاحب رہ گئے ہیں

انہی کے پاس ایک توفیق الہی ہے۔ اور اعلیٰ کی۔ مولانا جمیل

کراؤ۔ اس لئے مجھے تھوڑی سی سلسلے سے نسبت ہے۔ جب یہ مفقود صاحب نے پاس پہنچے حیران کن بات یہ تھی کہ صاحب نے عالم میں خود چل کر آئے۔ انہوں نے ہل کر پٹے تھے اور سنے یا بول نہ کر سکتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے نسبت میں مولانا طارق جمیل صاحب کو وقت دیا۔ کچھ دیر تک رہے، معلوم کیا کہ زونیا لڑا۔

مولانا الیاسؒ کی شفقت

ایک عالم تھے تبلیغ میں وقت اکابر جمع کیا۔ زونیاں لڑ رہی تھیں۔ جس وقت میں تکفل ہوئی ایک بیوا بچی کی ہستی میں گئے۔ انہی نے پھر میں "نور جہاں" ہو گئے۔ چار دن بعد مرکز کھلم کھلا مالدین آئے تو لوگوں نے نفرت کی۔ حضرت بقی نے استقبال کیا۔ انرا سیکھ پھر گئے۔ دوبارہ جیسا ہی ہو گئے۔ حضرت بقی نے معافیوں کو ڈالتا۔ ان کا استقبال ہوا۔ آخر ایمان ملا۔ رہا۔ پھر ایک کے در ایمان برصورت آتی ہوئی۔ "آقہ مرزا بیگم مالدین میں تھی۔" یہ شخصیت مرکز کھلم کھلا مالدین میں چوری کرنی۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کتا نہیں۔ حضرت نے فرمایا میں تو چوراں کے لئے بھی بیٹھتا ہوں۔

منہ پر تعریف

مولانا طارق جمیل صاحب فرماتے تھے کہ:

میں نے اب شکایت کوئی دیکھا ہے جو اپنے آپ تعریف کرنے سے منہ پرانی۔ اسے اپنے ہیں۔ ایک مولانا عبدالحق اور دوسرے مولانا صاحب صاحب۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے وہم و گمان سے زیادہ دیتا ہے

1984ء میں چٹانہ میں تھوڑی سی جمعیت تھی۔ شیخ زکریا کا، احمد محمدان آباد۔ ساتھ

ساتھ تھا۔ ہم مسجد مہاربت خان سے دوسری جگہ جا رہے تھے۔ ایک سال کی۔ بارہ، کتبہ

تھا "اللہ واپار" شیخ رحمان نے سوکا نوٹ دے دیا۔ دو اٹنے 2 نے ٹوٹ کی توقع نہیں کرتا تھا خوشی سے اچھل چلا اور بھاگ گیا کہ کہیں واپس نہ لے لیں۔
اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندہ کو اس کے ٹکٹن سے بڑھ کر دیتا ہے۔

کمزوروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہے

ایک لڑکا رشید احمد چارسدہ کا جس کے ہاتھ پاؤں نیچے تھے رائے ونڈ کے مدرسے میں داخلے کے لئے آیا اس کو داخلہ نہیں دے رہے تھے مولانا احسان صاحب نے فرمایا اس کو رکھ لیں اس کی وجہ سے مدرسے میں حرکت ہو گئی۔ وہ بچہ نہیں سکتا تھا تو اس میں کھٹکتی تھی عالم بیتے کے لئے آخری سال میں انتقال کر گیا۔ کمزوروں اور معذوروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہے۔

حاجی صاحب کی مولانا کو نصیحت

حاجی عبدالوہاب صاحب نے مجھے خبر فرمایا کہ مولانا یوسف نے فرمایا صحت مانگتے رہنا بیماری بخدا دیتی ہے۔ عافیت مانگتے رہنا بعض ہولناکیاں معاشی مسائل لوگوں کو بخدا دیتے ہیں۔

کرکٹر کے ذریعہ سے قاری محمد حنیف کی وصولی

انضمام الحق کرکٹ والا نے قاری محمد حنیف صاحب کو (خیر الہ اس والے) وصول کیا اور انہوں نے تبلیغ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقت لگایا۔

کرکٹ والوں کی وصولی

سعید انور کرکٹر کے پاس ذوالقرنین کرکٹر نے خوب کھینیں کیں۔ صحت کی ۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے راستے پر لگا۔ پھر اس نے انضمام کرکٹر کو وصول کیا۔ سعید انور نے مجھے ایئر پوسٹ پر دیسیو کیا جس حیران ہوا کہ اس نے پکڑی باندھی ہوئی تھی۔

ہم اپنی تہذیب بھول گئے

گلبرگ لاہور میں ایک سکول جدید طرز کا بہت چلتا تھا۔ میاں بی بی پنحدہ بیس کی طرف اہل
 ہوئے انہوں نے بچوں کے لئے شلوار قمیص لازم کر دی اور بیچوں کا کارڈ لازم کر
 دیا۔ بڑا دشمن سے آٹھ سو بیچوں کو دھمپن نے بنایا۔ برو قوم اخلاق میں اتنی پست ہو چکی
 ہو اپنی تہذیب بھول چکی ہو۔ بھولے بچوں کو کمالی بندھوا کر یہ تربیت دی جا رہی
 ہے اور انہیں بتائے بغیر کافر کا لازم بنایا جا رہا ہے۔

ادھر گجرات کا تاملور جھنڈے کی بدلتی برداشت نہ کر سکا اور تپ افشا کیسی بے حس
 امت ہے۔ جو لباس اور شکل میں حضور ﷺ کی حد کی اختیار کر چکی ہے۔ ہمیں احساس
 نہیں۔

دنیا کے لئے قربانی دینی آسان..... دین کے لئے مشکل

اردن سے ایک انجیز آ رہا۔ جب چارہ دو کی بات ہوئی تو جی نے کہا مجھے طلاق
 دے اور بچہ ساتھ لے جا۔ دے باپ نے کہا کہ ہماری خدمت بڑا جہاد ہے ہم کہاں
 جائیں؟ تو پریٹن تھا کہ کیا کروں؟ آخر کویت آیا وہاں سے ٹیلی فون
 کیا کہ اس کیلئے میں تین سال کے لئے بھاری معاوضہ پر نوکری مل رہی ہے میں سوچ رہا
 ہوں چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جنہوں نے بیوی ہے کازمے ماں باپ ہیں ان کا
 کیا ہے گا؟ سب کہنے لگے اللہ و اللہ و اللہ و اللہ ہے جس چیز کے قطع کھٹے ہوئے ہیں اس
 چیز کے لئے دھنا آسان ہے۔

چلی میں مسلمانوں کی حالت

ساتھ افرتہ بانا ہوا بحر بلی کے ملک گئے پچھلے ساتھ برس سے مسلمان
 داخل ہو رہے ہیں چہ چاہا ہاں صرف چند سو مسلمان ہیں باقی سب ہم نامیے اور

اس معاشرہ کا حصہ بن گئے۔ دراصل کسی نے دعوت نہیں دی اور گورنوں کے اختلاف نے انہیں اسلام سے دور کر دیا۔

پچھلے سال یعنی 2000ء میں ایک جماعت ہمارے جوئے آئی۔ پتہ چلا ان کی محنت سے 800 آدمیوں کو پورا قبیلہ اسلام میں داخل ہوا۔ جب محنت ہوگی تو ایسا ہو

دنیا کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار

آغا حسن عابدی حبیب دینک میں ملازم تھا۔ اس نے یوٹیلٹی بینک بنایا۔ دن رات محنت کی آخر بیوی نے کورٹ میں دعویٰ کر دیا کہ چھ ماہ قبل نہیں دکھاتا۔ اس نے کہا: دانا کا منہ نہیں چھوڑ سکتا۔ بیوی کو حلاق دے سکتے ہیں۔ ۱۰۰ روپے چھیدا۔ نے کے لئے بیوی چھوڑنے کو تیار تھا۔ ہم دین کے لئے بیوی تو بیوی مگر عی نہیں چھوڑ سکتے۔

امت میں دین کی طلب

ایک دفعہ کوٹ موہن ضلع سرگودھا میں کلہر کے بعد بیان ہوا۔ ستورات کا بیان تھا۔ مغرب کے بعد ستورات کی ایک بس پہنچی کہ ہم سے پہنچے ہیں۔ اچھے وقت تکلیف تھی۔ کہنے لگے کہ چان بھرنا نہیں۔ میں نے معذرت کی کہ ہمیں لگا کہ پہلے سنتے آئے تھے۔ اب سننے والے ہیں تو سنانے والا کوئی نہیں۔ بات دل کو آگئی اور مستانک بیان کیا۔

جہاں کی دعوت چلتی ہے وہیں کا اثر لیتے ہیں

ہر گزنی میں سفر کر رہے تھے۔ پلاننگ سر جن ڈاکٹر نے مائیکل ہیکسن کے بارہ میں دلائل بتایا کہ وہ برصغیر کی سرپرستی کرتا ہے۔ تیس ہزار کی گزنی میں کے بعد کے گلے میں ہندو ہے۔ آواز بجلی کرنے والی گولیاں کھاتا تھا۔ جنسی نظام کا کاروبار کیا۔ ڈاکٹر صاحب کہنے لگے: میں نے جان ایک ڈاکٹر کی آئی کہ میرے بھوت پھٹے کر دیں۔ پھر فیشن بدل گیا کہ اب

سوئے کر دے جس طرح کھن کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح سارا سامان شرمہ ساہا سال سے دین کی بات نہیں سنتا اس لئے یہاں کی دعوت مہنتی ہے دین سے اثر لیتے ہیں اور جب بات سنتا ہے اثر تو ہوتا ہے لیکن ماحول غالب رہتا ہے ۔
 راوی : آنور ذوالوں کا گھر 70 کنال میں باغ اور مکان ہے پانچ سو عورتوں نے ہندی میں فیصلہ کیا کہ اب یہ وہاں نہیں ہوگا کیونکہ ان کا گھر اندھنی ہے جس نے ان کے گھر پر کر دیکھا ان کو پورا پورا پکاس پکاس بڑا دکھتا ہے دین کا، حول ماحول ماحول بدل گیا۔

مولانا سعید احمد خان کے ساتھ چھ برس

مولانا سعید احمد خان کے ساتھ چھ برس گزارے ان کے ساتھ تیرے لکھات، عجیب تھے اخلاق انہیں سے لکھا ۔
 حاکم مہدالو باب صاحب نے فرمایا تمہیں علم ملے گا دعائے اور دعا ملے گی خدمت سے اور خدمت سہمی تجھی کی اور ہم خدمت کرتے ہیں کہ شاید کوئی پچھا ہو اہل جائے ۔

ہر کام ترغیب سے کریں

ذیوزیری ملھینڈ میں ایک طالب علم کو تجھی سے پڑھایا عرب گھرانے کا تھا ۔ حفظ کے بعد پہلے شیخ کرائی اور اذہمی شاہ میں ڈال کر اس کو بھیج دی پوری دنیا میں ترغیب کا کام ہو رہا ہے تبلیغ کا کام ہونے سے نہیں ہوگا واقعی ضرورت نکل جاتا ہے ترغیب سے فخر پنا چڑا ہے فرق یہ ہے میں اپنے حق پر پھلتی پڑتی ہے وہاں لڑکے کے حق پر ۔ بالآخر حفظ کرائیں وہاں ترغیب دے کر حفظ کرائیں بچوں کو داریں مست بلکہ ملکی حق کریں ۔

مولانا صاحب کی کرکٹ والوں سے بات

مولانا کرکٹ والوں سے بات کر رہے تھے۔ فرماتے تھے:

نہیں کہیں ہیں۔ تو یہ رسالت اور شہادت۔ بلکہ ان سے اور
بوشہ شیطانی تر ہے۔ ایمان کے بے سے قویہ آفت اور رسالت کو پاتا ہے۔

ایک عالم کو سال کی دعوت

ہماری تخیل منجھو۔ میں ہوئی ایک بہت بڑے عالم سے ملنے ہوئی۔ ان سے
دست ملی تو میں نے ایک سال کی دعوت دی کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے میں لگا
دیں ادائی مصروفیات پیش کرتے رہے اور میں درخواست کرتا رہا کہ فرام واپس
آنے کیلئے چنا کرتے رہے۔

سہ روزہ کی برکت

علم کے ایک جوان نے سہ روزہ کا ارادہ کیا لیکن سہ روزہ چل چکا میرے پاس
آپاک میں نے خواب دیکھا ہے کہ اس کا سال حال دیکھ میں ہے فرشتے جہنم میں
ٹھہرتے ہوئے لے چ رہے ہیں نہیں اسی اثنا میں ایک ہاتھ آیا اس پر نہیں کہہ سکتا تھا
راجہ 49 نمبر نہیں کو 49 نمبر سے ضرب ہوئی۔ فرشتوں نے کہ یہ کامیاب
ہے اور مجھے ہمت کی اجازت دے دی تھی۔

ایک جادوگر کا واقعہ

بھائی مجھ میں نہیں آ رہا کہ جو دو اور میں سال کی دعوتی ایک ڈانڈ تھا روایک ملت
نی ایک ہزار افراد میں لیا کرتا تھا دنیا کے بڑے بڑے سکنوں میں اس نے پراگرام ہونے
تھے عرب کا شہر اور اس نے سفر کے ہوئے تھے شاپلین اور یہ نہیں کیا عجیب چیز تھا
رو تو میں بھی اس نے بہت سی چیزیں دیکھا ہیں تو ایک دن جھولی لڑکے کے بعد میرے
پاس آ کر کچھ کا سیر۔ شیطان آیا تھا میرے پاس اس نے بڑھ کر روئے لگا۔ لہجے
کا اظہار کی راہی اس نے لہذا ہر کہا ہوا۔ اصل نام میرا ظہور ہے وہ عبدالقادر

میرا انی انی اس سے تھا۔ جس میں بی۔ جس میں کدو کی۔ اور کام چور۔ اور تھوڑا نیٹے
 کا۔ کراچی سے ریشیہ خان سے۔ پان آؤ تھا اور تہہ۔ ہاتھ۔ کرا۔ اور ان تہہ۔ جس میں انی
 دوسری کو پانچ۔ انت میں توڑا۔ تو میں نے اس سے کہا۔ جس میں میں نے بھوت کو کھانا
 ہے۔ اب کچھ ان کی کو بھی کڑے۔ اور آٹے کھوتے آتے ہیں۔ بہت تو تھوڑی تھیک ہے
 کہ کچھ عی میں کھاتے ہیں لیکن بھر جلدی کیا ہے۔ بعد میں تو پھر کر لینا۔ یہاں آئے۔ اور
 ہے کہ ابھی جلدی کیا ہے۔ پھر تو پھر کر لینا۔ اس میں بہت سے بھوت تو پنے سر پر تے
 ہیں۔ دوسرا انی نہیں ہے تو پکا کیا کھانا۔ اور کڑوں کا تو کھوت پنے بی۔ انی تو پ
 کا کیا کھانا۔

مولانا طارق جمیل اور ان کا بھائی

دینی کوئی کتاب پڑھنے سے چم نہیں مٹا۔ اور چاہے اس کی انتہا ملک پہنچے اور اس نے
 اصل میں غلط چہ پہنچے۔ پڑھے ہوئے بھی جو تپاں مٹا تے مٹرتے ہیں۔ جب میں راستہ
 میں پڑھا تھا تو میرا چھوٹا بھائی میڈیکل کالج میں پڑھتا تھا۔ جب میں بھی گھر جا تھا
 مجھ سے کہتا تھا کہ آپ کے مستقبل کے بارے میں بڑی فکر ہے۔ میں اس سے کہتا تھا کہ
 اپنی فکر کر۔ مسجد میں ایف۔ ڈی پڑھ رہا ہوں نہیں تے۔ جب وہ دفینے ہو گیا تو اس کو کوئی
 خازن مت نہیں ملی۔ جو تپاں مٹا تے کہ۔ تو کہتے کہ اب کچھ اب اپنی فکر ہے۔

دنیا میں دگر پڑ حاصل کرنے کے بعد چم نہیں مٹا۔ اور اس میں اللہ تعالیٰ کی کتاب
 اور کرم سے گا۔ اور مسجد میں پڑھ کر پڑھنے لگا تو اس باب کے پیچھے سرے سے اللہ تعالیٰ
 ہو گئے۔ ہائے۔ جو تو مہربانی صوفیہ عالم ہو بھی رہتا ہے اور ہم بلا کوئی عت نہیں اس
 لکن۔ اور صوفیہ میں۔ جس کا طور طریقہ کی زندگی میں ان کھتی ہے۔
 وہ انہیں پڑھ کر غلام بنائے۔ تاکہ وہ بھی اللہ کی ہے۔ میں اور چھوٹا بھائی بہت دوست
 تھے۔ اور جو انیس اس کے سات ہیں جو آسمانوں میں رہتا ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کا
 ان نے پڑھ میں ہے۔ ان میں ان کو کوئی شے نہیں۔

زندگی ہر لمحہ گھٹنے سر پہ 22 سال کی عمر میں ایک چھوٹی سی عمر گذری تھی مگر زندگی بھر کی زندگی
اور وہی ہوتی رہی۔ ایک نئی دنیا، ایک نئی عمر، ایک نئی زندگی۔ ایک نئی زندگی کا مقصد کوئی اور
یوں ہے، اب انہی میں سے۔

پھر اس نئی زندگی میں، اس نئی عمر میں، اس نئی زندگی کا مقصد کوئی اور
تہے۔ پھر اس نئی زندگی میں، اس نئی عمر میں، اس نئی زندگی کا مقصد کوئی اور
یہ ہے، اب انہی میں سے۔

یہ نئی دنیا، یہ نئی عمر، یہ نئی زندگی۔ ایک نئی دنیا، ایک نئی عمر، ایک نئی زندگی۔
یہ نئی دنیا، یہ نئی عمر، یہ نئی زندگی۔ ایک نئی دنیا، ایک نئی عمر، ایک نئی زندگی۔
یہ نئی دنیا، یہ نئی عمر، یہ نئی زندگی۔ ایک نئی دنیا، ایک نئی عمر، ایک نئی زندگی۔

یہ نئی دنیا، یہ نئی عمر، یہ نئی زندگی۔ ایک نئی دنیا، ایک نئی عمر، ایک نئی زندگی۔

یہ نئی دنیا، یہ نئی عمر، یہ نئی زندگی۔ ایک نئی دنیا، ایک نئی عمر، ایک نئی زندگی۔

یہ نئی دنیا، یہ نئی عمر، یہ نئی زندگی۔ ایک نئی دنیا، ایک نئی عمر، ایک نئی زندگی۔
یہ نئی دنیا، یہ نئی عمر، یہ نئی زندگی۔ ایک نئی دنیا، ایک نئی عمر، ایک نئی زندگی۔
یہ نئی دنیا، یہ نئی عمر، یہ نئی زندگی۔ ایک نئی دنیا، ایک نئی عمر، ایک نئی زندگی۔

پروفیسر کے کتے کی کہانی

ایک پرانے زمانے کے ساتھ جو گذری ہوئی تھی، اس کا زمانہ ان کو چھوڑنے چلا گیا۔
ایک زمانے کا وقت، ایک زمانے کا وقت، ایک زمانے کا وقت۔ ایک زمانے کا وقت، ایک زمانے کا وقت، ایک زمانے کا وقت۔
ایک زمانے کا وقت، ایک زمانے کا وقت، ایک زمانے کا وقت۔ ایک زمانے کا وقت، ایک زمانے کا وقت، ایک زمانے کا وقت۔
ایک زمانے کا وقت، ایک زمانے کا وقت، ایک زمانے کا وقت۔ ایک زمانے کا وقت، ایک زمانے کا وقت، ایک زمانے کا وقت۔

ایک زمانے کا وقت، ایک زمانے کا وقت، ایک زمانے کا وقت۔ ایک زمانے کا وقت، ایک زمانے کا وقت، ایک زمانے کا وقت۔

نی اور ہمیں بھائی کر

”تم تو مجھ سے بھی بچے تڑپے ہو۔“

نویس صرف رولی کھا۔ نے والے مالک سے واپس لیا۔ میں تو ٹھنڈا ہوا۔۔۔ نے
انسان بنایا۔ ہم باطل تھے۔ بندہ تھے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے سسمان بنایا۔

عورتوں کی آزادی

آئن کل یہ غور خوب لگ رہا ہے کہ عورتوں کو آزادی دی جائے۔ خدایتی بات ہے کہ اب
عورت آزاد ہو گئی تو مردوں کی خوب نظر خراب ہوئی۔

اگر 1972ء میں ایک آدمی مرد ہے ایسے کتنے اس نے معاشرے کی آزادی پر
کتاب لکھی کہ انسان کما۔ نے میں آزاد ہے چاہے عورت تو آزاد نہ ہو۔ شراب چکر
کمانے جو اٹھیں کرنا ہے جس طرح کمانا ہو کمانے۔ اب یہ دو آزادیوں کا نام
میں آگیا۔ عورت آزاد ہے مال کے کمانے میں ہم آزاد ہیں۔ (یا گھر یاں کا خرا ہے)
اس آزادی کا آخری روپ کیا ہوا کہ عورت صرف چادر پہن کر کونسلر سے پر تیا۔ نہیں تھی دو
400 آدمیوں کی قادی کر رہی ہے اور ہر ایک کو سنسلا سنسلا کر کہہ رہی ہے۔ Water (یاں)
1 ea (چائے) یہ آزادی ہے یا وہ آزادی۔

اب 400 انسانوں کی ہوسٹل نظر میں اس پر چڑ رہی ہیں اور وہ کبھی اور بھر گئے
رہی ہے کبھی اور بھر بھاگ رہی ہے کبھی کھا رہی ہے کبھی پئے رہی
ہے اور یہ لڑائیوں میں شراب بھی دیتے ہیں پھر جن کو چڑھ جاتی ہے وہ خوب کس خپارو
چاٹتے ہیں۔

انگلستان میں یہ سروے کیا گیا کہ 1792ء کا نظریہ ان سے باتوں وہ تو انہیں۔ 2000ء میں
انگلستان میں سروے ہوا کہ آپ کھانا کھاتے ہیں یا آزادی پہنتی ہیں تو 98% نے کہا کہ اگر
لونا پاہنتی ہیں لیکن بھوکا کریں۔ میںیں خاوند بھر ہیں۔ یہاں ہا یہ بھر ہیں۔

ایند میں ایک لڑکی کمر کی بڑھی پر بھی دو رہی تھی۔ کسی نے چاہا تو انہوں نے وہی

ہوئے۔ نتیجہً کسی بصر سے باپ نے کچھ گھر سے نکال دیا ہے۔ دو کہتا ہے پہلے کرایہ تنگ کرنا،
 کچھ کہتا ہے۔ ہاں تو وہاں اس آزادی کا تکیہ پہنکا کر عورت کو خاندان سے نکال دیا اور خاندان کو بڑی نہیں
 مٹی وہاں سنا ہے۔ آپ نے تمہیں صرف ایک شکل باقی ہے محبوب اور محبوب۔
 باب تک محبوب کا کوئی نہیں بھرا۔ اگر کا نفع دیتی ہے۔ اور اب دل بھر جائے
 بننے سے استعمال شدہ اوراق کی طرح پھینک دیا جاتا ہے۔

مولانا جمشید صاحب کا تقویٰ

میں ایک دفعہ مولانا جمشید صاحب کی خدمت میں شہد لے کر گیا۔ یہ سیر سے آئے
 ہیں، میں ان کے پاس رائے دہن میں پڑھا تھا۔ مجھ سے کہنے لگے، کہاں سے لاتے ہو؟
 میں نے کہا، میرے اپنے بارگاہ ہے۔ مجھ سے کہنے لگے، تمہارے باپ نے زمین میں سے اپنی
 بیٹوں کو حصہ دیا ہے۔ بات شہد کی ہے اور مجھ سے باپ کی اور امت کا پورا حصہ ہے جس میں
 نے، اور صرف وہی بھائی تھے، انہیں ہی کوئی نہ تھیں۔ پھر کہنے لگے، تمہارے دادا نے اپنی بیٹوں کو
 حصہ دیا تھا۔ میں نے کہا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تکلف دیا ہے۔ آپ بھی مجھے ان کا ہی تکلف
 نہیں دیتے تھے۔ اچھا اچھا ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ پھر کہنے لگے یہ جو کچھ کہتا ہے وہ
 صرف شہد ہی ہے۔ میں کو آخرت کا خوف ہے، وہ ایسے تحقیق کرتے ہیں۔

ایک لطیفہ

ہرے ملے ملے نے ایک زمیندار کا مکان ہوا سیدھا سا حاد یہاں
 نے کہا، غلام، نکال اس کو گھر سے مکان میں دیا، تجھے قولی ہے۔ اس نے کہا، آؤ، روئے (آئے دو)
 ان کے بھائی نے ان کو پیسے سے کھنی ماری تو کہنے لگا، یاد آؤ، (جائے دو) پھر بھائی نے کھنی ماری، سنا
 کہ بات نہ کہنے لگے گا۔ جیسے سب کی صاف ہوئے۔ مولانا صاحب نے کہا، سب کی
 کہنے سے کہیں بڑا پیچیدہ صاف ہے، نام ہے۔

داخلہ ان اوراق سے۔ ہر سیر میں ان کے اخلاق سے درس کوئی نہ تھیں۔ اخلاق ہی گھر

جاتے ہیں زبان کا ایک لفظ بعض اوقات گھریگاڑ جاتا ہے اخلاق و پناؤ کے نوید یوں خدا
 ہو چائیں گی قرباں ہو جائیں گی اور انرا اپنا موبی پناؤ کھڑے تو سادہ زندگی ملتی آگ میں ملکتے رہو
 کے یہ آگ نہیں بھی ساکتی رہے گی اور تھارے دور دیوار میں بھی آگ لگا دے گی
 مولانا حبیب صاحب فرمایا کرتے ہیں ایک چپ سکر ہیں
 چائیں کی یہی بڑی قدر والی تھی وہ کپڑے دھو رہی تھی اور یہ سب سب آگ میں
 پڑا ہے تھے یہی کو بھی طسرتی کہ یہ تو میں ہی پڑھتا رہا ہے (دو نمبروں کو پانی سونک
 کھینچتی تھی کہ یہ مجھ سے زیادہ کنہیوں کو وقت کیوں دیتا ہے ابھی اس کو کوئی دسی ہوئی دسی
 چپ کر کے سنا رہا ہے یہی نے دیکھا کہ اس پر کوئی شری نہیں ہو رہا تو وہ جس ٹپ میں کپڑے دھو
 رہی تھی وہ سارا لٹا کر اس کے اوپر پھینک دیا چائیں نہیں کر سکتے تھے آج تو
 بدلی کر رہے کے بعد اس بھی کیا اتنی بات میں بات ختم کر دی آپ مجھے اپنے اخلاق
 ایسے کرو وہاں یہاں میں قطع افواہ گئے۔

انگریزوں کی سازش قرآن پاک سے دور کرو

بیس بیسوں کی خامی مال کی چمک اور ٹھک فی سے خامی نے سلاش
 جو سال انگریز کی غلامی دیکھی اور نظریاتی طور پر اس نے ہمارے احوال و عرف و آسرت سے موڑ کر دنیا
 کی طرف کر دیا ہم نے میدان جنگ میں بڑی قلت کھائی قلت کھانا کوئی بری بات
 نہیں حضرت محمد ﷺ بھی آتی اور مسیحا بھی حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی یہ انہو کا مان کو
 فعد کی لڑائی میں شکست ہوئی میدان کی قلت انبیاء نے اٹھائی ہے تو اسے یہی شکست
 نے اٹھائی ہے نظریات کی شکست دنیا کی سب سے بدترین شکست ہوتی ہے چاہے وہ
 سال سے ہوا ہے کہ ہمارا رخ بدل گیا

4 مئی 1831ء میں سید احمد شہید ہوئے 1834ء میں لارڈ میکالے کو

بھجا کہ اس قوم کو کاہل کرنے کی کوئی تدبیر سوچو یہ قوم ذوقی انگریزی ہے 1834ء میں

لارڈ میکالے آیا کہ ہمیں ان کا کیا کیا جائے؟ تو اس نے نظریہ دے دیا جس کو مللی چارٹر پینا نے کا

نہ ہوا تو یہاں سے اس کے نقلی ہونا اور اس کے گناہوں سے بچنا پڑا۔
 جس نے اس کے ہونے کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد میں بھی زندگی میں روکتا رہتا ہوں۔
 اس نے مجھے بتا دیا کہ یہاں سے اس کے ہونے کا شکریہ ادا کیا۔
 اس نے مجھے بتا دیا کہ یہاں سے اس کے ہونے کا شکریہ ادا کیا۔

اس قوم کے پیچھے اتنا روشن، بلیک ہو گیا۔
 اس قوم کا حال یہ ہے کہ اس میں کوئی شے نہیں ہے۔
 اس قوم کے ہونے کا شکریہ ادا کیا۔
 اس قوم کے ہونے کا شکریہ ادا کیا۔

اس قوم کے ہونے کا شکریہ ادا کیا۔
 اس قوم کے ہونے کا شکریہ ادا کیا۔
 اس قوم کے ہونے کا شکریہ ادا کیا۔
 اس قوم کے ہونے کا شکریہ ادا کیا۔

اس قوم کے ہونے کا شکریہ ادا کیا۔
 اس قوم کے ہونے کا شکریہ ادا کیا۔
 اس قوم کے ہونے کا شکریہ ادا کیا۔
 اس قوم کے ہونے کا شکریہ ادا کیا۔

گنہگار بندے کی توبہ کا حیرت انگیز واقعہ

اس قوم کے ہونے کا شکریہ ادا کیا۔
 اس قوم کے ہونے کا شکریہ ادا کیا۔
 اس قوم کے ہونے کا شکریہ ادا کیا۔
 اس قوم کے ہونے کا شکریہ ادا کیا۔

کی جائے اس کے لئے دعا کی جائے اس کو سکھایا جائے تو شیوں نے نکال دیو
دو دیوانے میں چلا گیا وہاں کوئی آئے والا نہیں جانے والا نہیں رعایات کی فتح
نے جب بھٹکا تو فتح ہو گیا یہاں ہوا تو کھانے کو کچھ نہیں پیتا تو کچھ نہیں موت
کے آثار شروع ہوئے مرتے دم تک تو پیش کی اکثر رہا جب موت کے آثار
نظر آئے تو اب کہنے لگا

اے خدا! ساری زندگی انت علی حیرن ظلمانی میں اب موت دیکھ رہا
ہوں مائے ہے لیکن مجھے تاہ مجھے عذاب دینے سے تیرا
لگے زیادہ ہو جانے گا اور معاف کرنے سے تیرا ملک چھوڑ دو جائے
چوڑا اے میرے رب! اگر مجھے یہ پتہ ہوتا کہ مجھے عذاب
دے گا اور تیرا ملک بڑھ جائے گا اور معاف کر دے گا تو تیرا ملک گنت جائے
گا تو میں تجھ سے کبھی بخشش نہ مانگوں مجھے پتہ نہیں کہ
مجھے عذاب اے تو میرے ملک میں زیادتی نہیں مجھے عذاب آئے تو
تیرے ملک میں کمی نہیں یہ دیکھ لے نہ تیرا فرمان تو ہوں اور
یہی حالت میں رہ رہا ہوں کوئی میرا سہارا نہیں کوئی ساتھی
نہیں سب نے مجھے چھوڑ دیا میرے سوا نہ ہوا نہ موت
کے ہیں میرے لئے نہ چھوڑ مجھے معاف کر اب
مجھے معاف کرے اور اسے میں جان کل گئی
میں کیا سوچ رہا ہوں آئی کہ

”اے میری! میرا ایک دوست وہاں عتدات میں مر گیا ہے اس کا
ہا کے خصال کا انجیل مٹا اس کا جنازہ پڑھا اور شہر کے سرے لہرائوں
میں اعلان کرو حق جو بخشش پہنچتا ہے اس کا جنازہ پڑھ لے
اس کی بھی بخشش ہو جائے گی۔“

جب یہی صبح اسلام نے طمان کیا تو لوگوں بھاگے بھاگے گئے دیکھ تو وہی

جہادی شہائی زلفی تو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا، آپ یہ کہتے ہیں؟ یہ تو وہ ہیں جس کو ہم نے نکالی دیا تھا اور آپ کا رب سیر ہے۔ اس کو بخشش چاہئے اس کا ملازم بڑھ لے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ مرثیہ کی قوت سے پاک نہ لڑا۔

”یہ بھی سچے ہیں جس بھی چاہوں۔“ یہ ایسا ہی تھا جیسے بتا رہے ہیں۔
نہیں یہ مرنے لگا۔

ہر ایت نعمہ حقیرہ وصغیرۃ ودلیلہ

میں سے اس کو دیکھا کہ دلکس نور مرہم ہے تجائی میں مرہم ہے
دل نہ رنیا اور قربا کوئی دوست نہیں کوئی رشتہ دل نہیں اکیس بے بی میں: جب اس سے کہہ

اے اللہ! سب نے چھوڑا تو نہ چھوڑنا تو میری دست گواہ میری محبت کو بڑھ گیا
تیری غیرت کو جوش آیا کہ جب سب چھوڑ چکے ہیں میں اپنے اندر کوئیں چھوڑاں
کہ اس ہوئی میری عزت کی ضرر! دو گھر فک: صرف اپنی بخشش بگئی
میری عزت کی قسم! کراؤں چری اپنے کے اندر لوں کی بخشش، تکر تو میرے معاف نہ رہا
میرے صرافہ لگاتے ہیں کہ اس ریت سے صلح کر لیں اور ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔
کہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے بڑا ہوا بھائی تو وہ کچھ نہیں کہہ رہے کیوں کہ تورا، خدا تعالیٰ
کی ذات سے بڑے والا ہے یہ جہاں پھوٹ جائے گا اور پھر مسندِ سرن ہے کہ اللہ
پاک کو راہی کرنے کے لئے ہمیں یہ گھر نہیں چھوڑنے ان گھراں کے طریقے چھوڑنے
ہیں ہمیں کی شہر کو نہیں چھوڑنا اس میں قلاطریڈوں کو چھوڑنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب
مصطفیٰ سید انوین: چہ درمید ^{مستطیع} کا طریقہ داخل کرنا ہے اس اور پانچویں آیت اس
بمورد کریم اللہ تعالیٰ کا حبیب جس کا نیا ہے۔

ڈاکٹر راکی کی کہانی

بھائی مجھ میں نہیں آ رہا کہ ایک ڈاکٹر تھا۔ وہ ایک منٹ کی ایک ہزار ڈالر لیس لیا کرتا تھا۔ دنیا کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں اس کے پروگرام ہوتے تھے اور اس نے سٹرکے ہوئے تھے۔ شیا میں اور پچ نہیں کیا چیز۔ جیپ چیز تھا وہ۔ ہمیں بھی اس نے بہت سی چیزیں دکھائیں۔ تو ایک دن مجھ سے کہنے لگا۔ جسے کی نماز کے بعد میرے پاس آ کر کہنے لگا۔ میرا شیطان آیا تھا۔ میرے پاس مور آ کے بیٹھ کر رونے لگا۔ کہنے لگا۔ ڈاکٹر راکی راکی اس نے اپنا نام رکھا ہوا تھا۔ عبدالقادر تھا۔ ایسے وہ عبدالقادر جیلانی کی نسل میں سے تھا۔ نسل مرلی۔ حسی قادری اور کام یہ کر رہا تھا۔ تو کہنے لگا۔ کہ آج میرا شیطان میرے پاس آیا تھا۔ اور کہہ رہا تھا۔ کہ ڈاکٹر راکی تم نے بیس سال کی دینی پانچ منٹ میں توڑ دی

تو میں نے اس سے کہا کہ بیس سال میں نے بھوت کو آڑ لیا ہے۔ اب کچھ دن تک کو بھی آڑ مانے دو تو آئے مجھ سے کہتا ہے۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ کہ بیج ہی میں نہایت ہے۔ لیکن پھر بھی جلدی کیا ہے۔ بعد میں تو یہ کر لینا یہاں آ کے مار دینا ہے۔ کہ ابھی جلدی کیا ہے۔ پھر تو یہ کر لینا اس میں بہت سے بغیر توبہ کے مر جاتے ہیں۔ دوسرا کیا کہتا ہے۔ تو یہ کا کیا فائدہ دلوں کروں گا۔ تو فوت جائے گی۔ انکی توبہ کا کیا فائدہ

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی سچائی پر ڈاکوؤں کی توبہ

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ قائلے میں علم حاصل کرنے کے لئے جا رہے تھے۔ چودہ سال کی عمر میں راستے میں ڈاکہ پڑ گیا۔ لوٹ لیا انہوں نے۔ یہ بچے تھے کسی کو خیال نہیں آیا۔ کہ ان کے پاس کچھ ہوگا۔ ایک ڈاکو نے ایسے ہی سر راہ پوچھا دینا! میرے پاس کچھ ہے۔ کہاں ہاں ہے۔ کیا ہے؟ کہا چالیس دینار ہیں۔ چالیس دینار کا

مطلب تھا کہ وہ پورے ایک سال کا رخصت ہے تو بہت جلدی دوست تھی یہاں
 رہتا تو وہ حیران نہ ہوتا کہتے گا کہاں تھا؟ کہا یہ ہے۔ نہ سنے ہوئے ہیں
 اندر کی باتیں میں اس نے کہا، پچھتاؤ تو مجھے بھی خبر نہ ہوتی کہ تیرے پاس
 ہیں تو تو نے انہیں نہ دیا۔ اب مجھے میری ماں سے کہا تھا کہ چنانچہ رات
 پہلے جان چل جائے۔ سہہ یہاں کا سہل ہے ہاں

اور وہاں کوئی نہ رہا۔ کچھ اٹنے میں بھات ہے تو وہ بچے کو کہتا ہے
 کی تو وہ ڈاکوؤں کو پکارتا ڈاکوؤں کے سردار کے پاس لے گیا کہ وہ وہاں پہنچے
 کی بات سنو تو ساری کہانی سنو تو سردار نے کہا جیسا کہ تو نے دیا نہ ہی تا تو
 نہیں تو کوئی پتا نہ پتا کہ میری ماں نے مجھے کہا تھا جھوٹ نہ ہو
 ہوتا چاہے جہاں بھی جائے اس پر ہوا دیا ہے ڈاکوؤں کا سردار وہاں کی اور اس
 سہواری سے فرما دیتی

اسے خدا یہ معلوم ہوا کہ اپنی ماں کا انتقال فرما دیا اور وہاں میں چار مردہ ہوا نہ ہو کر تیرا افسوس
 مجھے معاف کر دے۔ سارے ڈاکوؤں سے توبہ کروانی اور اس کا سردار وہاں نہ ہو کیوں
 میں بھیجی ہوئی ہے جس کو پتہ بھی نہیں ہے کہ اس کا بچہ کہاں سے کہاں نکل چکا گیا
 ہے

ادھر توبہ اور ادھر مغفرت کا پروانہ مل گیا

یہ اسرائیل میں تھا کہ جو بڑا دوست تھا۔ اپنی مائیں نے کہا۔
 ہوئی! وہ کہہ رہا تھا کہ وہاں۔ سوئی حیلہ علامتیں مقرر ہوئیں تو نہ کہہ کر نہ چاہی اور
 وہاں کی اساتذہ پڑش نہ

فما زادت الشمس الا تعسفا

سورج کی آگ بڑھتی دو کہیں یا خدا ہمہ پیش کی وہ کہہ رہے ہیں
 سب سورج کی آگ بڑھ رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

ان لیکنو رجلا بار ذنی مالمعاصی منذ اربعین عام

تم میں ایک آدمی ہے جس نے پچھلے چالیس سال میں ایک نئی جگہ نہیں کی اور
چالیس برس ہو گئے مجھے دکھ اور بات اور میری گرفتاری پہتا ہو ہے اس کی وجہ
سے بادشہ کی ہوئی ہے اسے کہو کہ باہر آ کر اپنے آپ کو بھڑکے۔ تب بادشہ
ہوئی

سوی علیہ السلام نے فرمایا

یا من عصی اللہ اربعین سنة

اے وہ آدمی جو اللہ کی نافرمانی کرے چالیس سال گزارے گا کوئی اچھا کام نہ
کے باہر آؤ۔ میری وجہ سے ہم عذاب میں ہیں اسے تو چھوڑے کہ میں کون
ہوں لیکن کسی کو نہیں پتہ کہ کون ہے نہ وہ نہ توحات نے بتایا کہ غلام آدمی
ہے اب لوگوں نے اور اصرار دیکھا کوئی بھی باہر نہ نکلا دوا پے دل سے کہنے
کہ میں اُمیر ہر نکل کے آؤں تو اپنے آپ کو ڈنکے و سوا کر دوں اور اُس کا راز ہوں تو میری
وجہ سے بادشہ کے سامنے مخلوق پریشان ہوئی

اس نے اپنی چادر میں اپنے منہ کو چھپا لیا کہ کوئی دیکھے نہیں کہ میرے منہ
نکل پڑے ہیں سر جھکا یا اور سر پر چادر ڈال کر آنسوؤں کے قطرے نکلے اور کہنے لگا۔

یا اللہ! عجب تک وہ عیسٰی سے فام پھلے یا اللہ!

میں چالیس سال نافرمانی کرتا رہا اور تو مجھے مہلت دیتا رہا تو نے کسی کو

نہ بتایا کہ میری رات کیسے گزرتی ہے تو نے کسی کو نہ

بتایا کہ میرا دن کیسے گزرتا ہے فحشک ناب

صافسی اب میں میرے سامنے تو یہ کرتا ہوں تو کسی کو نہ پتہ

میری توجہ قبول کرے

ابھی اس کی اب پوری نہیں ہوئی کہ کالی ٹھنڈی اور پھر چھپ چھپ رہی ہوئی۔ سوی علیہ
اسلام کہنے لگے یا اللہ! کھا تو کون بھی نہیں تو بادشہ کیسے ہوئی؟ ارشاد فرمایا جس کی

جب سے رکھی تھی اس کی جہت کر دی وہ تائب ہو گیا ہے ایسا جہاز میں آ جان کا
پادشاہ اور سرہانہ ایسا کہ چالیس سال کی نافرمانوں کو وہ قسوس سے دھوپا ہوئی حلیہ
السلام فرماتے تھے یا خدا! اب تو بتا دے دو کون ہے؟ ارشاد فرمایا جب میرا نافرمان
تھا تو میں نے کسی کو نہ بتایا، جب میرا فرمانبردار ہو گیا ہے تو اب میں کسی کو کیسے بتاؤں؟

دعوت کی برکت سے مسلمانوں کو چنگیزی فتنہ سے نجات

چنگیز خان کے قاصد پر ظلم کیا، علاؤ الدین خوارزم کے گورنر تھے ان کا نام تھا اٹل
جب اس نے ان کو قتل کیا، اٹل بھی قتل کیا اور بندے بھی قیدی کر لئے تو چنگیز خان
نے علاؤ الدین کے پاس آدمی بھیجا کہ یہ سب گورنر نے ظلم کیا ہے ہمیں اس کی صفائی
کرو تو اس بے وقوف نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اس نے پورے وطن کو قتل کروا
دیا ایک آدمی چھوڑا، آدمی اس کی وادھی کاٹ دی، آدمی مہنجیں کاٹ دیں آدمی بھویریں
کاٹ دیں اور کہا کہ جا کر چنگیز کو میرا پیغام دے دو تو وہ بہکائی جھیل ہے وہاں میں ۲۰ ہاں
شکار کھیل رہا تھا جب یہ آدمی پہنچا تو اس نے کہا کہ یہ میرے ساتھ ہوا ہے تو دو ٹیپے پر
چڑھ گیا اور کہنے لگا کہ اے مسلمانوں کے خدا مجھ پر ظلم ہوا ہے تو تم میری مدد کر ان
ظالموں کے خلاف

ہیران میں جب وہ داخل ہوا ہے۔ اور مسلمانوں کا لشکر اسے سامنے ہوا ہے
تو ایک دن لڑنے میں سے نکلے جہاد کے لئے تاجریوں کے خلاف تو دیکھا کہ فرشتے چنگیز خان
کے لشکر کے پیچھے کھڑے ہوئے ہیں اور کہہ رہے ہیں
کافروں کی جماعت ان ظالموں کی جماعت کو قتل کرو تو چنگیز وہ خطاب بن کر وڑا
مسلمانوں پر کہ جو اس بڑے شہر کو جن کی آبادی میں لاکھ سے زیادہ تھی اس نے ایسے برابر کر
دیئے آگ لگا دی

افغانستان میں پیران ہے، یہاں ورائی میں اس کا پوتا قتل ہو گیا چغتائی جو تیسرے
نمبر کا اس کا بیٹا تھا چغتائی اس کا بیٹا لڑائی میں قتل ہوا تو جب شہر فتح ہوا تو اس نے کہا، اس شہر کے

روئے^{۱۰} الخواب کے نظریہ پر غور کریں

جود : اصل معنی نفع ہے۔ کما بھرتی کوئی زکی صورت اور قبولیت ہے۔

• تجارت

تعمیت لے کر

اور مختلف اختلاجات کے لیے جو کچھ دینی کا دوسرا درجہ ہے۔ اصل نقطہ یہ ہے

دب الہ اللہ تعالیٰ کہ ظرف پھر یہ مائے تو توہ خود نقاب آجائے

اور یہ وہی ہے جتنی سے ارتعاش کا کام چلتا ہے وہی طرح انہی تھکنوں کی زمین زلزلہ کرتا

ہے تو بغیر کسی طاقت نے اللہ تعالیٰ نے پوری اس قوس کو کھینچا، آؤ سمجھ لیں:

مرے نہ وہ مرے لیکن اس بڑائی میں بڑا کون رکھی ہوا دولت الٰہی نے تو نہیں رکھی ہوا

1997

تیمور کو دعوت اسلام

بلکہ وہ ان کا بڑا عقیدت مند تھا۔ اس کی نقل میں ہے۔ "وہ تو میری کھٹیا جیانی آدمی ہے۔" یہ ہے کہ

موسم کا شیعہ الدین اقبال نے اس کو غزل کی صورت میں کہا ہے۔ یہ بھی قاسم کی جملہ غزلیں

دوب یا ثناء، صوفیوں کو سچا = حقیقت کی نظر میں تھا۔ قلوب دوم سے انکی توجہ اور پامانہ

نہیں، بلکہ تو انہوں نے جب جینا! میں، نیا سے جا، رہیوں تو مجھے، تو ہر شخص جب وہاں رہے تو ان کو

میرا پیغام منہج ہے

تیمور کا قبولِ اسلام

دب چھو، تھکی ہوا اور تھکا ہوا نوجوانوں سے ملے، ان کے Capita کے قریب

نہیں تھا۔ اس میں سے پہنچنے کی خوشی رہا۔ یہ بھی

تے ہیں۔ اس سے ان کی

تیمور کی محنت

تو اس بادشاہ کے ہاتھ پر دس لاکھ ۲۲ روپیہ مسلمانوں کے دستگیر ہونے کی خبر پر اب بھی یہ سارا لکھا ہوا ہے کہ بادشاہ شاہ ۵۵ روپیہ جس کے ہاتھ پر دس لاکھ ۲۲ روپیہ مسلمانوں کو لے کر وہ چند لوگ کتنا ۱۱ روپیہ لے کر گئے مسلمان مسرت پر جو تبلیغ کر رہے تھے۔ اگر وہ ۵۵ روپیہ مسلمان لے جاتے تو دنیا کی کوئی طاقت ان کو زبردستی نہ لے سکتی تھی یہ تین تین دن بغیر کھانے ٹھوڑے کی پشت پر دو دن بے طے رہا تھی

نیز وہ بیانی ٹھنی تھی تو یوں گھوڑے کی پشت پر تلخوار کرتے تھے
 یہ ان کا پالی تھا تو ایسی قوم سے کون کھر لے سکتا تھا
 کر دیو تو ۱۵۰ سالانہ اسبہ بھی کوئی نہیں سرورے مسلمان ہیں
 تہ ۱۵۰ سالانہ

تو جب ہم تسبیح کے کام کی کمرائی کو کہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو بڑا مفیم انسان کام دیا ہے۔ اپنی گزارہ ہر کوئی تو چلا ہی جاسکے گا۔ کیوں نہ اُمّی خورے کر آئے الی غلوں پر ہر انسان کر کے جائیں اور ہمارے لئے ثواب کے سلسلے چلتے رہیں۔ اس میں اپنے ایمان کی بھی حفاظت ہے۔ باہر کی فضا تو نکلیں تو اس لئے بھائی مزارش یہ ہے کہ آپ تو اپنے طور پر مسجد میں آئے یہ بھی ٹھیک ہے۔ اُمّی نعمت سے مباحثت ہے تو یہ سہجیں کہ اور کتبوں کو مسجد میں لانا ہے؟ اپنی جگہ میں سہجیں کہ ستنے لوگ ہیں کہ جو مسجد میں آتے ہیں کتنے نہیں آتے۔ جو نہیں آتے تو ان کو سلام کرنا۔ اپنی اپنی جگہ میں آپ دیکھیں۔ اپنے گھر میں دیکھیں۔ نور۔ گھر میں کتنے نماز پڑھتے ہیں، کتنے نہیں پڑھتے؟ ان کو کیسے نماز پڑھاؤ؟ میری جگہ میں آتے ہیں جو نماز نہیں پڑھتے یہ نہیں کہ پہلے اپنے گھر والوں پر بعد میں اور یہ ضروری نہیں۔ سب گھر والوں پر بھی ہو، ساتھ دونوں پر بھی ہو، برابر والوں پر بھی ہو۔ یہی سنت ہے۔

ایک غلط تصور

۱۰۔ سب سے پہلی ایک غلط بات ہے کہ پہلے اپنے گھر والوں کو جاننا۔ ہم اس میں کون سا حجت

نہ ہوں تو بھی بھلا، پیسے کا غنا نہیں۔ مگر اس کو بھی۔ اور اس کو بھی۔ اگر یہ بات ہوتی تو حسبِ تقدیر ہوا
 ہوا مسلمان نہ ہوتا تو آپ کسی کو بھیج نہ سکتے۔ اور ہوا ہوا میں نہ رہا، اور مسلمان ہو گئے تھے
 زندگی میں انہی حضرت تھے اور حضرت مہاشا اور انہی حضرت عقیقہ رانیہ حضرت عقیقہ۔ چہرہ جو معروف
 آدمی ہیں۔ انہی ہوا آپ کا نہ مانا تھا نہیں۔ انہی۔ آپ کے خاندان کے مسلمان بن گئے ہیں
 حضرت خیرا اور مہاشا۔ اور انہی۔ اور انہی کوئی مسلمان نہیں ہو، انہی کے انہی کے انہی کے
 عقیقہ اور عقیقہ ہوتی کوئی اور مسلمان نہیں ہو۔

انہی ہوتے۔ پیسے مگر ان کو بھیج نہ سکتے تھے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔
 مسلمان ہوا۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔
 میں کہ 250 مہاشا ہوتے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔
 انہی کے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔
 ہوتے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔

ہدایت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

ہدایت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ یا اللہ تعالیٰ اس کو دے۔ انہی کے ہاتھ میں ہے۔
 ہدایت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ یا اللہ تعالیٰ اس کو دے۔ انہی کے ہاتھ میں ہے۔
 انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔
 ہوا۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔
 ہوتی۔ انہی کے ہاتھ میں ہے۔ آپ یا اللہ تعالیٰ اس کو دے۔ انہی کے ہاتھ میں ہے۔
 انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔
 انہی کے ہاتھ میں ہے۔ آپ یا اللہ تعالیٰ اس کو دے۔ انہی کے ہاتھ میں ہے۔
 انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔ اور انہی کو بھیج نہ سکتے تھے۔
 انہی کے ہاتھ میں ہے۔ آپ یا اللہ تعالیٰ اس کو دے۔ انہی کے ہاتھ میں ہے۔

حبیبؐ کا خوبصورت لڑکی کی طرف نہ دیکھنا

حبیبؐ بن میرزا بنی میں۔ مہاراجہ نے شکر دیا۔ ایک خوبصورت قید ہو گئے تھے۔
 گل ہنس آ رہی تھی۔ انہوں نے قتل کر دیئے، ان کو بکرا دیا۔ وہاں سردار کے قید، میں تمام بٹاؤں
 کا۔ قید میں لے کر گئے تھے، اُترتو چینی ہو پائے تو میں تجھے اپنی بیٹی کا۔ تجھے اپنی
 ریاست میں حصہ بھی دہاں گا۔ انہوں نے فرما دیا تو امر مارا جہاں بھی دے۔ پتہ نہیں ہو سکتا۔
 کھڑا تو ہے نہ وہاں تھی ہے۔ دیو تو سر سراسر میں ہے۔ اس نے بیٹی بیٹی
 سے بڑا کہ اس سے بہ فارسی ہو۔ حبیبؐ یہاں رہا پڑے گا تو اسلام بھی چھوڑا ہا۔
 کی لڑائی تھی۔ اور رہا کا حسن۔ اور مرچ کی جڑالی۔ آگے بھی جڑ ہے اور تات بھی
 جہاں ہے۔ وہاں جیسے تیرے کوئی نہیں۔

اب یہاں ساری دکانیں کھلی ہیں۔ اور دو عورتوں سے رہتی ہے۔
 تو جو ان اپنی نظر جو کئے کی لذت چھپے ہوئے ہے۔ اسے پاک راستی کی لذت کو چاہے ہے
 لہذا اس کی نظر اچھے کا۔ اس میں کتنی۔ اس نے مبارک جہنم کر رہا۔ اپنے حسن کا ہر
 آزمایا۔ اپنے ہر کام ہال پیچہ کٹھن پاندا اس کی کوثر نے۔ ہر پہلی کی ہر
 تار کو۔ کارٹر کر رہا۔ اور ہر چہ کو بے کار کر دیا۔
 آخر میں اس کے بعد اس نے ہتھیار ڈال دیئے۔ کہنے لگی۔

ما اذ ابعثک منی

”مے کے بندے۔ پوچھا تھے۔ وہ تو کون ہے؟“

راجہ خیر الدین نے۔ نے مجھے نظر اعلیٰ کر نہیں دیکھ۔ روکنے والا کون ہے۔ اس نے کہا
 مجھ کو کہنے والا ہے۔

لا تاتخذہ منی ولا نوم

”جو نہ سوتا ہے نہ اوجھتا ہے۔“

جو مجھ سے غافل نہیں۔ میں اس سے غافل ہوں۔ دوسرا یہ ہے

جو میں نے دیکھا، تجرید ہے۔ کہ میری محبت غالب آتی ہے۔ یا شہوت غالب آتی ہے۔
 مجھے کئے کرتا ہے۔ یا شیطان کو آگے کرتا ہے۔ اسے لی مجھے میرے رب سے دیا،
 آتی ہے۔ اس لئے میں نے اپنی طاقت کو روک رکھا ہے۔ وہ ہر نکل کر اپنے آپ سے کہنے
 لگی۔

الحی ایس ارمستی الی حیدر او حجر لا باکل لا یخطر
 ”آپ نے مجھے کس حجرے پاس بھیجا ہے، کس لوہے کے پاس بھیجا ہے یوں
 ایتنا بے نگہداشت ہے میں کہاں سے گر کر اتروں۔“

حضرت جریرؓ کی امانت داری

(جریر بن عبد اللہ بن عمرو غفیری)

قرآن سے کہا خرید کے لاؤ۔ وہ نے کے آیا، لیکن سودا پہنے میں سودا ہوا۔ جب گھوڑے کو رکھا
 تو گھوڑا ہر گاتھا۔ ایک کو نور بھی پتہ نہیں تھا اپنی بڑی قیمت کا۔ تو وہ ملک سے اپنے لئے، تیرے گھوڑے
 کے چودہ سو روپے تجھے دے دوں۔ چار سو روپہ لیتے گا۔ تجھ کو اپنی بھی بات ہے۔

کہا، اگر پانچ سو روپہ دوں؟

کہا، یہاں سے بھی انجی بات ہے۔

کہا، چھ سو روپہ؟

کہا، یہاں سے بھی انجی بات ہے۔

کہا، سات سو روپہ؟

اب جو بیٹے لا گھا، وہ پتھر میں پڑ گیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کبھی خریدار نے بھی قیمت بڑھائی

ہے۔

یہ بڑا کاندھ بیٹھے ہیں، اچھا کیا کرتے ہیں! قیمت بڑھاتے ہیں اور جو لیتے وہاں ہوتا ہے وہ کبھی

نہیں کرتا ہے؟ اور قیمت گھٹاتی ہے۔ گھٹاؤ۔ وہ سچا ہے، انکی۔

وہ کہتا ہے گھٹاؤ وہ کہتا ہے نہیں۔

یہ ہے اللہ عز و جل کا فیصلہ فرمایا ہے کہ جو اللہ عز و جل کے لئے ہے وہ اللہ عز و جل کا ہے۔
- ہاں ہے -

پھر کہہ دیجئے کہ اللہ عز و جل کا ہے

وہ کہنے کا جس کو تو میں سوچ رہی تھی۔

تجلی ہے، اللہ عز و جل کا ہے۔

ادب و چارہ چارہ تو ان کے لئے ہے۔

کے لئے ہے۔ چارہ چارہ تو ان کے لئے ہے۔

اور اللہ عز و جل کا ہے۔

ادب کہ جس کے لئے ہے۔

ادب کا سلطان کی لئے ہے۔

حضرت سلمان فرسی اور خوفِ خدا

حضرت سلمان فرسی سے فرمایا کہ

اگر تمہارا دل اللہ عز و جل کے لئے ہے تو تجھے چاہئے کہ اللہ عز و جل کے لئے ہے۔

خود اپنے اللہ عز و جل کے لئے ہے۔

اللہ عز و جل کے لئے ہے۔

اللہ عز و جل کے لئے ہے۔

اللہ عز و جل کے لئے ہے۔

فوا انفسکم واعقبکم باراً و فودھا الناس

جس آئینہ میں میرا ہے۔

اس آیت کو سنتے ہی وہ

تھیں وہ نہ تھے۔

عاش ہوتی تو پہلوؤں میں بیٹھے ہوتے تھے۔

تھے کہ یہ اس ملک کی نیا حالت ہوگی جس کا اندھن انسان اور
 پتھر میں ان و پتھر کی آیت کی خدمت میں رہا یہ تو فرماؤ کہ اس آیت نے
 جسے بے زبان بنایا ہے آپ نے فرمایا آپ ان میں سے نہیں ہیں۔ حسان تو وہ
 ہے جس کو بہت خود چاہتی ہے جس کو جنت ہے وہ جنگوں اور پیادوں میں نکل
 جاتا اور جس کو کچھ چاہتی نہیں جنت اور جہنم کا اور اس کی نیکو سوجائے۔

یہ صحنہ بھی تھوڑی دیر میں دور ہے ہیں کہ انھوں نے انسانی ملک سے چھوڑ کر آپ
 نے "نور محمد اور فرمودہ" سے بھائی کو لے لیا اور وہ "تیرے" نے ان کی سید سے کہا
 میں عرفہ تر بھی ہوئی ہے تیرے رونے نے فرشتوں کو بھی دیا ہے یہاں انجمن
 بخارہ آ کر تھا

تیرے رونے نے فرشتوں کو بھی رولا دیا

یہ ہے بھائی

نیا کرہ بھی تو دل کے تیرے ۲۲ ہے کہ میراں سے نہیں چلے گئے کیا رات
 نیا پر آسمان کے فرشتے نرے تھے ایف کو جان بھائی بچے گھر میں نماز پڑھا ہے
 تھے اور شا کی آیت بڑھ کر چل نکلی آپ جتنی علی میں سے گزرتے تھے
 آپ نے اسے کی آواز کو سنا مسجد میں دو سو بیٹے جب نماز پڑھنے کے لئے آئے تو آپ نے
 فرمایا اس وقت کے بندے آئی تیرے رونے نے آسمان کے سب فرشتوں
 کو رولا دیا یہ صحنہ تھا ان کے رونے پر فرشتے دوڑتے تھے۔

دیکھو میرا بندہ ایسا ہوتا ہے

یہ لوگوں نے روزِ نوح کو فرمایا کہ میرے اور میرا نریت پر بیٹ لیا اور
 خرابے لگاؤ گئے گئے اس لئے کہ "دیکھو روزِ نوح کی آیت" یہ دیت کی آیت روزِ شنبہ
 روزِ نوح کی آیت ہے یہ روزِ شنبہ کہ گاہ "رات کو سردا بن کر رہی رات ہوتی ہے اور

دن کو ہے کار بھرا ہے حیرت کیا ہے گا؟ حضور اکرم ﷺ یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے
نرہ، بواہر آجھے تو شہر کی تہوں میں نے آسمان کے سارے دروازے کھول
دیئے تھے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے اور فرشتوں سے کہتا ہے کہ دیکھو میرا
بندہ دایا ہوا ہے۔

چنگیز و ہلاکو خان کا ذکر

چنگیز خان نے چالیس شیرا پسے تاجا کر دیئے میں نے آبادی میں انکو سے چھوڑ بھی اور
ایسے سکوار چلائی جیسے کھریوں پر تلوار چلائی جاتی ہے لیکن وہ اپنی موت آپ مر گیا اس کو
دیا کی کوئی عدالت سزا نہیں دے سکی اس کا پوتا منگوقاں اپنی موت آپ مر گیا ہلاکو خان
اپنی موت آپ مر گیا ان پر اللہ تعالیٰ کی تلواریں برسی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے عذاب کا کوزہ اس پر۔
”میں نے کفر مومن دونوں با موصی علیہ السلام کا فرعون ہو اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں کو ایک
دن مروڑ دے گا

ان ہرم العصل کلان مہفتا

اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ میرے قانون کی خلاف ورزی پر یا میرے قانون کی پابندی پر جزا
سزا کا ایک ہوا نکاحا مقرر ہے اس میں بھی کوئی ستم نہیں ہے لیکن انتظار کرو۔

پرستش آگ کی ابتداء

کسریٰ کے محل میں ایک ہزار سال سے آگ جل رہی تھی جس کی پرستش کی جاتی تھی
شماک کے زمانے سے پرستش شروع ہوئی آگ کی۔
شماک ایک مرتبہ شکار کو نکلا ہوا تھا ایک سانپ حملہ آور ہوا اس نے اسے
چمکھوڑا چمکھوڑا چمکھوڑا چمکھوڑا چمکھوڑا چمکھوڑا چمکھوڑا چمکھوڑا چمکھوڑا چمکھوڑا چمکھوڑا
لے لیا اس نے کہا یہی میرے لئے نجات دہندہ ہے۔ یہاں سے آگ کی پرستش ایران
میں داخل ہوئی

اس کو ہزار برس ہو چکے تھے اور آپ میں سے لئے بہت بچے نہیں پائی تھی
 اس کو جلاتے رہے تھے جلاتے رہتے تھے جلاتے رہتے تھے
 سرخسوں غور کی گڑیوں سے دار چینی کی گڑیوں سے بحر کی گڑیوں
 سے یہاں تک کہ یہی بات تھی
 جو آپ نے پیدا کرنے ایک دم بھڑکی سارا زور لگایا
 جتنی نہیں تھی۔

بت پرستی کا زوال

پس میں ایک کام بھی دہر نہیں بھٹاتا جس دن حضور اکرم ﷺ پیدا ہوئے، پھر
 کے ویرانہ کہنے کا اسے اس میں آگنی سے جوں کا نہ شکر ہو گیا ہے آج
 سے جوں کا نہ شکر ہو گیا ہے جس دن آپ ﷺ پیدا ہوئے سے اب تک
 جوں کے جوں سے آواز آتی کہ ہمارا نہ شکر ہو زمانہ ختم اب ہی آخر ﷺ کا
 زمانہ شروع ہو گیا جوں کو توڑنے والے کا زمانہ آگیا ہے۔
 اور آپ ﷺ کے ہاتھوں بت توڑنے آپ نے طواف فرمادے ہیں جس
 سے بت کھڑے ہوئے ہیں آپ نے اپنی انگوٹھی پر طواف فرمادے ہیں آپ کے ہاتھ
 مبارک میں کمان ہے آپ پتے چمکے ہیں اور بت کو جوں کا نہ شکر ہو گئے ہیں

جاء للعق روهق الماخذ ان الباطل مكن زعوقا

اور جس اشارہ فرماتے ہیں بت توڑنے کے آگیا ہے

پھر جوں کا نہ شکر ہو گئے ہیں اور بت کو توڑنے کے آگیا ہے

پھر جوں کا نہ شکر ہو گئے ہیں اور بت توڑنے کے آگیا ہے جس دن
 میں رہے تھے ہاتھ کے اشارے سے ہاتھوں میں وقت نماں ہاتھ میں تھی کمان
 کو لگائیں کسی بت سے کمان کو لگائیں یوں کہ اشارہ کرتے پہلے ہاتھ
 تھے اور بت توڑنے پہلے ہاتھ تھے کہ جوں کے توڑنے والے کا نہ شکر ہو گیا۔ جب

آپؐ کی نبوت وجود میں آئی تو سارے عالم میں زلزلہ آ گیا سارے عالم کے بت کر کے سارے عالم کے بادشاہ کو تلے ہو گئے ۔

آپ ﷺ کی پیدائش پر یہودی کا شور و غل

ایک یہودی کے کنے کنوں میں شور مچاتا پھرتا ہے "کی کوئی بچی پیدا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا فلاں کا لڑکا پیدا ہوا ہے کہا اس کا باپ زندہ ہے؟ کہنے لگے ہاں کہا نہیں کوئی ایسا بچہ نہ تھا جس کا باپ مرا ہوا ہو انہوں نے کہا عبدالمطلب کا چوتا بچہ ۱۲ ہوا ہے اس نے کہا مجھے دکھاؤ جب دیکھ تو بچہ نکل اور کہنے لگا

یا وہیل لیس اسرائیل

"اے غی اور نکل میری بشارت"

قد خرجت النبوة منها

"آئی ہو اسرائیل سے نبوت نکل گئی"

ووهبتم بها با معشر فریش

"اور اے قریش کی جماعت تم نبوت کو آج ہم سے لے گئے"

ایک وقت آئے گا

ولیسطون بکم سطوة بنعرج صونها فی المشرق والمعرب

"یہ ایک دن نکلے گا جس کی نگرانی آواز مشرق اور مغرب میں سنائی

دے گی۔"

ابھی تو آپؐ پیدا ہو رہے ہیں ابھی کہ شرع نہیں کیا۔

راہب کی بشارت

ابھی آپ ﷺ کی عمر اسی برس ہے اور ابولابؓ آپؐ کو لے کر جا رہے

ہیں تمہاری قتلے میں بحیرہ راہب راستے میں پڑتا ہے اس کی نگر پڑی قاتلے

یہ سب کچھ کیا قافلے کا سربراہ کون ہے؟ انہوں نے کہا میں ہوں کہا کہ کل
آپ سب کی دعوت ہے وہ اپنے گھر کے آپ نے پہلے تو کبھی ایسا کام نہیں کیا کہا یہ کام
ایک مرتبے سے سربراہ ہوں

انھیں دیکھ کر سارے قافلے کے لئے "میں" درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے دیکھا تو
اللہ کے رسول ﷺ نہیں ہیں پھر وہ نے کہا سارے ہیں کوئی بات ہے؟ کہنے
میں نے ایک بچہ ہے وہ اہانت چراندے کیا ہے دو کہنے کا اسی کی برکت سے تو ہمیں
بلایا ہے وہ نہ ہوتا تو میں کہیں کیا چھٹا تھا؟ اس کو پوچھا

اب ایک آدمی بھاگتا ہوا آیا کہ تم ان کو بلا کر لائے اب پھر وہی کھڑا رہا
ہے درخت پر ہے اور آپ آپ تعریف اسے تو کوئی جگہ مایہ کی نہیں مایہ ختم ہو چکا
ہے سر سے کمرے سے نیچے بیٹھ چکے ہیں تو آپ ادھر سے بیٹھ گئے
ایک شاخ تیزی سے آتے چمک اور آپ پر مایہ کر دیا یہ اس سال کی عمر میں ہو رہا ہے
اس درخت کو پتے بے کمرے ہی آخری رسول ﷺ ہے یہ درخت جتنا ہے کہ آخری رسول ﷺ
ہے

آپ کا معجزہ خشک درخت کھجور دینے لگ گیا

آپؐ سب کی چیز کی دیکھا کہ حضرت علیؑ پریشان حال باہر پھر رہے
ہیں آپؐ نے فرمایا میں یہ ہوں کہ ہمارا رسول اللہ ﷺ بھوک لگی ہے بیٹا نہیں بنا
رہا آپؐ نے فرمایا مجھے بھی بھوک لگی ہے میں بھی اس لئے باہر نکل آیا ہوں بیٹا نہیں ج
رہا اسے کئے تو کچھ صبر پانچھ گئے آپؐ نے فرمایا کیا ہوا؟ کہیں قیصے
ہو؟ کہا کہ پانچھ برس نہ کھانا کھا رہا ہوں بھوک لگی ہے بیٹھ نہیں رہا۔ اس نے کہا کہ چلو ہمارا
کہہ نہیں دیتے ہیں کوئی رات تو کھائے تو آپؐ نے اس رات فرمایا یہ سارا دن کا
زمانہ ہے اس کو کچھ اس میں کھجور کے درخت سے کہو کہ اللہ کا رسول ﷺ کہتا ہے ہمیں
کھجوریں دو کھجور تو تیری میں آتی ہے اور یہ زمانہ سب کی کا ہے حضرت علیؑ اور کر

تو اٹھ کر آیا اس کو کہا: وہ آپ کے سامنے یوں پیش کیا، کیونکہ

لَا اِوْمَ مِنْ اَوْ يَوْمٍ هَذَا لِنَبِيٍّ

میں میری نبوت کو انہیں مان سکے۔ جب تک یہ گواہ حیرت کی گواہی نہ دے۔ آپ کو میری نبی ہوئی ہے۔

آپ نے فرمایا: یا مہدی اے گواہ! حاجاتِ بلسانِ عربی فصیح میں۔ گواہ فصیح عربی زبان میں رہی۔ لیکر وسعد بنک یا زمین میں وافق یوم القیامۃ کیا ہوں؟ میں نے عرض کیا: اور میری سماعت ہے۔ تو انہوں نے کہا: ہے؟

یا زمین میں وافق یوم القیامۃ اور وراثتِ برقیامت کے دن کے افسانوں کو مزین کر دے گی میں حاضر ہوں۔ ختم ہو جائے۔

آپ نے فرمایا: میں تعبد (لو بیت کا پہلا سوال کیا) میں تعبد تو کس کی بندگی کرتی ہے؟ گواہ نے کہا: میں

میں فی السماء عرشہ و فی الارض سلطانہ۔ و فی البحر سبلہ و فی الحفۃ و حفۃ و فی النار عقابہ۔

بدینہ رہا ہے اور صحیح چلتا رہے ہیں کہ سرور گواہ بول رہی ہے، کیا کہتی ہے؟

میں فی السماء عرشہ

"میں اس کی بندگی کرتی ہوں جس کا عرش آسمانوں پر ہے۔"

و فی الارض سلطانہ

"میں اس کی بندگی کرتی ہوں جس کی سلطنت زمینوں پر ہے۔"

و فی البحر سبلہ

"میں اس کی بندگی کرتی ہوں جس کے سفر کردہ راستے سمندر میں ہیں۔"

و فی الحفۃ و حفۃ

"میں اس کی بندگی کرتی ہوں جس نے آسمان کی رحمت کی جگہ بنا دی ہے۔"

والی النار عقابہ

”اور میں اس کے سامنے اپنا ہاتھ نیچتی ہوں جس نے دوزخ کو انسانوں کی
بربادی کے لئے بنایا ہے۔“
پھر آپ ﷺ نے فرمایا

میں انا دوسرا ہاں آیا کہ میں کون ہوں؟ (سب سن رہے ہیں
برہمچی دیکھ رہے ہیں) آپ سوال فرما رہے ہیں میں انا میں کون ہوں؟ گو کہ کبھی
ہے۔

انت رسول رب العالمین وخاتم النبیین وقد الملح من
صدفك وقد خاب من كدك

”یا رسول اللہ آپ رب العالمین کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں جو
آپ کی مانے گا وہ کامیاب ہو جائے گا۔ جو آپ کی بات ٹھکرائے
گا۔ وہ ہلاک و برباد ہو جائے گا۔“
اس گروہ کی گواہی آج ہم پر صادق آ رہی ہے۔

سرکش اونٹنوں کی فرمانبرداری کا واقعہ

آج کی خدمت میں ایک انصاری صحابی آئے اور حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ میرے دو
اونٹ سرکش ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے لے چلو۔ آپ مجھے تو
دروازہ بند تھا ایک اونٹ سامنے گھڑا تھا۔ بلہا رہا تھا آپ نے انصاری سے
فرمایا، دروازہ کھولو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! مجھے ڈر لگا ہے کہ آپ کو نقصان پہنچائیں گے۔ آپ
نے فرمایا یہ مجھے کچھ نہیں کہیں گے۔ تم دروازہ کھولو۔

جب اونٹ کی نگاہ آپ پر پڑی۔ دو ڈکڑے قدموں میں گر گیا۔ افسی
ہجوا نہ آپ نے دبی سے ہانکھ دیا۔ دوسرے کی طرف دیکھا تو وہ بھی اسی طرح آیا اور آپ کے
قدموں پر سڑا لیا۔

آپؐ نے اس کو بھی دس سے زائد بار فرمایا، ان لوگوں نے لوہا اب یہ بھی مفرمانی نہیں کر سکا۔ چنانچہ ان کو بھی پتہ چلا کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔
حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ اب وہ لوگوں کے دہی سے تڑپتے تو ارشاد فرماتے تھے:
السلام عنیک یا رسول اللہ! یہی حد پھر اس کا تھا۔

جھارڑیوں نے دیوار بنا دی

آپؐ پہلے پیشاب کرنے لگے۔ ایک ڈھیرڑیوں پر بنی چھوٹی سی تعمیر بن کے پیچھے پردہ نہیں ہو سکتا تھا۔ چاروں طرف سے دیوار بن جائے کہ ان جھارڑیوں میں انھیں ہر جگہ سے ان کے ہاتھ نہ پہنچ سکیں۔ چاروں طرف سے دیوار بن جائے کہ ان کو کچھ نہ دیکھ سکیں۔ آپؐ پہلے پیشاب سے ناراض ہوئے تو آپؐ نے پانی سے فرمایا کہ ان کو کچھ نہ دیکھ سکیں۔ پانی کچھ نہیں جا سکتا۔ حضرت میر نے کہنے پر فرمایا: پانی نہ کچھ نہیں۔

آپؐ کی نبوت کی گواہی بزبان درخت

ایک بار آیا۔ آپؐ نے پانی پیا۔ پھر بھی (ﷺ) کہتے ہو کہنے لگا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ نہیں۔ ان میں سے کچھ کہہ رہے ہیں کہ ان میں سے تو پھر بھی (ﷺ) مانے لگا۔ کہنے لگا، ہاں، لوں گا۔ تو آپؐ نے ارشاد نہیں دیا۔ اس میں کواثر نہ کی۔ آپؐ وہی پانی چک سے لے کر کے ساتھ لگ کر اپنے انہی کو جیسے انسان کرتا ہے اور پھر اپنے سر سے پرچھتی ہوئی تلی دریا کر آپؐ کے سامنے ایسے بڑھی ہوئی۔ ایک شخص: آپؐ نے فرمایا: من! کہا: اشہد انک رسول اللہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ تو اللہ کا رسول (ﷺ) ہے۔ آپؐ نے میں وہ نہ پوچھا۔ اس نے میں: اشہد انک رسول اللہ! تو اللہ کا رسول (ﷺ) تو اللہ کا رسول (ﷺ)۔

حضرت سلمان فارسیؓ کے اسلام لانے کا واقعہ

سلمان فارسیؓ کا ایک لمبا قصہ ہے جس میں ان کا آخری انگیزانہ کاموں کا بیان ہے۔
 عیسائی مہاجر کے پاس رہتے تھے کہا اب آپ تو مر رہے ہیں تو میں آپ کی دیکھ کر
 جاؤں انہوں نے کہا جانا اب دینا۔ سے حج منہ لیا ہے اب تو آخری لمبی کا
 ارتداد کر دیتے دانا ہے اب رو تپنے کا تو ان کا ساتھ دینا کہا
 اس کی نشانیاں کون کی ہیں ؟

اب وہ بے گناہ کہہ کر دیکھ کر انہیں کھائے گا صدق نہیں کہے گا
 کا من قبول کرے گا اور ان کی کمر کے درمیان سیدھے کٹے گئے قریب میر ہوئی ہوئی۔ یہ تین
 نشانیاں یاد رکھو جس روئی ہے۔

پھر ایک لمبی کہانی چلی ہر سال ادا ہے پیچھے ہر صوبہ پاک پہنچے بھی
 دینے پہنچے گئے اب سلمان فارسیؓ کو پہنچا چلا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لے گئے
 ہیں اب پہلے دن سلمان فارسیؓ آئے اور کہا کہ یہ میں آپ کے لئے مبعوث لایا ہوں تو
 آپ نے وہاں کمر صحابہ کو روک دیا کہا آؤ ہماری کھاؤ تو انہوں نے دل میں کہا۔ عدا
 اولیٰ یہ کبھی نشانیاں ہے پھر گھوڑوں کے رائے اور کہا کہ میں آپ کے لئے جو دینا ہوں
 تو آپ نے خود بھی کھائی اور صحابہ کو کہا کہ تم بھی کھاؤ تو انہوں نے کہا۔ عدا
 اور یہ نشانیاں ہو گئی اب سوچ میں پڑے کہ تیسری نشانی کیسے دیکھوں ؟
 تو آپ نے فرمایا تیسری دیکھ دوں تیسری بھی اچھا دوں اور کچھ
 اور کچھ اچھا کیا یہ دیکھو۔

طفیل ابن عمروؓ کی عمر و دوسری کا واقعہ

حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں کفار نے مطہر کیا ہوا تھا کہ ان کی بات نہ سنا
 نہ ہے وہ نہیں جانتا ہے تو اب بھی جو کہتے ہیں کہ ان کے قریب

نہ جانا نہ جاتا ہے اور کھسک جاتا ہے اور بستر اٹھایا بیٹا ہے ان کے قریب نہ جاتا

ایک تھے طفیل ان عمارتوں میں ان کو اتنا اڑایا کہ انہوں نے کان میں روٹی دے دی انہوں نے کہا کہ میں ان کی سنوں گا یہی نہیں کہیں میرے اوپر اثر نہ ہو جائے تو کہنے لگے آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ مجھے نہ کریں چھوڑ دے تو کہنے لگے کہ

میں بیت اللہ میں گیا تو دیکھا کہ آپ قرآن پاک پڑھ رہے ہیں نماز میں۔ تو میرے پیچھے میں آیا کہ میں مقلد بالغ آدمی ہوں۔ میں کھدرا آدمی ہوں۔ کیا مجھے نہیں پتہ چلتا کہ غلط کیا ہے کبھی کیا ہے؟ میں سنوں تو کسی یہ بتا کر دیتا ہے؟ بدل میں آیا تو میں نے کان سے روٹی نکال لی اور آ کر آپ کے پاس بیٹھ گیا تو یہ حال بھی بڑے تھے چادر بڑا جانتے تھے۔

کہنے لگے بھتیجے میں نے بڑے بڑوں کا چادر نکالا ہے اور جن بھی بھگائے ہیں اُن پر میری کوئی حق نہیں کیا ہے اُن پر وہ بھگایا ہے تو میں میرا علاج کر لیتا ہوں تو آپ نے براہ میں کیا۔

الحمد لله سمعنا من ابن عباس عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ان کلمات میں جو تاثیر ہے جو عرب میں دوہی سمجھ سکتے ہیں تو وہ دینے پر آمین کہنے لگے۔

الحمد لله انما نحمد الله على ما هم عليه

کہا یہ دو بار دو بار دو بار کہو تیرا کلام تو سند رک گہرائیوں میں پہنچے گا تو آپ نے دو بار دو بار دہرایا

الحمد لله الحمد لله سمعنا من ابن عباس عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا تهاونوا

کہتے تھے: کیا مانگتے ہو؟ کہا کہ مانگتا ہوں کہ اللہ کو ایک مانو اور مجھے اس کا رسول مانو۔ کہا ہاں یا۔

سنت پر عمل کرنے سے فتح ہوگئی

صحابہؓ کے دور میں قلعہ فتح نہیں ہو رہا۔ سارے حیران ہیں کیا وجہ ہے کہ قلعہ فتح نہیں ہو رہا۔ قراب توجی کس وجہ سے قلعہ فتح نہیں ہو رہا؟ میرے بھائی!

مسلمان کی سوچ دیکھو۔۔۔ انہوں نے کس بنیاد پر فیروہ کرنی کو توڑا؟ آج اس کو سوچ۔۔۔ سوچ میں پڑ گئے کہ قلعہ کیوں فتح نہیں ہو رہا۔۔۔ کہتے تھے، ہم سے مسواک کی سنت چھوٹی ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ نکلا۔ قلعہ اس لئے فتح نہیں ہو رہا ہے کہ مسواک کی سنت چھوٹی ہوئی ہے۔ سارے لشکر کو حکم دیا کہ مسواک کرو۔۔۔

مذہبِ حق اذرا ہے جس کی یہ لکڑیاں منہ میں لے کر بھرتے ہیں۔ اب تو نیا زمانہ ہے۔ اب تو برٹش کر رہا ہے۔ یہ تم کیا منہ میں لکڑیاں لپٹے رہتے ہو۔ قرابوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی؟ مسواک کی سنت چھوٹنے پر اللہ تعالیٰ کی مدد ہٹ گئی کہ تم نے میرے حبیب ﷺ کی ایک سنت کو ہٹا رکھا ہے۔ لہذا میری مدد تم سے دور ہوگئی۔

صحابہؓ کی آپؐ سے محبت

غزوہ بدرؓ کی سنت دل کی گہرائیوں میں اتر جائے کہ اس یہ میرے نبی ﷺ کا طریقہ ہے۔۔۔ میں اس کے خلاف نہ کروں گا۔ اس طرح پر آئیں مسلمان پر فرض ہے اور اے احسان وہ کر رہے ہیں۔ یا تو ان جیسا کوئی من لا، پھر ان کا طریقہ چھوڑو یا ان جیسا کوئی قربانی کرنے والا۔۔۔ پھر ان کا طریقہ چھوڑو۔۔۔ ہاں کے چھوڑو کسی، اللہ کی دادی میں کہ یہاں آپ کے نبی ﷺ کو کیسے چتر پڑے تھے کس طرح کافروں نے گھیرے میں لے لیا تھا اور چاروں طرف سے کھادوں کا پانی برس رہا تھا اور۔۔۔ بڑے جانثاروں کے قدم کھڑے تھے اور آپؐ کعبہ

کی پہچان میں کرکڑے ہوئے تھے ایک پتھر چڑا منہ پر اور دانت ٹوٹ گئے اور
تڑپاں اندر گھس گئیں گھالوں کے اندر ابو بکر صدیقؓ آگے بڑھے تو ابو عبیدہؓ نے گئے،
ابو بکرؓ! جیسے اللہ کا واسطہ دیکھتے ہوئے جا۔ یہ عزت مجھے لینے دے۔

اب ہاتھ سے نکال مشکل ہو رہا تھا تو اپنے دانتوں سے ایک کڑی کو نکالا تو کڑک

ایک دانت ٹوٹ گیا، ساتھ کڑی بھی نکل آئی۔ مگر دوبارہ اپنے منہ میں لیا اور دوسری کو کھینچا اور
دانت ٹوٹ گیا کڑی باہر نکل آئی۔

پھر تیسری کڑی کو دانت نالے۔ پھر تیسرا دانت بھی ٹوٹ گیا کڑی باہر نکل
آئی پھر چوتھا دانت ٹوٹ گیا اگلے دونوں اوپر نیچے کے دانت ٹوٹ گئے اس
کے باوجود کچھ بڑھتے ہیں کہ ان دونوں دانتوں کے نوٹنے سے تو حسن آدمی ہوتا ہے نہیں ہر
دیکھتے تھے کہ ابو عبیدہؓ کا حسن دوبالا ہو گیا تھا۔

عزاد ایسا احسن احسن میں ایسی عیبیدہ احسن۔

جس کے اگلے ۱۰۰ دانت ۱۰ پر نیچے کے نوٹیں اس کو احسن کہتے ہیں تو تہی
یوں ہو جاتا ہے ابو عبیدہؓ کا حسن پہلے سے زیادہ ہو گیا۔ یہ پھر ادھر آگئے عید الفتن کی
نے سر پر آگے تھوڑی ایک گوار یہاں پڑی ایک سیٹے تک زخم بردار ایک گوار
سر پر پڑی اس سے پکڑا کے کر گئے ٹڑھ میں بے ہوش ہو گئے یہاں یہ خبر مشہور ہو گئی
کہ حضور اکرم ﷺ شہید ہو گئے ہیں۔ حضور ﷺ شہید ہو گئے ہوش میں آتے ہی پہلا جملہ
اللہ! انہیں پکھڑتے کہنا انہیں میرا پتہ کوئی نہیں۔

یا اللہ! انہیں عذاب نہ دینا

یا اللہ! انہیں عذاب نہ دینا

گوار الہا کا مینہ برسر رہا ہے یا اللہ! انہیں عذاب نہ دینا

امت کی محبت میں کائنات کے سردار کو پتھر مارے جا رہے ہیں

حضور ﷺ ایک خیر میں گئے اور ان سے بات کی انہوں نے

کیا خدا سرور آجائے پھر تیرے سے بات کریں گے آپ کو ملے انتظار
میں۔ بھگتہ بن قیس قریشی قیس بکد و قبیہ قبیہ سے تھا بھگتہ بن قیس آیا اس نے
کیا، یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ وہی قریشی نو جوان ہے جو بھگتا ہے جس اللہ کا نبی
ہوں اور بھگتا ہے مجھے پناہ دو جس اللہ کا کل پہنچا جا چکا ہوں۔ اس غیث نے دیکھے سے
جو نیزہ مارا اور زخمی رہی، آپ لٹ کر زمین پر گرے۔ پھر بھی زبان سے بدعا نہیں نکلی۔ لوگ کہیں کہ
توں ذلیل ہوتے پھرتے ہو؟ ارے وہ تو ایسوں کے سامنے گرے لیکن زبان سے بدعا نہیں نکلی۔
انہوں نے مارا لیکن آپ کئی زبان سے بدعا کے الفاظ نہیں نکلے۔

ایک صحابی کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ ایک نو جوان ہے برا غویصورت اور لوگوں کو دعوت
دیتا پھر رہا ہے۔ صبح سے چل رہا ہے اور ایک محلے کی طرف جا رہا ہے۔
میں نے کہا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا، یہ قریش کا نو جوان ہے جو بے دین ہو گیا
ہے۔

حسب الشک الہاد

صبح سے وہ وہی بات کر رہا تھا کہ یہاں تک کہ جب سورج سر پہ آیا تو ایک آدمی نے تہ کے
میں پڑھو کا۔

دوسرے نے گریہاں پھونکا۔

ایک نے آنکھیں میچ لی والی۔

ایک نے آنکھیں پھینکا۔

لیکن یہ سب کچھ کے طرف سے دیکھو کہ زبان سے ایک بول بدعا کا نہیں نکلا۔ اس نے میں
حضرت نہایت کو پہنچا تو وہ زار و خوار ہوئی اور ہی میں چالے میں پانی لے کر۔ جب ہی کو روک دے
دیکھا تو وہ آنکھیں ہم ہو گئیں۔ اے! کیا بیانی!

لا تخشى علی ایک الذلیل

کہا بیانی! اپنے باپ کا غم نہ کر۔ تیرے باپ کی حفاظت اللہ کر رہا ہے۔ میرا کھڑا نہ ہو
کا دو صحابی کہتے ہیں، جو ابھی کا کر تھے وہ مسلمان ہو گئے۔ میں نے کہا، یہ لڑکی کون ہے؟ انہوں

نے کہا، یہ اس کی بیٹی ہے۔ انبیاء نے اس دین کی خاطر بے پناہ تکالیف برداشت کیں حتیٰ کہ

حملوا علی الاعضاء

”وہ ساریوں پر ٹک گئے۔“

وتشروا بالعناشیر

”وہ دريوں سے چروائے گئے۔“

اور ایک حدیث میں آتا ہے۔

يسقط هامشاط الحبيد ما دون لحميه وعظامه.

”ان کے گوشت میں تنگیاں لگ چکی ہیں ایسے ڈالتے تھے ہر

ان کی بوئیاں اتار لیتے تھے انہیں کہتے کہ کل اسلام چھوڑ دو

کہتے نہیں چھوڑیں گے ان کی بوئیاں اتار دیتے تھے۔“

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا انوکھا واقعہ

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے پاس ایک عورت آئی۔ کہا اے شیخ! اُر اللہ تعالیٰ نے

پردے کا حکم نہ دیا ہوتا تو میں اپنے چہرے سے نقاب اٹھا کے تجھے دکھائی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کیا جہاں بخشا

ہے لیکن اس کے باوجود میرا خاوند دوسری شادی کرنا چاہتا ہے یہ سن کر شیخ عبدالقادر

جیلانیؒ پر فحشی طاری ہو گئی۔ لوگ بلا سے حیران ہوئے کہ یہ کس بات پر فحش ہے؟ جب ہوش میں آئے تو

فرمایا لوگو! یہ ایک مخلوق ہے جو اپنی محبت میں شریک کو برداشت نہیں کر رہی وہ وہاں کا بادشاہ

اپنی محبت میں شریک کیسے برداشت کرے گا۔

فکر آخرت ہو تو ایسی

حضرت معاذؓ دعا پڑھ جب رات آتی تو کہتیں کہ اے معاذ! تیری آخری رات

ہے کل کا سورج تو نہیں دیکھی گی کچھ کرتا ہے تو کر لے اور یہ کہہ کر ساری رات

جاتی رہیں۔ مصلے پڑھتے مینے سوچتا رہا۔ پھر اگلے رات آتی معاذ! یہ آخری

راحت ہے ۔ کئی کا سورج نہیں آئے گا کچھ کرنا ہے تو کر لے پھر ساری رات ہنسی میں تکی رہیں باب ان کا انتقال ہوتا تھا تو روئے تھیں پر ہنسنے لگیں تو محروم نے کہا روئی کس بات پہ ہو ” کہا روئی اس بات پہ ہوں کہ اُن کے بعد نماز سے محرومی ہو جائے گی اور نماز اور روزہ آج کے بعد چھوٹ گیا اس بات پہ رونا آیا اور یہی کس بات پہ ہو ” ان کا مولود سعید ابن الاشعث ۳۰ سال کا ہوا میں پچیس عیسائی ہو گئے وہ بہت بڑے تالپین میں سے تھے۔ تو قرآن نے لکھا ” جس نے بات نہ یوں کہہ دو سامنے میرے خاوند کھڑے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ تجھے لینے لے گئے یا یوں تو ان بات پر ہنس رہی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ملاپ کر دیا کہ وہ سامنے کھڑے ہیں ” لیکن میں اور کہہ رہے ہیں کہ تجھے لینے کے لئے آیا ہوں اور اس کے ساتھ ہی انتقال ہو گیا۔ تو ہم اللہ تعالیٰ کی ذات کو سامنے رکھ کر بٹلے والے نہیں۔

یاندی کی اللہ تعالیٰ سے محبت

محمد بن حسین بغدادی، دوسری صدی میں مکہ ایبہ کلیر دندی فرات دوری تھی۔ اس کو خرید کر لے آئے۔ لوگوں نے کہا، پاگل سی ہے، انہوں نے کہ کوئی بات نہیں رات کو آج رات کے بعد آنکھ کھلی تو دیکھا وہ دندی مسلے پہ بیٹھی تھی او اللہ سے دعا کہاری تھی آنسو بہہ رہے تھے ۔ میں گھٹ رہا ہے او اللہ کو کہہ رہی ہے ۔ اے اللہ! اور محبت جو تجھے مجھ سے ہے ۔ میں اس کے واسطے تجھ سے سوال کرتی ہوں تو انہوں نے ٹوکا کہ نہ رکی! کیا سنتی ہے؟ ہاں کہہ دو محبت جو مجھے تجھ سے ہے کتنی کی، چپ نہ رہا۔ اے اللہ! مجھ سے محبت نہ ہوتی تو مجھے یہاں نہ ملھاتا تجھے ایاں نہ ملھاتا مجھ سے محبت ہے تو میری خند سے مجھے اٹھ کر مصلے پر کھڑا کر دیا پھر نہ بے گئی۔ اے اللہ! اب تو میری میری محبت کا ازالہ کر دو ” لوگوں کو بچہ چل گیا کہ ” یہ محبت اور محبوب ہیں ” اے اللہ! اب مجھے اپنا دھال دے۔ اے اللہ! مجھے اپنا ملاپ دے دے ” مجھے اپنے پاس جا لے ” یہ کہہ کر چیخ ماری اور جان بھگائی۔

قبالت میں ابھرنے لگا ہوا۔ میں نے کہا، اس کا کھن لیے مگر کھن لے کر آیا تو دیکھا کہ ہر کھن چڑھا ہوا ہے اور اس پر نورانی مسرت لکھا ہوا ہے۔

الان اولیاء لا خوف علیہم ولا هم یحزنون

کے ان اولیاء نے نورانی مسرت میں غرق ہے۔ نہ آفرت میں خوف ہے۔

خولہؓ کی پکار .. تو نہیں سنتا تو اللہ کو سنتی ہوں

حضرت حمزہؓ ان شعبہ ایک صحابی ہیں، ان کے نام نے ان کو طلاق دینے والی حدیث کی طلاق وہ طلاق دیا تھی؟ کہ کوئی آدمی میں کہتا تو میری ماں کی طرف سے خواہ صورت اس پر چڑھ جوتی ہو اور کسی خرافہ سوتی کہ خیر بھی نہ کہے بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ حدیث حدیث میں ہو سکتا تھا۔

ابھی اسلام میں اس سے پہلے میں کوئی غم نہیں آیا تھا تو حضرت خولہ بنت اخیلہؓ کو ان کے خاندان میں صحت کے پروردگار چھوڑ دیا کہ تو میری ماں کی طرف سے اور وہ پریشان ہو گئیں کہ چھوٹے چھوٹے بچے میری ماں کی طرف سے دوسری شادی کے قابل نہیں اب میں کہا۔ زندگی گزاراں۔ تو وہ بھٹی ہوئی مظلومہ ارمیہؓ کے در پہ آئی۔

حضرت عائشہؓ نے کہا، یہ سچی بات ہے۔ حضرت خولہؓ نے کہا، یہ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں تھی۔ یا ہوا؟ کہا، میرے خاندان نے مجھ کو کہا تو میری ماں کی طرف سے یہ تو حدیث کی حدیث ہے، آپ اس حدیث کو نہیں تسلیم کریں۔ غم کر دیں۔ تو ابھی چونکہ شریعت کا کوئی قسم یا ٹکس تھا تو آپؐ نے دوران سے حدیث کو ہی دے دیا کہ درست طریقہ تو اس پر چڑھ جوتی۔

اس نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ اللہ اسوۂ لدی وہ میرے ہیں کا باپ ہے۔ نعرۂ اعلیٰ وہ باپ میرے سر مجھے میرا ختم اہلنا، شبلی برائی میری شہر تو میں اور کس اور پہ زندگی گزاروں؟ اگر آپؐ نے یہ طلاق پر قرار رکھی تو پھر میری باقی زندگی کہاں گزارے گی؟

”آپ نے پھر تو حرم ہوئی حرمت دیدہ سے پھر درخواست
کی کہ یاروں اللہ کی نظر سے فراموش نہ رہیں آپ نے اچھا ہی نہیں تو آپ نے سر جو کاٹا،
نے نہیں خاموش ہوئے۔“

”وہ اس نے اچھا کیا۔ اس نے اعلیٰ فرمایا، آپ نہیں، خود رہتے تو اس نے آسمان کی
طرف بھاگ چلی۔ کئی کئی سال نہیں گئے میں آپ نے آپ سے گام نہ لائی ہوں بات کو
نہیں مٹا دیکھا، مریض میں پچھا، (آپ) ”وہ کسکی علی اللہ“ پچھا اس نے اپنے
دب کو دیا۔ کیا اللہ تعالیٰ تو نہیں سنتا تو اس ”واللہ بس مع نصاب رکھا“

اللہ تو وہوں کا منظر و من رہا تھا آپ انکار کر رہے تھے وہ اقرار کر رہا
پہاڑی تھی ان اللہ سمیع سمیع آپ کا رپ نہ بھی ہے اچھا بھی
ہے آج کے بعد میں اس طلاق کو باطل نہ ہوں ”ختم کرتا ہوں اللہ ہی فیصلہ نوں کے حق
میں رہے ہوں۔ پھر اس کا ترجمہ نہ نہ کر رہے ہوں۔“

ایک خاص کارکردہاں زبانی حوالہ دیا تو تینوں کو حوالہ اٹھانے
پر ہی حوالہ۔

یہ طلاق آج کے بعد ختم کرتے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ کی عادی میں سرور حرمات اٹکا اچھا
از سکتا ہے۔

ظالم تجھے پتا ہے یہ کون ہے؟

حضرت حمزہ امیر المومنین تھے، شریف لے جا رہے تھے، آپ حرمات نے دھوکا لیا، امیر
المومنین ”وہ بھروسے“ اور حرمات کئے تھی ”ایک بار ذوق تو تھی“ ”تمہی کیا تھا۔“ پھر تو
پھر تو امیر المومنین کا اسی طرح تھا اور تمہی میں دھوکا کھانے۔

”بہت اچھا تھی تو ایسا آدمی نے کہا۔ امیر المومنین“ ”آپ امیر امیر کی خاطر اس لئے“ ”کہا،
اسے ظاہر ہے بھی ہے۔ یہ کون ہے صبا ہے“ ”یہ وہ ہے جس کی بنا کہ اللہ تعالیٰ نے عرش پہ نہ تو عرش

پہنچے نہ تھے۔ چنانچہ اس نے کہا: یہ تو سناتا رہا۔
 یہ کوئی بات نہیں۔ یاد آ رہی ہے۔ پھر نے پکے ہیں
 میرے پاس رہیں۔ تو ان کو ان کے گھر واپس لے آئے۔
 ان کے پاس بھیجیں۔ تو وہ ان کو واپس لے آئے۔ میرے پکے
 نہ لے جائیں۔ اس نے اپنے ہی کی زبان پر میرے حق میں فیسر
 کیا۔

مولانا نے مولانا کا حق کا فیسر لے لیا ہے۔ اس نے یہ کہہ دیا ہے کہ
 میرے حق میں فیسر ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ دے ہی، اللہ فرما۔ تو کوئی اس بات کا جواز۔ کوئی اس کی تعریف
 نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک اور تورات میں جسے پکے پکے لے لیا ہے (توفیق) ان کے
 ایک صورت لکھ کر ان کا حق دے رہی ہے۔

فقد سمع اللہ قول النبی محمد ﷺ فی ذلک

اللہ نے اس کا جواب دیا ہے۔ اس نے یقیناً یہ کہہ دیا ہے کہ
 آپ آج بارگاہ میں پہنچے

حضرت عثمانؓ کی کیفیت نماز

یہ عثمانؓ تھے ہیں۔ یہ عثمانؓ تھے ہیں۔ اپنی عمر وہی تھی کہ وہ تھے۔ یہ عثمانؓ تھے ہیں۔
 ان کی عمر تھی اور اللہ نے ان کی عمر دے دی تھی۔ ان کے پاس تھے ہیں۔ ان کے پاس تھے ہیں۔
 واللہ سے شروع ہو گئے۔ ان کو تھے ہیں۔ ان کو تھے ہیں۔ ان کو تھے ہیں۔

بقرہ	نہی	نہی	نہی
نہی	نہی	نہی	نہی
نہی	نہی	نہی	نہی
نہی	نہی	نہی	نہی
نہی	نہی	نہی	نہی

تھیں، مگر اے خدائے

والناس پہ باتے ممان مئی نے۔ کوسا نیا
رحمۃ مستظرفہ انفرای اصول کا
مقرر کیا ہوا ہے۔

حضرت عبداللہؑ کا اہتمام نماز

[illegible]

یہ افغاری امثال کا حلقہ ہے تو میں عرض کر رہا تھا کہ اگر صرف نماز زندہ نہ جائے، پھر۔۔۔
 سندھ میں کوئی بے قزاقی نہ ہے تو یہ سندھ کی زمین جو ہم سارے رائے دیکھتے آئے
 ہیں کہ بجز بوٹی چڑی ہے یہی زمین سارے گلنے لگے ہوئے تھی۔ اتنا دل سے
 فصاحت ہوگئی اس تو آغا۔

حضرت انسؓ کی نماز

حضرت انسؓ کا ذکر آیا کہ جب وہ باغ میں تھوڑا سا پھرا تو اس وقت وہیں ایک شخص نہیں آیا۔ یہ وہ باغ بھی نہیں تھا جس کا نام ہے۔ پھر وہاں آیا۔ اللہ اکبر! پھر غل شروع کر دینے لگا۔ ابھی وہ غل کر رہا تھا کہ ایک شخص آیا۔ اللہ اکبر! پھر غل شروع کر دیا۔ وہ غل کرنے سے باز نہیں آیا۔ پھر وہاں آیا۔ اللہ اکبر! پھر غل شروع کر دیا۔ وہ غل کرنے سے باز نہیں آیا۔

گیا جب سلام پھیرا بارش ہوئی پانی بھر گیا نوکر سے کہا کہ جاؤ دیکھو کہ بارش کہاں کہاں ہوئی ہے؟ جب جا کر دیکھا تو بارش کی چارو چوہری کے اندر تھی، اب ایک قطرہ بھی نہ تھا۔

صرف نماز سجدہ میں زندہ ہو جائے کوئی بے نمازی نہ ہو اور اندر کے ذوق سے بھاگیں ہاں لئے نہیں کوڑھیں دیا ہے ہاں لئے کو میرا ہتھ بھیل جائے۔

ابوریحانہؓ کی نماز کہ بیوی کو بھی بھول گئے

ابوریحانہؓ جنہاؤں کے سفر سے تھے، گھر میں پہنچے تو رات کو عشاء کی نماز کے بعد بیوی سے کہنے لگے۔ دو نعل چڑھوں، پھر بیٹھ کے باتیں کرتے ہیں۔ دو نعل اللہ اکبر۔ اب وہ بیٹھی ہوئی کہ قتل حوائد سے رنوع کروں گا۔ لیے سفر سے آیا ہے تو کوئی بیٹھ کے بات چیت ہوئی۔ وہ قتل حوائد کہہ کر دو نعل الم شراب ہو گیا چلتے چلتے چلتے چلتے حجر کی آواز ہوئی اور ابوریحانہؓ نے سلام پھیرا تو بیوی نے ہنسے سے پھر گئی۔

اما لا تھک نصیب

”میرا حق کہاں کیا؟“

قصبت و اتعبتی

”مجھے بھی تعاف پاؤ، ابھی تھا کہ۔“

ایک جدائی کا صدمہ ایک قریب کے ترپا میرا حق کہاں ہے؟

کہنے لگے معاف کرنا میں بھول گیا کہا خیر اللہ بھلا کرے تو کیسے بھول گیا

یہاں تو پہلے میں وہ سو میل دور بھی نہیں بھولتی یہ ایک کمرے میں بھول گیا، کیسے بھول گیا؟

کہا، جب اللہ اکبر کہا تو دست مائیں آگئی تو سب بھول گیا۔

نماز کی برکت سے مردہ گدھے کو زندگی مل گئی

نبات بن چڑھتھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلے گدھا سر گیا ساتھیوں نے

کہا سامان ہمیں دے دو کہہ نہیں تم چلو میں آ رہا ہوں ایک طرف ہوئے اللہ اکبر . نماز کی نیت پانچویں رکعت چمکی سلام پھیرا۔ اے اللہ! عبدک فتنی مہلک اے سولا! تیرا بندہ تیرے راستے میں ہے۔

بہی الحی العظام اللہ! جو بندہ یوں کوزندہ کر دیتا ہے مجھے اس ساری کی ضرورت ہے۔ تو فتنی ہے اور میں محتاج ہوں تو میں ساری کیے بغیر سفر کیسے کروں۔ ؟

انصار دے اس گدھے کو بھرا غصے اور چھڑی لی اور مرد و گدھے کو ایک ماری کہا اٹھ اور وہ کان جلا کا ہوا کھڑا ہو گیا ایک چھڑی سے جو نماز مردوں میں روح پھونک دے وہ دنیا کے مسئلے حل نہیں کر داسکتی؟ مگر نماز تو ہو۔

بکی اللہ کے حبیب کی خبر ہے بلماز پڑھتا نہ کھولو جو کام پڑے پڑے بادشاہوں سے اور جہاں سارے راستے نوٹ جاتے ہیں . آپ کی نماز وہاں سے بھی آپ کو پار لے جائے گی۔

نماز کی برکت سے سمندر میں گھوڑوں کی دوڑ

حضرت علی ابن خضر سمندر کے کنارے آئے، بحرین پر حملہ کرنا تھا اور میان میں سمندر تھا کشتیاں تھیں جسکی کشتیاں مہیا کرتے تو دشمن آکے چڑھتا ہو جاتا پھر سفر تھا پویشی کھینے کا تو وہیں کھڑے ہوئے۔ فکرموجود ہے۔ نیچے اترے دو رکعت نفل پڑھے۔ ہاتھ اٹھائے۔

اے اللہ! تیرے راستے میں تیرے دین کی دعوت میں

تیرے نبی ﷺ کے غلام ہیں کشتیاں ہمارے پاس نہیں

مشکل تیرے لئے نہیں . ہمارے لئے راستہ مہیا فرما۔

یہ دعا مانگی اور کھڑے ہوئے اور سامنے سمندر ہے اور فوج سے فرمایا۔

بسم اللہ پڑھو اور گھوڑے ڈال دو

مخبر کے واسطے پائی کے اپنے چلا اپنے درمیان میں ایک آدمی نے اپنے
خود ہی پیٹھ پر خود ہی آواز دے کر پیٹھ پر دست کشہ سے پچھلے تو
پچھا ہاں ہاں اسی کوئی سامان میں ہے وہاں کیا عورتاں مسویں
ہے دستہ کون پر کیا — مولا تو فریاد ہے میں کنبے نگاہی
تیرا و نام ہو گیا ہے — اسی سے ساتھ — اس نے پھر دیا ہے کہ دے پائے تو کلام دیا
کہ یہ ہے یہ ہے یہ ہے — دیکھی نہیں ہے۔

میاں محمد لاہوریؒ کی قصہ اور شاہ جہاں

میں نے محمد لاہوریؒ کے لئے کہے تھے تو ان کا ایک مریہ نے اندر تو حضرت
حضرت سے روئے انہوں نے پچھنا یا ہوا — تو کہہ جہاں آئے — انہوں نے
کہہ — یہ وہ ہے — میں نے تو کوئی نام نہ جانتا تھا کہ حضرت
میں — انہوں نے کہی ہیں — تو جہاں میں انہوں نے بھی مقرر کیا تھا

قرآن پاک کے مقابلے میں کتاب لکھو

ایک دفعہ میری خدمت میں ایک شخص آیا جس نے کہا کہ میں نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں
میں نے قرآن پاک کے مقابلے میں کتاب لکھی ہے جس میں
میں نے قرآن پاک کے مقابلے میں کتاب لکھی ہے جس میں
میں نے قرآن پاک کے مقابلے میں کتاب لکھی ہے جس میں
میں نے قرآن پاک کے مقابلے میں کتاب لکھی ہے جس میں
میں نے قرآن پاک کے مقابلے میں کتاب لکھی ہے جس میں
میں نے قرآن پاک کے مقابلے میں کتاب لکھی ہے جس میں
میں نے قرآن پاک کے مقابلے میں کتاب لکھی ہے جس میں

ایک بدو کا قرآنی آیت سنتے ہی سجدہ میں گرنا

فصلع بعد از نماز و اعتراف عن الخطیئہ ان کھیک المسبھون

اس آیت کو ایک بدو نے سنا تو کہہ میں کر مجھے تو کہہ میں کو خود دہر ہے
 کہنے لگا اس کا وہ تو نہ ہو کر رہا ہوں کیا طرح تصور کا وہ ہے مسلمان نہیں
 ہے لیکن ہر مٹی عادت نے کہہ میں کر دیا انا تارڑہ قسمی ہے کہ ہر قرآن پاک کا
 طور نہیں سمجھتے کہ وہ قیہ ان کے نام ہوا ہے اور ان کی مٹیوں میں اتر جاتا ہے۔

قرآن پاک کی تاثیر

میرا یہ معلم فرما رہا تھا کہ میں نے چاہا اور مسجد میں داخل ہوا تو آپ نے آیت چھوڑ دی
 تھے مغرب کی نماز میں۔

ام خلقوا من غیر نسیء ام هم الخلقون ام خلقوا السموات والارض من لا
 یوقنون ام عہدہم عزائریںک ام هم المصطرون

و حضرت میرزا فرماتے ہیں کہ مٹی طقت سے قریب تھ کر میرے دل کے کھرے
 نکڑے ہو رہے ہیں کل بڑھایا ہوا جز کر با قرآن پاک نے سمجھنے
 نہ دیے۔

امیہ بن الصلت ایک بہت بڑا شاعر و بابا مشہور شاعر تھا ان کے اشعار
 اس قدر تھے کہ آپ نے کہا کرتے تھے اس لسانہ و کھر قلہ اس کی زبان
 بیان دئی اور دل کا ترجمہ کیا کہ اس کا یہ تھا کہ آپ علیہ السلام کے اشعار نہ کرتے تھے اور ایک دلو
 آپ علیہ السلام نے ایک مجلس میں اس کے ہاٹھ شمرے۔ درناو اور سفاک اور نڈے۔ یہ کہتے رہے یہ کہتے
 کہتے ہا اشعار تھے۔

ایک دن وہ کے میں تھے کہ کیا تو نے اپنی نبوت کا حقیقہ چاہا ہے؟ تو
 میرے ساتھ مقابلہ کرو میں بھی کام بہن ہوں تو بھی کام پیش کر گیا تو جرم شریف میں
 لکھنے ہو مجھے۔

اور عبد اللہ بن مسعود کا کہنا کہ اس نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو
 شمر شمر میں اس سے حال اچھا نہ ہو دوسرے نے جو دیکھا دیکھا تو آپ نے فرمایا یہ ابھی سنو۔

نہیں سہہ تو کیا ہوگا

تو رہا

اور وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرح دیکھا ہے۔
 یہ وہی وہی ہے جو میں نے دیکھا ہے۔ یہ وہی وہی ہے جو میں نے دیکھا ہے۔

اخلاق کی وجہ سے دشمن قدموں میں گر گیا

میں نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرح دیکھا ہے۔

میں نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرح دیکھا ہے۔
 میں نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرح دیکھا ہے۔
 میں نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرح دیکھا ہے۔
 میں نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرح دیکھا ہے۔

میں نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرح دیکھا ہے۔
 میں نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرح دیکھا ہے۔
 میں نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرح دیکھا ہے۔
 میں نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرح دیکھا ہے۔

شہر کی اور جنگلی کتے کا مناظرہ

یہ وہی ہے جو میں نے دیکھا ہے۔
 یہ وہی ہے جو میں نے دیکھا ہے۔
 یہ وہی ہے جو میں نے دیکھا ہے۔
 یہ وہی ہے جو میں نے دیکھا ہے۔

یہ وہی ہے جو میں نے دیکھا ہے۔
 یہ وہی ہے جو میں نے دیکھا ہے۔
 یہ وہی ہے جو میں نے دیکھا ہے۔
 یہ وہی ہے جو میں نے دیکھا ہے۔

ایک آدمی یہ دبا تھا کہ بادل سے آواز آئی کہ جاؤ، فلاں کی بھٹی کو پانی دو۔ تو آدمی بادل کے ساتھ چل پڑا۔ تو بادل ایک پہاڑی پر برس دیا۔ وہاں سے ایک درے میں سے ایک ذلہ سا تھا۔ اس میں آدھے کے ایک ذلہ تھا۔ وہیں میں گیا تو پانی کے ساتھ ساتھ ایک آدمی آئے۔ انھار میں ہے پانی آدھے۔ تو اس نے پانی کو باغ میں لٹا دیا۔ وہ اپنے گناہ بھائی انہی کرتا ہے تو آدھے اور تیرا نہ تیرا ہے؟ اس نے دم بتایا۔ تو اس نے کہا کہ میں نے بادل سے آواز سنی کہ فلاں کی بھٹی کو پانی دے۔ کہہ کر اُن پر یہ قصہ نہ ہوتا تو میں تمہیں بھی نہ بتاتا۔ اصل میں بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے۔ جب یہ تیار ہو جاتا ہے تو میں اس کے قہقہے کرتا ہوں۔ ایک مصرعہ فقیروں کو پڑھتا ہوں۔ ایک مصرعہ بچے گھر میں لپٹا چڑھ کر لے کے لے رہتے ہوں۔ اور ایک مصرعہ پھر اس میں لگا دیتا ہوں اس کی تیاری کے لئے۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ زمینداری میں جو فعل آئے تو اس کا ایک مصرعہ آئے۔ قصہ پڑھا؟ یہ ہے۔ جب چاہے فصل کا حق ادا ہوگا۔ وہی لحاظ سے کہ ما خوبصورت طریقہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بتایا۔ کہ اس مصرعہ کا وہ اس پر۔ جب چاہے فصل ہوگی۔

سب سے زیادہ خوشی کا دن بتائیے کیسے بنا؟

یہ بنی بنی ایک اموی غلیظہ قرار ہے۔ یہ بنی بنی غلیظہ ہے۔ عمر بن عبدالعزیز کے بعد آئے تھے۔ ایک دن وہ کہنے لگے کہ کون کہتا ہے کہ بادشاہوں کو خوشیاں نصیب نہیں ہوتیں؟ میں آج کا دن خوشی کے ساتھ گزارا تھا۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ کون مجھے روکتا ہے؟

کہا، آج کل عداوت ہو رہی ہے۔ یہ ہو رہا ہے۔ وہ ہو رہا ہے۔ تو مصیبت ہے۔ کہنے کا آج مجھے کوئی عداوت کوئی غلیظہ نہ ملانی چاہیے۔ چاہے بڑی سے بڑی عداوت ہو جائے۔ میں کوئی غریب نہیں مٹنا چاہتا۔ آج کا دن خوشی کے ساتھ گزارا چاہتا ہوں۔

اس کی بڑی خوبصورت لہجہ کی تھی۔ اس کے حسن اجمال کا کوئی مثل نہ تھا۔ اس کا نام مہاجر تھا۔ یہ بڑوں سے زیادہ اسے یاد کرتا تھا۔ اس کو لے کر محل میں داخل ہو گیا۔ بھل

آئے چیزیں تمہیں مشروبات دے گئے آج کا دن میرا خوشین خوشی سے گزارنا چاہتے ہیں

تو دھ سے بھی تم دن گزارا ہے صبا کو گود میں لئے ہوئے ہے اس کے ساتھ غمی مذاق کر رہا ہے اور اسے گود کھلا رہا ہے اپنے ہاتھ سے تو زود زور دس کو کھلا رہا ہے ایک انکود کا دن لیا اور اس کے منہ میں ڈال دیا وہ کسی بات پر دس پڑی تو وہ انکود کا دانت سیہ حاس کی سانس کی نالی میں جا کر نکلا اور ایک جھٹکے کے ساتھ اس کی جان نکلی گئی۔

جس دن کو وہ سب سے زیادہ خوشی کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا اس کی زندگی کا ایسا بہترین دن تاکہ دیوانہ ہو گیا پاگل ہو گیا تین دن تک اس کو دفن نہیں کرنے دیا تو اس کا جسم گل گیا زبردستی جو امیر کے درباروں نے اس کی میت کو چھینا اور دفن کیا اور دو بیٹے کے جد یہ دیوانگی میں مر گیا۔

دوزخ کا ایک جھوٹکا زندگی بھر کی خوشیوں کو خاک میں ملا دے گا

موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی بات ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا، یا اللہ!

اذک توسیع علی الذکافر یا اللہ! آپ کا فرقہ بہت زیادہ پیٹے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے جواب نہیں دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے یہ ہے یہ ہے اللہ تعالیٰ نے دوزخ کا دروازہ کھول دیا کہ زور و کجھو، میں نے کافر کے لئے کیا تیار کیا ہے۔

جب موسیٰ علیہ السلام نے دوزخ دیکھی تو کہنے لگے، یا اللہ! تیری عزت و شہنشاہی کی قسم! اگر کافر ساری دنیا کا بادشاہ بن جائے اور قیامت تک بلا شرکت غیرے حکومت کرے اور مرے یہاں سے چلا جائے، تو مجھ نہیں اس نے دیکھا اور کچھ فائدہ نہیں اس کو۔

کافر کی تمنا پوری کر دی گئی

ایک روایت میں ہے کہ

ایک وقت میں ایک کافر مر رہا تھا، اور عربی ایک مسلمان مر رہا تھا ایک ہی جگہ پر وقت

قریب ہے۔ کافر کفر ہے۔ لگے گھمسی چر بنے۔ مجھے چھیل پھیلے۔ تو دو پہلی درجہ میں سرحدوں
ہے۔ لیکن سزا کی میں سوچا نہیں۔ دیکھو تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ سزا سے میں آرا۔ اس چھیل کو
کھڑا دیا، اس کو ہاتھ میں لے کر۔ اور سے اس نے آری کو بھجوا دیا۔ وہ چھیل مرچ کی تھی۔ کھائی
کئی۔ کھائی تھی۔ اس نے بعد اور دیا

مسلمان کی تمنا پوری نہ ہوئی

مسلمان رہا ہے۔ اس کی سزا کی کا پانی پاشا پاشا۔ چنان کی شدت تھی۔ اس نے جو یوں
کچھ پاپ باہر اچھی کواٹھیں ہا کر کر نہیں۔ سزا کی دلت سے آری۔ یہ سزا ہی مرچ ہے۔
تو یہ لڑتے لکھتے کھاتے۔ اس کی جان تھائی تو کبھی امان سے لے کھائی۔ اپنے کی
جان تھائی تو ہائی بھی نہ پیتے۔ وہ۔ یہ سزا ہی امان ہے۔ تو معنی یہ۔ امان کی سزا اور پاپ سوال
برابر اور ہے۔ ایک سوال آٹھ سو سو۔ اس کے تینوں کا ایسا ہی جواب ہو جائے۔

مسلمان ماہی گیر اور غیر مسلم ماہی گیر کا قصہ

ایک واقعہ۔ مسلمان ماہی گیر کا سوال اور ایک حدیث۔
ایک مسلمان ماہی گیر اور ایک کافر دونوں کبھی کے کفار پاتے۔ مسلمان نے چال
بھرا۔ امانت اور میر۔ وہ جس امانت کو تھائی۔ وہ نے جان اور۔ امان
سے امانی۔ اسے امانی کے تھائی۔ اسے۔ اور جو پھر تھے پھر کے۔ اسے امان
کھینچوں سے مرچا ہوا ہے۔

پھر مسلمان نے کہا۔ امانت اور میر۔ یہ سزا ہی امان ہے۔ امان کی سزا اور پاپ سوال
برابر اور ہے۔ ایک سوال آٹھ سو سو۔ اس کے تینوں کا ایسا ہی جواب ہو جائے۔
ایک مسلمان ماہی گیر کا سوال اور ایک حدیث۔
ایک مسلمان ماہی گیر اور ایک کافر دونوں کبھی کے کفار پاتے۔ مسلمان نے چال
بھرا۔ امانت اور میر۔ وہ جس امانت کو تھائی۔ وہ نے جان اور۔ امان
سے امانی۔ اسے امانی کے تھائی۔ اسے۔ اور جو پھر تھے پھر کے۔ اسے امان
کھینچوں سے مرچا ہوا ہے۔

بعد میں تحقیق کرنے سے پتہ چل گیا کہ بذریعہ کی حالت میں دھبہ ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ نے لڑکتوں کے زہیہ سے طفل کا اظہار فرمایا۔ ان کی بیوی کے حقوق کا کیا ہوا؟ کیا ان نے گھر اجڑائے؟ ان کے گھر ایران ہوئے؟ اور نہ وہ اس جڑ چڑھ کر بیوی اور بچہ کو پیار کر چلے؟ انہیں کا منہ ہے۔ آپ حضرات کو انہی کے بارے میں پوچھنا چاہیے۔

حضرت حبیبؑ کی شہادت

اب اس خبر سے صورت کو سولی پہ لٹا لئے مجھے
 اوسوں نے مجھے نیچے شمع پر مجھ جوار سے تپ

وَقَدْ حَسْرَتُنَاكَ فَرَدَا! مَمْنُونٌ دُونَهُ

وَلَا تَحْمِلْ عِيسَى مِنْ غَيْرِ حَرَعِي

رہنمائی حضرت امام علیؑ کے لئے

راکس حمادی جرحہ سامعہ

ولا جمع إلى إلى ألفه وحر حى

ہمارے اقیانوس کسی عجیبے میں نہ گئے

میرا سب کچھ دینی قربانی جو نفع ہے

۱۔ میں اپنے محبوب کے لیے نہیں بچتا تو

14. Dr. J. R. Smith Dr. J. R. Smith Dr. J. R. Smith Dr. J. R. Smith Dr. J. R. Smith

۱۱۔ میرے پاس سے ایک شخص آیا

میں موت سے زور سے نہیں ہنستے زور سے رہ رہا ہوں

جن جن قلم نے عروسی پر سب کی ٹھیکیں اٹھ تعاقب اور اس سے سوال کو ٹھیک سے پھیل جائے

سیدہ اے عقیان نے میرے اٹھنے کے لئے کہا، اے عقیان!

آنحضرتؐ کو کھڑا کیا کہا، میں اوروں کا گھر — اور درجہ و جہت پر
یا نہیں چلے بہن یہ کہنا ہی ہے "اطراف کی چٹانوں میں بیٹے چمکے گا" اور اسی دُعا
رہتے رہتے موت کا سبب بن گیا۔ پہلے عبداللہ نے شہر تھے اب — اللہ بے قرار ہوئی۔

اعلیٰ لا تھک عیسیٰ حریرۃ

ولا تھک جبریلۃ اویٰ

"میں بھی جسم رکھتی ہوں۔ میری آنکھ کا پانی بھی خشک نہ ہوگا اور میرا جسم بھی گرم

پیرا نہیں پئے گا۔"

میں برس کی عمر میں دو گئے۔

یہ تبلیغ بھی ہے، یوں یہ جہاد بھی خدا ہے۔

ہن پر نگرانی دل پر نگرانی محمد جھٹ گئے۔

آرام سے چلتے سولوں پر چڑھ گئے بولی ہوئی ہوئی۔

جب باکے اللہ حقانی کا گھر یہاں کو مجھ ہے۔

دین کے لئے بھائی کی لاش گھوڑوں تلے روند ڈالی

حضرت محمدؐ دین الدین امیر تھے۔ اور دینوں کے قدم اٹھاتے — اور مسلمان آتے

چلے تو بشارت دین الدین ان کے بڑے بھائی بڑے کتابیں ہیں وہ مجید

سوکے داتے ہیں گھر پر — کھڑے کارا ست جہاں تو دین ان کی لاش کھڑی

تو سب کے قدم رکھ گئے کی بارگاہ دین الدین صحنی بھی بڑے ہیں — اور اس کے بھائی

ہیں — آنحضرتؐ محمدؐ دین الدین نے فرمایا

"اگر سے میرے بھائی کی لاش تمہیں آگے بڑھنے سے روکے گا — پھر نہ

یہ سچا کیا ہے۔"

اور دینوں کی لاش پاپے گھوڑے کو دلائی — اور پیچھے سب کو دیا۔

میرے پیچھے آو اور میرے بھائی کو مت دیکھو — تم اہل دینوں کے دین کو

ابھی جب اس مہر سے درخشاں تھے۔ خیرات دینے والے اور یہ ایک دینی
 اپنے بھائی کی امانت تھے اور بڑی میں ڈالنے تھے۔ یہ ساری باتیں اپنے نہیں آ
 نیا۔ ذرا درخشاں تھے۔ بھائی کی لاش یہ گھوڑے دوڑا کر کوئی آسمان کا رہے
 نہ لے چلے۔ اسے نہ سمجھ سکتے تھے۔ اس کے چہرے پر ایک ایسا نور تھا جو
 نہ

نہیں ہی اس کا رہنے لگے۔ آئے ہی اس نے لے لیے ہیں
 کوئی اور جی۔ آئے وہاں ہونے لگے۔ وہاں میں جیت جاتے۔ ہم بھی نہ کریں۔ اس
 کو بکرگاہ کریں

تیرے دین کے لئے گھوڑے کو مسند میں بھی لے جانے کو تیار ہوں
 حضرت مقتدین بالغ فریقہ میں داخل ہوئے۔ جو اس نے سہل پر اترے۔ وہاں
 برقعہ پہنچا۔ ان سے یہ کہیا۔ ان کو اسلام کی دولت دی۔ پھر ان سے
 پوچھنے آئے کوئی ہے۔ تو وہ کہتے تھے نہیں۔ پھر ان سے آئے پلے پلے
 کے پلے پلے پلے۔ اس میں صرف ایک ہی آئے۔ اس کو بھی پامنا۔ اور مسند پر بٹھائے
 دیکھا تو ایک خطی آونگی اور کہنے لگے

”اس مسند پر میرا دستہ رکھ لیا۔ تو مجھے پتہ ہوتا کہ اس سے آئے بھی نہ

کے بندے ہیں تو میں ان کو بھی جا کر اللہ کا پیغام بتاؤ۔“

اور وہاں سے واپسی پر شہید ہوئے۔ وہیں قبر بنی۔ اتنی بھی اجڑا رہی اس زمانے میں۔ کی
 قبر بڑی ہے کہ کہاں تک کہاں دیند۔ انہیں چار۔ وہاں سے نقل کر اپنی قبر پر لایا
 ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو پڑھیں۔ اعلیٰ کرتے کے لئے

دین کی خدمت پر اللہ تعالیٰ کی مدد کا وعدہ

جو اس میں نہیں ہے پھر کوئی نہائی۔ جب یہ اللہ نے کام میں تھے تو اللہ ان کے ساتھ

قد۔ ترس میں چھوٹی ہائی وہاں ہنگل تھا 11 کلو میٹر میں پھیل سوا تو اب اس پھاؤ کی
ہائی تو اس لقمہ میں ہار و ہزار کے لقمہ میں 19 سو پڑ بھی تھے اس کو کیا اور ایک اور بھی نہ
پنہڑ۔ ہوئے اور مدائن کیا

”ہنگل کے چورہ! ہم اللہ کے رسول ﷺ کے غلام ہیں نہیں
دن کی سہاگت ہے ہنگل سے ہنگل ہاؤ اس کے بعد جو چہ نور
سے کا حسن کوکل نہا رہے۔“

نہیں دن میں مار سے طریقہ۔ نہ دیکھا کہ

شیر ہماگ رہے ہیں چھپتے چھپتے رہے ہیں

سناپ ہماگ رہے ہیں اوڑھا ہماگ رہے ہیں

بھڑپے ہماگ رہے ہیں

چمکی ہماگ گئے زبیر۔ ہماگ گئے

تراسے ہماگ گئے پورا ہنگل خالی ہو گیا

تکتے ہزار ہزار اس منظر کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے کہ اس کی تو جانور بھی سنے
ہیں ہر کیوں نہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کا انعام

عالم ابن عربہ تصانیف کو۔ عذرا ابی وقاص نے بھیجا مسلمان کی حریف اور یہ بھی کہہ کر اسے
میں لقمہ کے سے لقمہ بھی لے کر آؤ کھائے کا سامان بھی لے کر آؤ

ایمانوں کو چہ چلا تو انہوں سے اپنے گاؤں کے رعبہ اور تہریاں سب ہنگل میں چھپا
ریں جب سامان پہنچے تو کچھ بھی نہیں تو اپنا لقمہ سے اپنے گئے کہ بھائی یہاں
نہیں کچھ جانور مل جائیں گے انہوں نے کہا کہ یہاں کچھ نہیں ملتا تو ہنگل سے آواز آئی
چہ نور کی ہانسی ہانسی ہانسی ہانسی ہانسی ہانسی ہانسی ہانسی ہانسی ہانسی
ہنگل میں کھڑے ہوئے ہیں تو دو ایرانی بھی تھرتھرتے ہوئے۔ دھب گئے تو سب چہ نور کھڑے ہوئے

[illegible]

عقوب بن صالح اجداد میں النبی ہوئے

۱۴۸۵ء تحریکِ مسیحیت

مہر الدین بن عباس جمعہ ۱۰ عیام
یہ کتاب اترقہ میں دیکھنے

”مغربت میرا بھی“ : ہفتویہ قرآن، بیرون سے مظلوم کی طرف : اور صحتی سوکھو میرا اور

ان کی قیادت

اسلام آباد سے ملتا انہی نے مجھے جزیرہ سے سسلی دریاں لے کر آئی قبر بنی

گھمبیرن مہاں کی مرقہ میں قبر بنی

بچہ بن چہ اٹھارہ

انواع سبب انحصاری فی التعلول میں تفریق

ابوظہلیہ: تصاویر کی بجائے وہ ہمیشہ قہر رچی

برائے نیک کی تسخیر میں تیرہ جی

نعمان ابن مقرن قنبلہ شہید قبرین

عمر و ابن سعد بحرب

آوازِ اعلیٰ بخاری کی خواہش ہے علمِ حق پر

عبدالرحمن بن سمرہ فی خراسان میں قبر بنی

اس وقت یہ افسانہ ان کا دھڑکتا ہوا چہرہ تھا۔

میں نے غصہ حق کے نام پر قربانیاں کی ہیں۔ n سے n ، n سے n ، n سے n ہے۔ ایسا نہیں کہ میں بھی تپسیا کرنے دو۔

میں بھی کئے گئے ہائیں پھاڑ گئے
تیرا ہی زبان سے حق ہے ہر انکس کچھ نہ
منظر میں ہر شخص انہماکی (ایب) محل فرات آباد ہے

ہندوؤں کو تہذیب و تمدن کی تعلیم کو پختہ ہے مگر یا تو میری جان جو کہیں یہ وہ نہ ہو چکے تیار
 ایں گے۔ چنانچہ یہی ہے کہ میں ان لوگوں میں نہیں آؤں جو کہیں یہ وہ نہ ہو چکے تیار
 جو کہیں یہ نہیں ہر راستہ نہ ہو۔ تو اپنی جان جو کہیں یہ نہ ہو چکے تیار
 دیا۔ تو تھوڑی سی بات کہ میں نے یہ نہ ہو چکے تیار۔

یہ خیال آ رہا تھا کہ چاند نیل لکھنؤ میں کوہنہ کا ہوا چھوڑی سے ڈیوار قہر ہے یہ کہہ کر
 انہوں نے چاہا ہے؟ کیا مجھے پہچانتے ہو؟ لاکھ نہیں کہہ سکتا تھا۔ یہ لاکھ نہیں ہے۔ میں بخود
 لاکھ نامی آ رہی ہوں۔ وہاں میں نے وہاں سے کوہنہ کا حاکم تھا۔ میں نے پوری
 نہیں چھوڑی نہیں تھا۔ میں نے کوہنہ کے دروازے سے بھڑک کر دیکھ کر کہنے لگا تھا۔ یہاں
 ہادی امت ملک ہے۔

تو امام احمد راجی خلیفہ دہلی دار سے کہتے رہے امام ابوحنیفہؒ
 "اے امام! اب اس شہر پر رحم کرو کہ اس چورانی حکومت نے مجھے ہرا دیا۔ میں
 نے آپ میں بھروسہ کیا تھا کہ آپ نے مراے میں حق نہیں چھوڑے گا۔"
 امام ابوحنیفہؒ نے جواب دیا کہ میں "مراے" سے مراد ہمارے جو
 بھائی ہیں ان کے لئے ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ "مراے" کے
 لئے امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ "مراے" کے لئے ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ "مراے" کے
 لئے امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ "مراے" کے لئے ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ "مراے" کے

”اے میرے بھائی! اگر تو ان لوگوں کے ساتھ جاتا ہے تو ان کے لیے ایک نیا جہان بنا دے گا۔“

وہاں سے اسی جہاز میں واپس آئے۔

مجلس شورای اسلامی

ہوئی کوئی کب تک سہ تو رہتا ہے
آخر ہاتھوں سے ہی جاتے ہیں
میں نے انہی ہاتھوں سے
اپنے محبوب کی کوئی کیا
آج انہی ہاتھوں سے میں نے تو محمدؐ کو گم کر دیا
مٹی میں گھوڑا
مجھ پر یہ بات بھل گئی
کہ یہاں کسی کی کوئی علامت نہیں رہ گئی
اور ایک دن مجھ پر بھی یہ بات آنے والی ہے
جس دن میرا بھی جنازہ اٹھ جائے گا
تو وہ نے اداں کا وہ میرے کس کام کا؟

بیس کیا ہو قربت پہ چلے رہیں گے
تہہ خاک ہم تو ایسے رہیں گے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سام بن نوح کو قبر سے اٹھانا

حضرت شیخ عبدالمعز شریف لے چاہتے تھے تو یہ قبر انجیری فرود آیا
ہوئی علیہ السلام کے بیٹے سام کی قبر جب صوفیوں نے سام کے مرنے کے تین دنوں سے
پچھلے چھ سالہ عمارت یافتہ ہم سارے سام کی اداں سے سام سے
یوہوہ والے یافتہ کی اداں سے سام سے افریقہ والے سام کی اداں سے تو انہوں نے کہا
یہ سام کی قبر ہے تو انہوں نے کہا یہی اللہ کی کوئی علامت ہے کہ ان کے نیچے سے اللہ تعالیٰ
زندہ ہو رہے ہیں

ایسی عمر کی کوئی علامت کے قبر سے باہر آ گئے کوئی بات یہ بت فرمائی کہ اداں میں چل
کہ اس شرط پہ وہ وہاں جا تا ہوں کہ مجھے وہاں دعوت کی کیفیت نہ ہو کہ موت کا

حضرت میں میرا اندازہ ہے فرمایا پھر تیار رہے ساتھ یا اور؟ اتنی
بہنا سالعابدی و اصحابی انہو یہ

نہایت کو اپنے کہہ میں کہنے کو اس لیے کہ کوئی فائدہ نہ لے سکا وہاں
تس چلی گئے تھے۔

حضرت میں میرا اندازہ ہے فرمایا وہ ہاویہ یہ وہ کیا ہے؟
آوارائی صحیح یہ کھین ہے۔

حضرت میں میرا اندازہ ہے فرمایا وہ صحیح یہ کھین ہے۔ یہاں
کوئی حسرت فائدہ، مثلاً اطفال الدب کھینا وہ وقت

نہ لے سکا تھا

اے اللہ نہ کی کھین وہ فائدہ نہ لے جس کو فائدہ ایک
انکار و حق رہی نہ لے برابر ہے اور ہماری ادویہ کو اس میں
نہ لے سکا تھا۔

حضرت میں میرا اندازہ ہے فرمایا قرآن ایک بول رہا ہے اور اس کے
نہیں لے سکتے؟

آواز ملی اے اللہ نہ کی تمام لوگوں کو اس کی تلاوت چاہی وہی جس دو
نہیں بول سکتے میرے دل میں لگا نہیں ہے جس اس نے
بول رہا ہوں۔

فرمایا تو انہوں نے چاہا ہے

”نہیں لگا، میں وہ یہ کہ نہ لے رہا ہوں اور میرے منہ پر لگا بھی نہیں
ہے وہ اس کی یہ ہے کہ میں اس سے ساتھ رہتا تھا لیکن ان جیسے کام
نہیں کرتے تو ان سے ساتھ رہنے کی وجہ سے میں بھی پیچا رہا۔“

اب میں انکار رہ رہتا ہوں لیکن لگا نہیں رہا کی وجہ نہیں ہے یہ کہ
میں یہ اندازہ کرتے تھے نہ لے سکتا ہے مجھے نہ لے سکتا ہے۔

اگر سے اٹھائے ملے جاتی ہے

اگر سے اٹھائے ملے جاتی ہے

اب تو ہمارا جی لگ چکا ہے اب ہم چاہیں گے

پہلے ہم آئیں گے چاہتے تھے چاہتے تھے؟ پہلے ہم تھے ہی نہیں ہم

تھے

اب ہم چاہیں گے چاہتے تھے چاہتے تھے؟ چاہتے تھے

ہے

تسود عیسیٰ الجبار کل یوم

و یسوع ربی بکلمہ اعلیٰ

چاہوں طرف سے روئے الیوں کی آوازیں وہ دل کو بدلتی ہیں کبھی ہلا

نرتی نہیں اب تو گھر میں موت ہو تو کسی کا دل نہیں ہلتا اپنے پھر ہو گئے

قبرستان میں کئی فون پہ سوئے کر رہے ہوتے ہیں قبرستان میں قبرستان کے اندر کئی

فون پہ سوئے کر رہے ہیں ایسی دلوں پر جتنی تھی اور سچی کوئی نہ ہوتا کچھ کبھی موت پا

نہیں

جتنی بھی عیاشیاں کر لو مگر موت ضرور آئے گی

سلیمان بن عبداللہ بن افراسیاب تھا وہ ایک وقت میں چاہے تھان کرتا

تھا چاروں کے بعد چاروں کو طلاق دے کر چاروں کو طلاق دے کر چاروں کو

کرتا تھا پانچویں آگ میں لیکن 35 سال کی عمر میں مر گیا پانچویں سال بھی

پورے نہیں گئے دنیا میں کتنی عیاشی کی اس کے بعد علی بن ابی طالب نے

41 سال ان کے بھی پورے نہیں ہوئے لیکن اس نے اللہ کی نوری سے شرع کر دیا

اب دیکھئے کہ جب سلیمان کو قبر میں رکھتے تھے تو اس کا جسم جیسے تھا تو اس کے بیٹے یوسف نے

کہا میرا آپ زندہ ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بھی عجل اللہ

سنا عقوبت دینا جیسے وہ اپنے ذمہ نہیں ہے۔ عذاب جہنمی شروع ہو گیا۔ جہنمی
ان کے خدائی طور پر صحن میں مداخلت نہ کرنا۔ خواہ وہ کتنے ہی شہزادوں میں سے تھا۔
میں عید اعظم پر تھے۔ جس کو میں نے من و تقہ میں امام اور پیر سے کیا ہے وہ بنا اور نہ تو
پیر و تہذیب سے بہت کر دوسری طرف ہوا تھا۔ اور نہ کانسیا دیا تھا۔

یحییٰ بن اسحاق کی قابل رشک موت

یحییٰ بن اسحاق کا انتقال ہوا۔ اعدائے یسوعی خواب میں ملے۔ یوحنا
یہ کہہ رہا تھا کہ یوحنا کا ذکر ہوا ہے۔ تو نے کیا کیا تو نے کیا آگے
میں نے کیا۔ اس میں سے یہ ہے کہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس کی شان و بھو
نہ تھی کہ اس کے بھی مدد سے یہ ہو سکتا ہے۔

حضرت نے ان کے لیے کیا۔ ان کے لیے کیا۔ ان کے لیے کیا۔ ان کے لیے کیا۔
یہ اسامی نے کیا۔ جو ان کے لیے کیا۔ ان کے لیے کیا۔ ان کے لیے کیا۔

"جب کوئی ملین اور صوبہ ہے تو خدا بہت عظیم و بزرگ ہے۔"

میں اس میں بڑھ کر ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ عطا کیا۔

وہ اس امت کو عزت بخشی۔ کیونکہ یہ کہ وہ کو چھوڑ کر گئے۔

جس۔

صحابہ کی قبریں بنتی گئیں اور دین پھیل گیا

ایک سو لہائی قبر پر ہر نبی جماعت کی تو ان کی قبر کے اوپر مدینت کھلی ہوئی تھی۔ وہ اب ان کی
شہادت کی خبر مدینہ منورہ پہنچی تو حضور اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ ان کی بھوئی
ہی آپ سے لپٹ کر لے گئے۔ تو آپ بھی رونے لگے۔ بعد ازیں یہاں سے
یوحنا مارا۔ ان کے لیے کیا۔ یہ کیا مارا۔ یہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا یہ وہاں تک کہ صوبہ کے
لے گیا۔ آپ نے یہاں سے کیا۔ یہ کیا مارا۔ یہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا یہ وہاں تک کہ صوبہ کے

بی بیوں پر ہوتے تھے۔

آج تو یہ سب غلطی ہو گئی ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی سہارک زکوٰۃ کو لینے سے گناہ کے لئے اس کو نہیں ملے، اس وقت اس کو بھیجے گئے تھے۔

21 آدمیوں کو نبی ﷺ کا نام ہی معلوم نہ تھا

اس کا نام نبی (ﷺ) تفریق ہے اس کے بعد کوئی نبی نہیں آپ کو پیغمبر ماری دیا اسے قتل کرنے تک پہنچا، ہم پر فرض ہے جب قرآن میں مت جائیں تو تبلیغ فرض ہو جاتی ہے جب قرآن میں مت۔ اس وقت تبلیغ فرض ہوتی ہے

اس لئے کہ میں نہیں جانتا کہ کسی کاؤں کا قصہ نہیں، اس لئے کہ ان اپنے ضلع کا ایک قصہ نہ سمجھیں تو میں شہر کی جو پورا پوری میں فٹ پاتھ پر کھڑے ہوا تو ان کے ایک ساتھی نے انہیں آدمیوں سے پوچھا، جو حق بتا رہا ہے نبی ﷺ کا نام کیا ہے؟ انہیں نے کہا

ہم میں میں کون پتا نہیں (بھی پتا نہیں)

صرف وہ آدمیوں نے بتا دیے محمد ﷺ۔

جو جانتے ہیں ان کا گھر میں بیٹھنا آج بڑا عظیم ہے اس کی معافی نہیں

ہے۔

میں نے خواہ ایک گاؤں میں میں خروں سے پوچھا کہ انہیں نے نبی ﷺ کا نام کیا ہے؟ انہیں نے بتا دی کہ نبی ﷺ۔

میرے بعد پوچھا

انہوں نے کہا! اس پناہ حق کو لئے رہا۔

قوم نوح کی ہلاکت

انہوں نے کہا کہ ان کا نام نبی ﷺ تھا۔ نبی ﷺ سے پہلے نبی

نبیوں نے زمین کو کھڑے ہو دیا۔ دوسرے نبی سے کہتے تھے

فانتما بما نعلما ان كنت من المصادفين

دو عذاب لاؤ جس سے تم بیکس آراتے تھے اور وہ عذاب: ذہن کا قہر ہے
اور کیا ہوتا ہے۔ پھر نکار ان آیا

ففتحوا اسباب السماء

سماء منہم وفتحوا الارض عرونا فالتمی

علیہم اعراف فلز

لحرما الارض عیون

”ہم نے پوری زمین کو پوشیدہ کیا

اور زمین سے پانی اٹھانے لگا اور

آسمان سے پانی نرا زمین سے پانی کا

اور ساری کائنات میں

دوبانی پھیلا۔“

اپنے ہی پیشاب میں ڈوب گئے

ایک قصہ میں میں نے پڑھا کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کی پیم کرتا

تو ایل جوت پر رحم کرتا جو بچے کو لے کر بھاڑے رسی خمی کر کوئی باغ بنا لے اور میں بچ

یوں اور وہ بھڑکتے بھاڑے ایک اونچے پہاڑ پر جمی جس سے اونچا پہاڑ

کوئی نہیں تھا بچے سے پانی آیا اس نے پہاڑ کو حوڑا پھر اس کے پاؤں پر

جڑھا پھر اس کے سینے پر آیا پھر اس نے بچے کو ہار کر لیا پھر اس کی گردن تک

آیا تو اس نے بچے کو یوں اپنے سر سے اوپر کر لیا شاید بچے کی جائے پانی کی

سوں نے شاید چھوڑا نہ نہ نہ چھوڑے سب کو برا کر دیا یہاں

تک کہ نبیؐ کا سلام کہ ایہ ذبیحہ کو اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے غرق کر دیا

و حال ببھماندوج فکان من المغرلس

تمہیں تو ایسا غیبی مار میں چھپ گئے اور اوپر سے پھر رکھ لیا کہ یہاں پانی

نہیں آئے گا چاروں طرف پانی کا تاشا یکساں تو اللہ تعالیٰ نے اسے

تینوں کو کھڑا پیشاب آیا اور بے قرار ہو کر پیشاب کرتے بیٹھے اللہ تعالیٰ نے پیشاب جاری

کر دیا اور وہ پیشاب کرتے کرتے اپنے ہی پیشاب میں غرق ہو گئے جو

کامیاب ہونے کی قیامتی دودھ پانی ہو رہے ہیں ساری دنیا کی صورت میں

قوم عاد کی ہلاکت

قوم عاد بڑی طاقتور، عیال تک کر لٹکانے لگے من اند منطوہ کوئی
ہے ہم سے بڑا طاقتور تو لاؤنا ہمیں کس سے ڈراتے ہو؟ ان مفعول الاعتراف
بعض الہتفا بسوہ ہمارے خدا کو کچھ نیکی عقل خراب کر رہی ہے ہم سے بڑا کوئی
طاقتور نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

او قوم برون ان الله الذي خلقهم هو اشد منهم قوۃ
”اے ہود! انہیں بتاؤ میں نے جنہیں پیدا کیا ہے وہ تم سے زیادہ طاقتور
ہے۔“

تو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ جہت پوری ہوئی اور وہ اپنے تکبر میں پڑتے
رہے۔ آخر پانی میں پڑتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے طراب کا دروازہ کھولا قہقہ
گیا انسان ایسے جھوٹے اور انسان بناری طرح تو نہیں تھے بلکہ چالیس ہاتھ
قد ہوتا تھا تئیں ہاتھ قد ہوتا تھا آٹھ سو سال نو سو سال عمر ہوتی تھی نہ بوڑھے
ہوتے تھے نہ بیمار ہوتے تھے نہ دانت ٹوٹتے نہ کمر درد ہوا جوان تھوڑے
تھا صرف موت آتی تھی اس کے علاوہ انہیں کچھ نہیں ہوتا تھا

اب ان کو بھوک بھی زیادہ لگی اور وہ اپنی ضرورتوں کا نہ بھی کھا گئے . . . حلال
بھی کھا گئے حرام بھی کھا گئے پھر کتے بھی کھا گئے بے بھی کھا گئے .
چہ بے بھی کھا گئے جو چیز ہاتھ میں آئی سانپ بھی کھائے برہنہ کھا
گئے پر نہ بارش کا قطرہ نہ گرا نہ زمین کا دانہ پھوٹا یہاں تک کہ نہ تو زور کمان کے پتے
بھی چپا گئے تھا اور نہ ہوا

تو پھر انہوں نے ایک دفعہ بیت اللہ بھیجا کہ ہمیں بارش دو تو جب مصیبت
آئی تھی سو پانی لے کر پکارتے تھے جب وہ کام کر دیتا تھا پھر ہر شے ہو جاتے

تھے پھر انیس چھ ماہ سوچتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے تعین ہواں سرے سے ہوا
تھی ان میں سے ایک کاف کا پتہ کرو ایک مقبہ ایک سرخ ایک
۱۵

تو آپس میں آتے تھے مگر تو نالی ہوتا ہے سرخ میں سو ہوتی
ہے کابل میں پتی ہوتا ہے انہوں نے کہا یہ کابل چاہئے
آواز تھی کہ پیچھے کا یہ اپنی پیچھے انہوں نے کہہ ہارن ہوتی تو پھر
جب ساری قوم انہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ بھیجا

لَعَلَّاءِ اِذَا عَارَصَا مِصْبَحًا اَدْنٰی

دو بار لیا کا۔ کہتے تھے ہذا عارضی مظهرنا وہ ہوا تھی ہارن۔ اللہ تعالیٰ
نے کہا سل ہو اما استعجلتم وہ ہوا تھی نہیں ہے یہ وہاں ہے جو
ہوئے کہتے تھے کوں ہے؟ ہم سے ہوا ہو نہیں سکتا اب تیار
ہو جاؤ

روح پہا عذاب الیم ظہر کل شئی مامور رہا
اب دیکھو نیچے تمہارا اپنے تمہیں اڑاتا ہے ان کے گردوں کو ہوائے اڑا
ان کو ہوائے اڑا رہا ساتھ ساتھ ہاتھ لگے قد کے لوگ اور نیچے کی
طرح ہوا میں اڑتے تھے ان نے سرائی کو آپس میں ہا کر رہی تھی وہ مہر ہے
تھے سر نکراتے تھے گھومتے تھے سر نکراتے تھے ہٹیں ایک بھاگ
کے غاروں میں چھپ گئے تو ہوا کا ٹوک اپنے زوردار طریقے سے ہاتھ ہار کے ہار
چاتا اور پھر ایک دھمکے ساتھ ان کو باہر لگاتا پھر ان کو ہوا میں اچھال دیتا مینہ آ
طرح پھر ان کے سرائی میں نکراتے

ان کی صفائیوں پست نہیں اور ان کے پیچھے ان کے پیروں پاگیاں تھیں
پھر اللہ تعالیٰ نے انکے ان کو زمین پر مارا ہر ایک ہونیکا دھڑا لگ ہونیکا
پھر اللہ تعالیٰ نے انکے مارنے چھوڑا پھیل نوری لہم میں باقی کوئی ہے باقی

تو دکھاؤ۔۔۔ کہ اس کا بھی صفایا کر دوں۔۔۔ کوئی نفرت آیا۔۔۔ سب کو اللہ تعالیٰ نے مٹا دیا۔۔۔ جو کام تو تم عمار کرتی تھی۔۔۔ وہ کام آج فیصل آباد میں ہو رہے ہیں۔۔۔

قوم شمود کی نافرمانی اور عذاب

پھر قوم شمود آگئی۔ انہوں نے سنا تھا کہ عمار کو نے ازاد کیا تھا تو انہوں نے پہاڑ کے اندر گھر بنا لئے۔۔۔ کہ اندر کون ہمیں کچھ کہے گا۔ اندر تو ہوا چہی نہیں نکلتی جائے گی بھی تو کہاں تک اندر جائے گی۔ نافرمانی نہیں چھوڑی اکیسے کام کو چل پڑے۔۔۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہوا نہیں بھیجی۔ ایک نرشتہ آیا مسکرو مسکرو انہوں نے۔۔۔ بکر کیا دمسکرو مسکرو۔۔۔ ہم نے ان کے سر کو توڑ دیا۔۔۔ فاسطہ کیف کان علیلہ مکرہم۔۔۔ آج ان کا انجام دیکھو۔ ان لعنہم و لعنہم اجمعین۔۔۔ لذلک یولہم حارۃ بما ظلموا۔۔۔ ان علی ذالک لایۃ لقوم یطمعون۔۔۔ وانجینا الطین امنوا وکانوا یظنون۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔۔۔ کہ دیکھو۔ ایک نرشتہ آیا۔۔۔ اس نے چیخ ماری۔ اور ان کے پیچھے پھٹ گئے۔۔۔ چہرے نیلے اور۔۔۔ کاٹے ہوئے۔۔۔ اور ساری قوم کو اللہ تعالیٰ نے آں کی آں میں ہدک کر دیا۔۔۔

قوم شعیب کا دہشت ناک انجام

پھر اس پر قوم شعیب کا اللہ تعالیٰ نے قصہ سنایا۔۔۔ یہاں پر قوم تھی۔۔۔ فعل آباد کے بازاروں میں جو ٹاپ تول میں کی ہے۔۔۔ وہ وہاں ہو رہی تھی۔۔۔ جو جھوٹ ہے۔۔۔ وہ وہاں چل رہا تھا۔ اور دیکھتا نہ دیکھتا وہاں چل رہا تھا تو میں زیادہ تاپنے میں زیادہ یہ سارا کام جو کچھ ہو رہا ہے۔۔۔ وہ وہاں ہوا۔ اور بدھ گیا۔۔۔ اور ساری دنیا کی تجارت انہوں نے اپنے قبضے میں کر لی۔۔۔ اور شعیب علیہ السلام نے کہا کہ بھائی اس سے باز آ جاؤ۔۔۔ اوفیو الکبلی ووفیوہا ففساس المفسیم۔ گنج تو تو۔۔۔ ٹاپ

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنے قوم سے کہا: تم میری قوم میں سے کرو۔۔۔ جواب آیا۔۔۔

اے شعیب! تو مسجد میں بیٹھا ہے۔۔۔ کاروبار میں دخل نہ۔۔۔ یہ تیری

نمازیں نہیں ملتی ہیں کہ ہم باپ دادا کا حریفہ بھوڑا رہیں اور ہم اپنے کاروبار

تیرے طریقے پر کریں تو ہم تو حیرے ہو جائیں

اگر کسی سے آپ نہیں کہ بھی ایسا نہت سے تہارت کرو تو کہے گا کہ مجھ سے تو بھلی کامل

بھی ۱۱ انہیں ہو سکتا ہیں ۱۱ فی یہاں سے کھاؤں گا میں نے ایک ٹیل والے سے

کہا تم ملاوٹ کیوں کرتے؟ اس نے یہ کہ املاوٹ کریں تو ایک درم کے پیچھے ہیں

پانچ سو روپے چار پانچ سو روپے اس کو سنئے دن گزار جاتے ہیں تو قوم شعیب نے کہا:

اصلاحک فاصوبک ان نترک ما بعدہ ابلا ما او ان یفعل فی اموالنا

ماشاء

اے شعیب! اپنے کھ بیٹھا ہے میں تیری تبلیغ نہیں چاہتا

میں نے اپنا کاروبار کرنے دے۔

اللہ تعالیٰ کے تین عذاب

تو اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر تین عذاب مارے ہو پہلی کافروں میں تھیں ان پر

ایک عذاب آیا یہ کافروں کی طرح تہہ در تہہ بات بھی تھے لوگوں کا حق بھی لوٹتے تھے اللہ

تعالیٰ نے ان پر تین عذاب فرمائے

اخذتھم الرجفة زلزل

اخذ الذیر طعنوا الصبحۃ جی

اخذھم عذاب یوم الظلة انکاروں کی بارش

ہماری جماعت شعیب علیہ السلام کے علاوے کسی گئی ہے۔ ۱۱ انا عتذ اطلاق ہے کہ جب ہم

وہاں سے گزرے تو وہاں آفریا تین ٹہٹ۔ ۱۱ ف پڑی ہوئی تھی۔ ۱۱ ایا عتذ اطلاق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک نرم دوا بھی ہو جنس مجھے تڑپ گئے آبلے پ

ۛ

تو اس نے بدوائید ہم کو مختلف فی دینی کہہ دیا کہ جس کے پاس ہے وہاں ہے
 کہ شکر ہے لفظی ہوا اتنی ہوئی ہے ہواں کا کہہ دیا کہ جس کے پاس ہے وہاں ہے
 اس کے ساتھ ہی زمین میں زحمت کا شروع ہوا کہہ دیا کہ اس کے پاس ہے وہاں ہے
 اور وہی ہو چکا ہے کہ ایک اور سن ہو گیا کہہ دیا کہ اس کے پاس ہے وہاں ہے
 ان کے لیے اسے اور ساری شویب سپہ اسلام کی قوم کا کہہ دیا کہ اس کے پاس ہے وہاں ہے
 کہ ان کے پاس ہے

اُس پر بازاروں اسے تو پہنچیں کہیں تو مجھے نہ رہے کہ کہیں ان منہ کاں پر بھی وہ
 ان کے لیے ہوں کہ میں جو زمین کی قوم پر سے تھے ان کے پاس ہے وہاں ہے
 ہے

اللہ تعالیٰ کے لئے حسن کو ٹھکرا دیا

حسن کو چھوڑا تمغہ یوسف مل گیا

حضرت راجہ ابن یحییٰ ایک بڑے بڑے گھر کے تھے ان کے پاس ہے وہاں ہے
 ایک غامض صورت تھی کہی تو صورت اور من و جمال ان کے پاس ہے وہاں ہے
 نے بڑا درد محسوس کر لیا کہی تو راجہ اُس کی پر سے آ کہہ دیا کہ اس کے پاس ہے وہاں ہے
 حراں ہو گیا ہے کہی تو اور صورت کا آواز تھا کہ اس کے پاس ہے وہاں ہے
 ان کو کہتا ہے جیتے تھے کہ کہتے ہو فی ہیں کہہ دیا کہ اس کے پاس ہے وہاں ہے
 صاحب ماعنہ دعا کا قدرت کہی تو سب سے مراد اس کے پاس ہے وہاں ہے
 خوشبو لگائی کہی تو سب سے اہلی بڑا سکھار نہ سہجھا اپنے آپ کو بوجھ

اور اس کو تو بڑا گھر دیا سب سب سے بگے کہہ دیا کہ اس کے پاس ہے وہاں ہے
 اس نے سارے چم و کھم کے بڑے انداز سے چلتی ہوئی تھی کہہ دیا کہ اس کے پاس ہے وہاں ہے

یہ تھے کھیز کا زمانہ
 وہ زمانہ ہے کہ اس کی ہر بات
 مجھے یاد ہے کہ اس نے کہا
 کہ وہ لوگوں کو جس طرح
 کہتا تھا وہ سب کچھ دیکھتا تھا
 کہ وہ لوگوں کو جس طرح
 کہتا تھا وہ سب کچھ دیکھتا تھا

کب تک لوگ کھیز کا زمانہ

کب تک لوگ کھیز کا زمانہ

کب تک لوگ کھیز کا زمانہ

کب تک لوگ کھیز کا زمانہ

کب تک لوگ کھیز کا زمانہ

کب تک لوگ کھیز کا زمانہ

کب تک لوگ کھیز کا زمانہ

کب تک لوگ کھیز کا زمانہ

کب تک لوگ کھیز کا زمانہ

کب تک لوگ کھیز کا زمانہ

کب تک لوگ کھیز کا زمانہ

کب تک لوگ کھیز کا زمانہ

کب تک لوگ کھیز کا زمانہ

کب تک لوگ کھیز کا زمانہ

کب تک لوگ کھیز کا زمانہ

کب تک لوگ کھیز کا زمانہ

کب تک لوگ کھیز کا زمانہ

کب تک

تو روٹھتا رہے گا میں مناتار ہوں گا

نعوض عسی ونا مقبل انیک تو کھوے، روٹھ جا تا ہے میں پھر بھی تیرا
وجہ کرتا ہوں اندھیری طرف آپ

حضرت ابن ابی عمیرؓ نے اس کا کہاں آیا تھا کافر انہوں نے پوچھا: مسلمان
یہ کہا نہیں کیا، میں کافر کو وہی نہیں کھلا دے گا انہوں نے پوچھا: اندھلی
نے جہرا گل حلیہ اسلام کو بھیجی اس کے لئے؟ ایک کافر کے لئے فرما
: اے میرا اہم! نہ فرمان تو میرا تھا سڑکوں سے جس سے تو امانی بندھیں گی۔

آپ دلت کی جتنی کھائی چڑی تو تو نے کیوں بند کر دی؟ جاؤ اس کو! آپس ملاؤ اور اس کو روٹی
کھاؤ جو رب کافر پر ایسا بھاری ہو تو حضور ﷺ کی امت نہ کیسے بددین نہ ہو
مگر بھرتو تو کریں سسرانو! بھرا پنی زندگی سے بہت دور نکل گئے ہیں آیت
الانبی کی روافضیا کریں اور شہادت زندقہ سے تو بکریں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
توبوا الی اللہ جمیعاً ایہا المؤمنون۔

”اے ایمان والو! انکھیل کر اللہ کے ارہار میں توبہ کرو“

دنیا کا عاشق کون؟

مسیحی علیہ السلام نے خواب میں دیکھا ایک کونٹے میں ایک کبوتر تھا پتہ ہوا
برکتی ہوئی چھی مینی میہ اسلام نے کہا تم کون ہو؟ کیا کر دیا حضرت مسیح علیہ
السلام نے فرمایا: میرا یہ ماں کیا ہے؟ تو کہا جو میرے عاشق ہیں میرے پیچھے
بھاگتے ہیں انہوں نے دست کاٹ دی تھیں مجھے قاتل کر کے پھر کہ
یہ وہ تھا کیوں پھنسا ہوا ہے؟ کہا: جرم مجھے مجوز کے بھگتے ہیں میں ان کے پیچھے
بھاگتی ہوں انہوں نے مجھے غور کریں ماہر ترقی کر رہا میں ان کو قاتل نہیں کر سکتی۔
”پہلے نہ لائی باہر انظرہ کاسے اتنی“

حضرت عمرؓ بیت المقدس فتح کرنے کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں..... کس حال میں؟

جب حضرت بیت المقدس پہنچے تو رات میں ایک ایک چیز نکھی ہوئی تھی کہ وہ آئے گا اور اونٹ پر سوار ہوگا اور اس کے کرتے میں پتہ چلے گا اور یہ نکل ہوگی یہ طبع ہوگا حضرت عمرؓ آئے تو بھرائیوں نے کتاب دیکھی کہا ذل وہی ہے یہ وہی ہے بھرائیوں نے کرتے پہ نگاہ لگائی دو کہنے لگے اس میں بادہ چوہہ ہیں دو اور نہیں ہیں حضرت عمرؓ نے ایسے بغل اوچی کر دی بادہ اونچے کر دیئے دو چوہے بطوں میں لگے ہوئے تھے یہاں ایک یہاں ایک۔

جیسے ہم اپنے ظاہر کو مزین کرنے کی فکر میں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرا بندہ دل کو میرے لئے مزین کرے تو اب اولیٰ اللہ تعالیٰ کا عرش ہے

اس عرش (دل) پر میرا جلوہ اترتا ہے دل کو خوبصورت بنالو تو پھر میں اس میں آجاؤں گا جو لذت میں آتا ہے نہ آسمان میں آتا ہے میں اسے اپنا مسکن بنالوں گا اور میرا دل میرا عرش ہے نہ زیادہ روشن ہوگا عرش سے زیادہ وسیع ہوگا۔

عرش تو اللہ تعالیٰ کی ایک جگہ نہیں رہ سکتا۔ جہل کے راکھ ہو جائے اور یہ دل ساری چٹیاں پی جائے گا اس لئے کہا انسا عند المنكسورة فلو بهم فوٹے دل میرے عرش میں میں ان میں رہتا ہوں تو اس دل کو اللہ تعالیٰ کے لئے بنا لیں یہ دل اللہ تعالیٰ کے لئے فارغ ہو جائے وہ غلو بہ مجذب کے شعر

۴۔

میرا تمنا دل سے رخصت ہو مگر
اب تو آ جا اب تو قنوت ہو مگر

سادگی دنیا ہی سے ومشت ہو مکی
 اب تو آ جا اب تو غلوٹ ہو حنی
 پوری نیک نغم ہے ان کی اس وزن پر حضرت تھانوی نے کہا اور
 میرے پاس لکھ رہے ہوتے تو آپ کو اس ایک شعر پر اسامہ سے دیتا تو دل کو ذرا رنج
 نرود کا ساتھ آ جتا تعلق دے دے۔

رابعہ بصریہ سے فرشتوں کا سوال..... تمہارا رتبہ کون ہے؟

رابعہ بصری کا انتقال ہو گیا تو غروب میں اپنی خادمہ کو کہیں انہوں نے
 کہا کہ اماں آپ کے ساتھ کیا ہے؟ کہا کہ میرے پاس شکر و تکبر آئے مجھ سے
 کہنے لگے من و دینک حیرانہ کون ہے؟ تو میں نے ان سے کہا کہ
 سادی زندگی جس رتبہ کو تھموی چار ہاتھ نیچے زمین پر آ کر دن کو بھول باؤں
 کی؟ یہ نہیں کیا کہہ لی اللہ تمہا کہ جس رتبہ کو سادی زندگی نہیں بھولی
 اس کو چار ہاتھ زمین کے نیچے آ کر بھول چاؤں گی انہوں نے کیا کہ چھوڑو اس کا کیا
 حساب لیتا

کہنے لگی توپ کی گدڑی کیا ہوئی؟ گدڑی ہوئی ہے ایسا لباس
 ہوا جو عرب پہنتے ہیں ہمارے ہاں اس کا کوئی دستور نہیں تو حضرت رابعہ نے کہا
 تھا کہ مجھ کو کتنی میری گدڑی میں ہی دے دیتا میرے لئے نیا کپڑا لانا
 لیکن ان کی خادمہ نے دیکھا کہ بہت عالی شان پوشاک پہنی ہوئی ہیں
 کہنے لگی کہ دو گدڑی کہاں ملے گی؟ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سنبھال کر رکھ دی ہے کہ
 قیامت کے دن میری لگیوں میں اس کو بھی تو دے گا دن کا بھی وزن کرے گا

تیری سادگی پر رونے کو جی چاہتا ہے

امیر المؤمنین حضرت عمرؓ ملک شام کے گورنر حضرت ابوسعیدؓ سے ملنے

نہیں ہیں۔ میں کہاں سے لے کر دوں؟

دلخیز لیتے تھے بیت المال سے ہوتا ہوا سب کوں فائدہ دور وئی کا
خرچ بڑی مشکل سے پورا ہوا تھا تو بیوی نے کہا "بپ کیا کریں؟" بچوں کو کیسے
سمجھائیں؟ خود تو صبر کر سکتے ہیں بچے تو نہیں جانتے بچوں پر وہی ایمان و سچ
دیتا ہے اور سب بچے ہی تب پھر وہ مولانا بپ کی کشتاف مٹی ہے۔ بپ نے سچی
ہے تو تمہارے کیا کیا ہے؟ کیا نکو ہے؟ تو نے چوہہ
اس کی جڑوں میں حرام کو ڈال دیا ہوتا ہے اس کے بپ اب کبھی ماں و بپ کی فرمانبرداری نہ کر سکیں
چلیں۔

یہاں کو بھی جوتے مارے کی اور بپ کو بھی جوتے مارے کی حضرت سر
نے کہا میں کہاں سے دوں؟ میرے پاس تو پیسے نہیں ہیں اس نے کہا تو کیا
کریں؟ ان کو کیسے سمجھائیں؟ انہوں نے کہا تو پھر میں کیسے
سمجھاؤں؟ بیوی نے کہا مجھے ایک ترکیب کچھ میں آتی ہے آپ اپنا وظیفہ ایک
ماہ چنگی نے میں جو مہینہ کا وظیفہ ملتا ہے تیار سے بچوں کو پینے کے پانی کے
بہم صبر کر لیں گے انہوں نے کہا یہ عجیب ہے اپنا قلم نہیں غلام
ہے غلام زور خروا، حرام اسے جان غلام پانی تھا اسے میں غلام
میں ایک مہینہ کا وظیفہ ملتی دے دو اور وہ حرام نہ فرماتے گئے۔

امیر المومنین! ایک بات عرض کروں کیا آپ مجھے ضمانت دیتے ہیں؟
کہ آپ ایک مہینہ تک زندہ رہیں گے جو آپ مسلمانوں کا مال لینا چاہتے ہیں؟ اگر آپ
ایک مہینہ کی ضمانت دے سکتے ہیں کہ میں مہینہ زندہ رہوں گا تو آپ بیت المال سے مجھ
سے لے لیں اور اُمر ضمانت نہیں دے سکتے تو آپ کی نردن قیمت کے دن بجزی جائے
گی حضرت عمر کی بیٹی بھی نہیں نہیں۔

کم من مقلد بوما لا یکملہ کم من مستقل لغد لا ہدرا کفہ
منصور ~~بیٹے~~ فرما رہے ہیں۔

میاں بولیا ہے اپنی زبان سے کہ ہے حضرت لاکھ روٹی بھی، اماموں نے کہا کہ
 اس میں سے برائی، اللہ ہی تعالیٰ اسے دلا نہیں ہے، اس کی ایک ہی نذر تھی کہ میں نے کہا ہے
 کروں؟ ایک ہی جواز ہے، مسعود نے کہا کہ میں نے کہا ہے یہ آپ نے اپنے
 ہیں، فقرہ افقے کی نذر تھی کہ آپ نہیں سمجھا رہے ہیں، فرمایا
 مجھ سے آپ کو اور یہ نے بچا، اس نے چلے گا، اس نے بچا، اس نے بچا، اس نے بچا،
 تہذیب، یہ ہو گئے ہیں، اس نے کہا کہ میں نے کہا ہے یہ آپ نے کہا ہے، اس نے کہا ہے
 ۱۰۔ جس سے قرآن کی عظمت و شرافت سے مراد ہے، اس سے مراد اس کی عظمت ہے، اس نے کہا ہے
 شیعوں کو دیا، اور کہا، یہی ہے: حق تو یہ نہیں کہ اس نے کہا ہے، اس نے کہا ہے، اس نے کہا ہے
 تعالیٰ سے، حق تعالیٰ اور حضرت جبرائیل سے، تو اس سے، اس نے کہا ہے، اس نے کہا ہے، اس نے کہا ہے
 ہے۔

وہو یونہی الصالحین

"میں ہوں خیر، ایمان کا دانی۔"

وہ بہ سوت آئی، اور جہاد و قیادت کی صف پر، اور قیادت پر
 رکھو، تو ان سے ایک ہو جائیں، اس میں سے ایک کا لحد کا پتہ نہ ملے گا، اس کا لحد کو لھان
 کیا، اس پر غور فرمائیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم، ہوا، اس کا من اللہ لعنہ من عبد العزیز من اللہ بسم

اللہ الرحمن الرحیم

اور یہ، اس تعالیٰ کی طرف سے، عمر بن عبد العزیز کے لئے، اس کے
 سے نجات کا پتہ ہے، اس کے لئے، اور اس کے لئے، اس کے لئے، اس کے لئے، اس کے لئے
 کو، اس کے لئے، اس کے لئے، اس کے لئے، اس کے لئے، اس کے لئے، اس کے لئے، اس کے لئے
 چروانے سرت، حضرت عمر کو، قیادت اور اس کے لئے

آپ نے یہ باتیں سنا کر سوچ کر پہلے اس نے میرے بارے میں کہا کہ میں بہت
 مومن ہوں تو ان لمیں تو آپ نے بھی کہا ”تجربہ گیری دلت میں ہے یا لا؟“ تو کہنے
 لگے ”گھبرا کر نہ رہو، اب آپ نے اس بات کو بھی سمجھ لیا کہ میں نے اس کے فعلیہ لہجے میں
 تحریف آپ نے قرآن میں کی۔ اب مجھے بھی آتی ہوئی۔ اس شخص نے مجھے بتا دیا کہ
 رحمت جو کچھ تک پہنچ چاہے ہو سدا و شکی پر ہیں پھر تم کو اس کا کوہر چیں

منبر نبویؐ کا آپؐ کی جدائی میں رونا

آپؐ ہمیشہ بعد کا قیادیتے ہوئے اپنے ارادت کے شان میں دعا کرتے تھے
 پھر بھی ان کی روایتی کی وجہ سے انہوں نے آپؐ کی میت سے آپؐ کیسے نظر نہیں آتے لہذا آپؐ منبر
 پر نہیں جا کر آپؐ جندی سے کھڑے نہیں۔ آپؐ کہہ کر قہر دینے کے لئے کھجور کے تنے کے آگے
 سے گزارے اور پھر اپنے کی پہلی بڑھی پر قدم رکھ کر کھجور کے تنے پر چڑھ کر ماری کو ماری
 مسجد کو غافل

حنا حسب الاعشار

روایہ پہنچتے ہیں کہ مائتہ فتنی ہے تو آپؐ نے اس کو پیچھے مڑ کر دیکھ کر دو دو چٹکیاں ملے رہا
 تو آپؐ نے اپنے اترے اور اس کو میدان سے ہاتھ سے پھینک دیا اور کہا ”کہو میرے ساتھ
 یہ سارا رونا“ میں تجھ سے یہ ہو رہا ہوں اور اس کے ملے میں دلت میں تجھے امانت سے کہہ کر
 درخت بنو گا تو ”ایسا تو اس پر واضح ہے“ پھر وہ کھجور کا تنہا چپ ہوا۔ پھر آپؐ نے
 ارود اس بات کی اصرار اس کے قبضہ میں پھری جا رہے۔ اگر میں اسے پھینک دیتا
 گا تو قیامت تک میری بدنامی ہو جائے گی۔ جس کی جدائی پر بہ جان درخت رہے
 دھنسنے خود اس کے ہاتھوں کو ہر آہ

نہ۔۔۔ بھائی

حضرت محمدؐ کیسے ہی اپنے نام کی توجہ نہ کرے جس نے نہ کہے تو اتنا تو کر دے کہ اس سے

نیا دیکھ رہی ہو؟" نے لگن آ پہنچے تھے یہ بڑا بچہ تھا۔ کیڑا بچہ تھا۔ گھر میں آ گیا ہے۔

و اذا نظرت الی حضرت و سجد

"اب میں اس نے ہاتھ پر نظر ڈالتی ہوں تو پاؤں پر ہاتھ لگتا ہے۔ اس کی بات پر
بھائی نظر آتی ہیں۔"

شکلوں سے گھر آباد نہیں ہوتے

عمران اسی جہان ایک شادی کر رہا ہے۔ زید غلطیہ کر رہا ہے۔ مہربان چاہیہ
کیا پندہ ہونے میں آگے بڑھتا ہے۔ مہربان چاہیہ ہونے میں آگے بڑھتا ہے۔ اس نے کہا، وہ
ایک دن اس کی بچی نے کہا، ان شاء اللہ ہم ان کی بچی ہیں۔ اس نے کہا، وہ
بچی کی بچی میں نہیں آگے بڑھتا ہے۔ اس نے کہا، وہ بچی کی بچی میں نہیں آگے بڑھتا ہے۔
ہے۔ مہربان چاہیہ شہر میں بھی ہوتے۔ شکلوں سے گھر آباد نہیں ہوتے، جیسے غلوں سے
گھر آباد ہوتے ہیں۔

پھول برسائے پتھر نہ برسائے

ایک مرتبہ حضرت مولانا غلامی نے حضرت مولانا غلامی سے کہا، میں نے
آپ نے حضرت مولانا کو بلایا کہ مولانا، مولانا، مولانا، مولانا، مولانا، مولانا،
مولانا کی بات تھی، حضرت مولانا نے فرمایا کہ مولانا، مولانا، مولانا، مولانا،
میں تو مولانا کی بچی مولانا کے حضور مولانا کے پیچھے ہوں تو آپ نے کہا، اس مولانا میں سے
میں مولانا کے بلایا ہوا ہوں کہ مولانا، مولانا، مولانا، مولانا، مولانا، مولانا،

حضرت فاطمہؑ کی فاتہ کشی

آپؑ کی محبوب بیوی حضرت فاطمہؑ کی فاتہ کشی کے بعد وہ چھٹے اندر جانے کی
اجازت مل گئی۔ مولانا میں نے فرمایا کہ مولانا، مولانا، مولانا، مولانا، مولانا، مولانا،

بچی کا صدمہ نہ تھی نہ ہراس نہ تھی میں یا رسول اللہ ﷺ! میرے گھر میں تو اتنی بھی
رواں نہیں کہ میں چروچھنے کے پانچ انگوٹھوں اور انہی میرے گھر میں آتا ہے تو پردہ کرنے کی پیر
کوئی نہیں۔

یہ اصرار میرے گھر میں ہے منہ پر ایک پردہ ڈالنا چاہیے یہ منہ پر بھی کچھ ڈالنا ہوا
ہے اور وہ جہاں کے مردوں کی بچی نے گھر میں اتنا بھی نہیں کہ وہ سر پیچھا ہے آئیے
اپنا کندھے سے چادر اتار کر اندر آجی کہہ میں سے پردہ کر دو اب کی پارہ سے پٹی نے
پردہ کیا اندر آئے صوفائی تو بھی نے نہ پٹی ہے ہوا

کہہ یا رسول اللہ ﷺ! پہلے ہلکے تھی تو روٹی نہ تھی اب یہ دی ہے نہ تھی۔
کوئی نہیں ہے اور رائے نہیں اس سے سہرا بچی کسی مہ نے بھی نہیں اس سے مقدس
بچی زمین آسمان نے تو بھی نہیں جس سے مقدس باپ کہاں کوئی نہ لے گا اور کہاں نہ لے کر لے
نہ لے گا اور کچھ لگائے گا!

باپ بیٹی کا رونا

مقدس ترین باپ مقدس بیٹی کے بچے تک کر رہے ہیں اللہ کا بچہ بھی وہ
ڈانچے نہ پھر کر کے اللہ کے چہرہ کے آئینہ نہ رہا بیٹی کے آئینہ ہونے سے
کچھ دیا کچھ دیا ان دونوں باپ بیٹی مل کر رہ رہے ہیں اور آپ کہہ رہے
ہیں بیٹی تو نہ کر رہا ہے یہ جھٹکائی رہا ہے جس سے شلئے اسام
دو طرفہ تین ان طرف پہنچے ہیں میرے باپ نے وہی کائنات لکھی ہے جس کو

آپ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

حضرت! اللہ سے ایسا سہرا ہی عورت سے اتنی اس نے ایسا کہہ کر اپنی دنیا سے
بے رغبتی عورت نے کہا یہ پرانی ہے میں ابھی کی جھٹکائی ہوں اب کھائی اور
نہ لے رہی رہائی اسے نہ بھڑکے نہ ہی کھٹکے نہ اب نہ چھل نہ

رضائی کہہ، عائشہ! یہ کہاں سے آئی؟

کہہ، یا رسول اللہ ﷺ! انصاری عورت آئی تھی۔ اس نے آپ کی پرانی رضائی دیکھی تو اس نے کہا، میں تو بھینک رہی ہوں۔ یہ اس نے کتنی ہے۔ آپ نے فرمایا، عائشہ! میں اس سے بہت زیادہ لے سکتا ہوں اپنے اللہ سے۔ پھر یہ اس کو واپس کر دو۔ یہ رضائی اور محمد ایک چھت میں نہیں بیٹھ سکتے۔ دو لڑکیاں بھی کہنے لگیں یا رسول اللہ ﷺ! یہ بڑی اچھی رنگ رہی ہے مجھے۔ میں نہیں واپس کر دوں گی۔ آپ نے کہا، عائشہ! یہ بہت مجھے اور اس رضائی کو اکتے نہیں دیتے گی۔ مجھے یہاں غما ہے تو رضائی نوہم پر کرو۔ میں اس سے زیادہ اللہ سے لے سکتا ہوں لیکن میرے نظریہ پر۔ وہی پرانی رضائی لی اور وہی رضائی واپس کر دی۔

کائنات کا نبی اور ناٹ کی چادر

حضرت طلحہؓ کے گھر میں ناٹ تھا، اس کو رات کو اوڑھ کر وہ چیتیں صبح چھیلا دیتیں۔ ایک رات چادر بھاگادی۔ دو برے کے بھائے چار نہیں کر دیں۔ آپ نے صبح فرمایا، طلحہ میرا بستر کیوں بدل دیا؟ کہہ، نبی پرانا تو نہیں رہی ہے۔ میں نے پانچ سو کہہ دیں۔ کیا اس کا نام ہو پائے گا کہہ، احمق! سے وہ یہی کہہ کر آج رات مجھے اٹھنے میں تکلیف ہوئی۔ اس کی زبانت نے مجھے اٹھنے سے روکے۔ کہہ، میں اللہ سے بات کرتا ہوں۔ میرا بستر وہی ہے جیسا پہلے تھا۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت..... سو برس تک مسلا دیا

حضرت عزیز کا بیت المقدس پر نازل ہوا۔ جسے جنت نصر نے توڑ دیا تھا۔ قسم ہو چکا تھا کہیں گے۔

انی یحییٰ ھذہ اللہ بعد موتھا

”یا اللہ! یہ بھی زندہ ہوں مئے؟“

سب سے پہلے تھے شیر کو آگ لگا دی اور سارا کچھ برباد کر دیا۔ انہوں نے کہا،
یا اللہ! یہ کیسے ہو گا؟ لعل اللہ اللہ عاتہ عام خرابی جا رہی ہیں گدھے پر سوار
تبا خا خا ہوا ہے

اللہ پاک نے آراء و فکر کے ساتھ مشاہیر کیا درخت کے پتے گدھے کو ہاتھ مارا
کھانے کو ساتھ رکھا۔ لینے تو اللہ تعالیٰ نے جان کو نکال لیا۔ سو برس تک موت دے
دی قسم بھٹہ۔ پھر کھڑا کیا سو برس کے بعد کم لبثت بناؤ کتنا ظہر ہے
ہو؟ یوم یا اللہ ایک دن پھر سورج کو دیکھا نہ ملنے والا تھا۔۔۔۔۔ کبھی
نہیں بعض یوم۔ آدمی ان قابل بل لبث عام نہیں
ایک سو برس تو یہاں سویا ہے سو پانچیس بلکہ مرا ہے

فانظر الی طعمک وشرابک لم یسنہ اپنے کھانے کو دیکھا پانی
کو دیکھا کھانا گرم ہے پانی ٹھنڈا ہے۔ سو برس ہو گئے کھانے کو کوئی چیز خراب
نہیں کر سکی اللہ تعالیٰ کا امر ہے فریق کے بغیر برف کے بغیر پانی ٹھنڈا
ہے اور ساری دنیا کے اسباب سو برس سے چل رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا امر سراسر کھانا کو تو ٹھیک
ہوئے ہے

میرے بھائیو!

سو برس میں کھانا خراب نہیں ہوا۔۔۔۔۔ اور گدھے کو دیکھو اس کی بڑیاں
دیکھو اس کا کچھ بھی نہیں بچا۔ گدھا جو نکلنے والی چیز ہے وہی نہ چکا ہے اور کھانا
جو خراب ہوئے والی چیز ہے وہ موجود ہے اب اسے اللہ نے کہا، اب دیکھو کھف فشر
ہاشم نکوھا لجمہ اب دیکھو میں سے کیسے زندہ کرنا ہوں اب جو گدھے پر امر
توجہ ہوا بڑیاں زمین سے اگنی ہل گئیں اور کھڑی ہو کے چاٹا چاٹا چلا گیا اور اس میں گوشت آتا
چلا گیا اور چاروں طرف سے جو کھال کے ذرات زمین میں ختم ہو چکے تھے۔ وہ اڑاڑ کداس کے
جسم پر لگے شراب ہو گئے ایک آن کی آن میں مرنے کے سامنے سارا نقشہ آئینہ گدھا بنا

اور مسئلہ کرنا اور میں آفراس میں راج آئی اور دلوں پر دکان چلائی۔ یہاں سے قلعہ دارا
 پہنچا اور آواز بھی نکال رہا ہے۔ اعداؤں نے کہا: اب یہ ذراں بھی دیکھو۔ جس
 کو کہتے تھے یہ کیسے ذلہ و سستی۔ اب آئے تو بہت دشمن آیا، تو یہاں سے بھاگنے
 لگے۔

یہودی کا سوال..... 100 سال بڑا بھائی کون؟

ایک یہودی نے حضرت مولانا کے پاس سوال کیا: جیسے یہاں 100 سال سے یہودی
 ہیں، جو ایک دن پیدا ہوئے، ایک دن وفات پائی اور ایک سال بڑے ایک سال
 چھوٹے رہے، اسی کا دن ایک سو سال کا دن ایک سو سال کی ایک سو سال ہے، ایک
 سو سال چھوٹا ہے اور انہوں نے کہا ہے یہاں مولانا ایک دفعہ ملے، دیکھو میں مولانا کی
 تصویر نے کہا: بھئی ان مولانا کو بلاؤ، وہی جواب دے گا: حضرت! مولانا
 ان مہمان کو بلاؤ کہ انہوں نے فرمایا: مولانا! مولانا! مولانا! مولانا! مولانا!
 مولانا! مولانا! مولانا! ان کے ذہن میں سے مولانا آتے ہیں۔ اور پھر مولانا ایک
 دن مرے۔ ایک دن مرے۔ ایک دن مرے۔ ایک دن مرے۔ ایک دن مرے۔ ایک دن مرے۔
 ایک سو برس بڑا ہے۔ مولانا! مولانا! مولانا! مولانا! مولانا! مولانا!
 مولانا! مولانا! مولانا! مولانا! مولانا! مولانا! مولانا! مولانا!
 مولانا! مولانا! مولانا! مولانا! مولانا! مولانا! مولانا! مولانا!

اصحاب کہف کا قصہ..... 300 برس کی نیند

مکہ پاک اس بکھڑے کا قلعہ ہے۔ فقیہ قرآن جو ان کے
 میں لی جہانیاں انہی جو فقیہوں، اصولیوں، مفسرین، ان کے اور ترجمہ دہی
 نے ان کے انہی کو اور بڑھا۔ اب ایک طرف وہ ہے، اب ایک طرف ہے، اب ایک
 ہیں اور ایک طرف ہے، اب ایک طرف ہے، اب ایک طرف ہے، اب ایک طرف ہے، اب ایک

یہ تو کھلے پتہ پر تھی۔ سو، دیکھ کر سنے کے لئے تیار ہو جاؤ

اور اچھے چارہ دینا ہے تو سنا چڑے کا اور اُس کے اگلے نوچمے زوے تو تمہیں میں
 کھانے دے گا۔ انھیں کھانا کب تو کھائے گا۔ اسی بات کی مہلت دیتا ہوں اور
 خواہش پر آیا۔ بیچنے سے مراد تو یہ ہے کہ انھیں کھانے دے۔ انھوں نے آپ بھی دیکھی ہوگا
 سب سے ستر اسی ہے۔ نہ پانچ ستر دہائی ہے نہ دس۔ نہ دس دھڑوری چلے نہ
 دس بیچے۔ نہ پانچ دھڑوری سب سے تازو دھڑوری ہے۔

اصحابِ کہف کی حفاظت

مذہب و پچاس لکھ خاندان اساتذہ نے عروج پر پہنچنے پر اپنی قید سے
 نونہا فرار ہے۔ یہ سب دس سال کی ساری تین سو تین سو پچاس
 سو تھیں۔ ولسن فری کولہم ٹلٹ حائفہ میں تین سو پچاس تھیں

مقامی زیادہ سے زیادہ آخو آتھے ہوئے دن گھٹے ہوئے بے ہوش ہے تو
پوچھیں گئے ۔۔۔ انہیں گھٹے ہوئے نہیں آخو آتے انہی نے جوں کے
آئی جسے یوں کئی گئے چہ پانے تھک پانے کا تو اٹھے پیٹھ
کا زور ہے کا تو اٹھے جاتے کا تو نہ زور ہے آئے کا تو اٹھے مہیاں اور کریر کی
وے سے تو آخو آتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت تو پروا رکھ رہا ہے جس نے یوں
نہیں انہی نے عزیزی بہن نکال لی تھی ان کی جان نہیں نکالی ان کو
میں نے قہر میں نہیں رکھا ۔۔۔ نہ میں

وَيُنْقِضُ دَابَّ الْبُيُوتِ وَذَوَاتِ الطَّعَالِ

بحرین کی سرحدیں بھی چل رہی ہیں۔ تنہی، انہیں طرف کبھی یا نہیں

تین سو برس تک چھاپ نہیں گیا " اس نے بیٹھ بپ کو کہا "

تین سو برس میں جوت نہیں ہوئی کون ہے روئے واپس؟

تین سو برس میں بھوکہ نہیں تھی اس نے بھوک کو منوایا؟

تین سو برس میں سائے سے آگے نہیں گئی اس نے ان کی توجہ سے " اڑایا "

تین سو برس میں پامپاں اور گھاس ہو گئی اس نے درو کو بنا دیا "

تین سو برس میں کوئی نیا " سانپ " بھگا نہیں گئے نہیں آیا

اس ذات نے انہیں " مارا "

تین سو برس میں کوئی تیر " چیتا انہیں کھائے نہیں گیا

کون ان قدر سے انہیں پیچھے اٹھا دیا "

تین سو برس میں زمین نے ان کو نہیں کھایا " زمین کھاتی ہے

زمین ٹگل بناتی ہے " ہر اس بڑاں کو زمین میں جاتی ہے

زمین پر " اتر آتم نے کھا نہیں " ہوا پر " اتر آتم نے ان کو بگاڑا

نہیں " سو دن کو عظم ہوا " اس سوچ تیری کر نہیں " جس سے بدوہ پر برا راست نہیں چلتی

چاہیں " خصوصاً " آپ سو دن چلتے ہے تو اندھا کس کا امرا " آپ " جو سو دن کی

نروں کو " ست بٹاتا ہے

تین سو برس کے بعد پھر ان کو اٹھایا " ثلث حاتمہ حسین " تین سو برس سو رہے

ہیں " پھر اٹھایا " قتال قتال " اب آئیہ " کسم کشا " ورتو

عرصہ سے " آئیہ " ہوما " آئیہ " دور دور " او معص

یوم " نہیں آدھان " بار بار " ہے " ناخن نہیں " ہے " پیرے نہیں

پراتے ہوئے " پیلے نہیں ہوئے " پچھے نہیں " تھکا " نہیں اور " در کلہم

سلسطہ فرابعہ سلسطہ " توبہ پر بیٹھا " آرم سے " آرم بایں " آرموں سے " فرجیں " زوری

جس " ان کی کھال میں ٹپ کا ٹپ کا ٹپ چھو " در است

نہیں اندھ تھاں ان کی نگاہوں پر پردہ ڈال رہے ہیں " آتما پر بیٹھا ہے " دو

اندروں ہے ہیں تو میں تو رہی ہیں کسی کو نظر نہیں آ رہا اللہ پاک نے اندھا کر دیا

تین سو برس کے بعد انہوں نے کتنا عرصہ سوئے؟ ابھی آدمی ان سائے میں اچھا بھائی اب بھوک لگی ہے اللہ اکبر تین سو برس میں تو بھوک نہیں لگی اب اچھے ہی بھوک لگی بھائی کوئی بھوک کا انتظام کرو انہوں نے کہا بھائی ایسا کرو جانا اور دلہن لطف نری سے بات کرنا ولا یسعون بکم احدا کسی کو پتہ نہ چلے کیسے ہم نکالے گئے تو اسے ہائیں گے انہیں خبر ہی نہیں کہ باہر تین سو برس گزار چکے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا انوکھا واقعہ

مرد و عورت میں تو بچہ ہوتا ہے ساری دنیا دیکھتی ہے ماما جہاں دیکھتا ہے لہذا ہر کوئی شادی کے بعد دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اولاد سے شادی سے پہلے بھی کسی نے دعا کی؟ اور پھر مئی تک بند ہی مریم ایک کونے میں ہوئی نہانے کو مچی تو فرشتہ انسانی شکل میں سامنے آیا وہ تو راہی انسی اعود بالوحنن سنگ ان کنت نقبا اللہ سے پادشاہی ہو کون ہے؟ کہنا نہیں ڈرو نہیں مرد نہیں ہوں

اما انا رسول ربک فرشتہ ہوں کیوں آئے ہو؟ لا ھب لک غلبا ذکھا اللہ تمہیں جتا دینا چاہتا ہے وہ کہنے لگیں تو توجہ انی یکنون لک علم مجھے دینا؟ لم یعنی بشو میری تو شادی نہیں ہوئی ولم اک بعدا میں کوئی بازاری عورت نہیں ہوں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اور حرامت آئے یا طہال سے آئے تو دونوں کام نہیں ہیں۔

قال کذا الک قال رنگ ہو علی ہین اے مریم! تیرا بت کہہ رہا ہے کوئی مسئلہ

نہیں، ابھی ہو جائے گا۔ فسخا فیہا من روحنا .. جبرائیل نے پھونک ماری
 اور پھونک چڑی اور حمل اس کو دینے لگا۔ تیس تو کس کس کو خواب دیتیں کسے میری بے
 کسی ہے۔ . . تہذا دوسری قدرت پھونک سے حمل اور ساتھ ہی تو مینے کے سر طے نوچل میں
 طے کر اگے دروازہ کھلا۔ فأجاءھا المعاضی الی حدع الفخلة اور دروازہ نے
 ہلکا ہوا اور ایک گھوڑے کے نیچے جا کے چرہ سے آیا

اور اب سر پہ ہاتھ رکھا۔ . . یلینتی من قبل هذا . . . اے میں میری
 وکت بسیار مسیا . . . ہائے میرا دنیا میں آئی ابھی لوگ بھول جاتے
 میں کس سے حساب شکر کو چاؤں؟
 جبرائیل علیہ السلام پھرائے لا تعزنی قد جعل ذنک تحک

سورہ

غم نہ کر چشمہ مل گیا ہے کسلی و اشربی کھائی
 و قسری عسا۔ . . اطمینان رکھا اپنے گوشہ لے جا . . . انہوں نے کہا میں کیسے لے جاؤں؟ کیا
 جواب دیا؟

کہا تم جواب دیا۔ انسی صنوت قلر جعن صوما فلی اکنم الیوم
 انمیا میرا روزہ ہے میں نے بات نہیں کر لی۔

نئی اسرائل روزے میں بھی بات نہیں کر سکتے تھے۔ ہم روزے میں جھوٹ بھی بولیں
 تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ دوح بھی بولیں تو ٹوٹ جاتا ہے۔ . . اتنی رعایت لے کر بھی اللہ تعالیٰ کی
 نافرمانی کرتے ہیں اے ہائے

حادث بہ قومہا تحمله پچھو میں لے کر شہر میں آئیں ایک
 پکار پکاری بنمریم لفقہ جت شہنا فرمایا اے مریم! یہ کیا کیا؟ . . . یا احن
 ہارون اسے ہارون کی بہن عا کا بن ابوک امرء سوء . . . تیرا پاپ تو ایسا
 نہیں تھا وما کانت امک بعیا . . . تیری ماں تو ایسی نہیں تھی . . . فاستدوت
 الیہ ان کی انگلی اس بچے کی طرف اٹھی پھر بول کہا اس سے بات کرو . . . میرا

اور دینے تو وہ پختہ پڑے کبف نکلمو من کان فی المہد حسباً ہے تو فہ یانی
 ہے بہانہ کرنے کا بھی حقے طرح پیش آتا ایک تو نکالنا ایک بہانہ بناتی
 تہ ہے نیٹ بات کرے تو ایک بنگار شروع ہو گیا اگلے دواہیے ہی ہوں یا نہ ہو ہے
 تھے کہ ایک ام بیچ کا ذہاب شروع ہوا اظہار اذۃ جنت کے سرے اختیار میں محمد صلی
 علیہ وسلم بیت المقدس میں محمد صلی

پیدائشی بچے کی تقریر

اسی عبد اللہ ہانی الکتاب وجعلنی ہ
 وجعلنی مبارکاً ایما کتب و اوصی بالہوۃ
 والبرکۃ فدا لمت حیا وراہو اللہ و تم یجعلنی جبار
 ضعیفا و السلام عممی یوم ولدت و یوم
 اموت و یوم ابعث حیا ذالک عیسیٰ ابن
 مریم

تیسری میرا سر نے تقریر کی تیسری قدرت پھر نکالے سے اسل نو یا
 بچہ پیدائش تیسری طاقت ظاہر ہوئی کہ یہ احمق سال کے بعد تو پھر پھوٹی بات کرے والا
 بچہ وہ دل کی گود میں اسکی نشہ تقریر کر رہا ہے
 میں اللہ کا بندہ میں کتاب دا
 میں نبوت دا میں برات دا
 میں ماں کا فرم میرا در میں نہیں ہوں جو داغ
 میں نماز داں میں زکوٰۃ دا
 میں سستی دا وہ پیدائش کے دن
 میں سستی دا اسوت کے دن
 اور میں سلاستی دا اقامت کے دن

یہ تحریر اس بیچ سے اللہ تعالیٰ نے کروا کر ساری دنیائے خود قبول یہ حضور ابراہیم کے
ان کائنات کا انعام سب سے چننا ہے اللہ تعالیٰ کسی سبب کا پابند کوئی نہیں ہے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا انوکھا واقعہ

ساری کائنات کے سربراہ کاظم صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی
دست تو ایسی قدرت وہی ہے جو کہ جملہ کائنات بنا دے اس پر ایک واقعہ پڑ گئے:

فرعون کا سردار لشکر اس کوشش میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام پیدا نہ ہوں وہ
ایک سال پہلے آئین کرتا تھا۔ ایک سال چھوڑتا تھا جس سال چھوڑتا تھا اس سال پھر اس
علیہ السلام پیدا ہوتے اور اس سال قتل کرتا تھا اس سال موسیٰ علیہ السلام پیدا ہو گئے۔
پھر اگر اللہ تعالیٰ جس چھپ کر ان کو پاتا تو قدرت کا کیسے رتہ چلتا؟ اور جب انہی ام موسیٰ اس
ارصہ اے ام موسیٰ دور دراز میں کو

فانا عطف علیہ جب زور گئے فانظر ہی الیہ تو بھیجنا فرقی فرماتا ہے
اور حضرت فرعونؑ کی کھال نہ تھائی ولا تعصی ولا تعصی اذا آذره الیک وحنا علوه من
العوسلیں

نہایت فرماتا تیری گود میں رسول بن کر وہاں آئے گا فرعونؑ شکر حرکت
میں ہے کہ نہیں دلاؤ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کا نظام حرکت میں ہے کہ کر کے دکھاتا
ہے

موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ترکان کے پاس گئیں کہ صدق بنائے دو اس کو
لکھ پڑ گئے کہ کوئی بچہ ہے وہ فرعون کے دربار میں آیا کہ مجھے بات کرنی
ہے کہ ایک ایسا بچہ چل رہا ہے جس پر فرعون کے سامنے آئے تو اللہ پاک نے
زبان بند کر دی وہ بچہ باتوں بات ہے؟ وہ ہلانا ہے تو بول نہ سکے اشدوں سے
مجھ نے تو سمجھ میں نہ آیا اس نے کہا: بالکل گنگا ہے اگھر وہ سب باہر نکلتا تو
زبان پھر خلیق ہوتی اور پھر وہاں آتا کہ کبھی مجھے ضروری بات فرعونؑ بتاتی ہے

فرعون نے اعدائے کی اجازت دی

رحم دلی کا کرشمہ

فرعون بنی اسرائیل کے علاوہ اپنی قوم میں رحم دل بھی تھا اور عادل بھی تھا۔ اس لئے اس کو اتنی مہلت مل گئی ایک دن موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا یا اللہ! فرعون تو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا تو آپ نے اس کو اتنی مہلت کیوں دی؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ اپنی دہلیا میں درجول بھی تھا اس لئے میں نے اس کو اتنی مہلت دی۔ وہ پھر اندر آ گیا۔ کہا کیا بات ہے؟ پھر زبان بند ہو گئی اب وہ سمجھا چاہے تو سمجھا نہ سکے۔ انہوں نے پھر نکال دیا۔ جب تیسری مرتبہ اس کی زبان بند ہو گئی تو فرعون نے کہا اب اگر آئے تو اس کی گردن اڑو دینا تو اس نے سوچا اللہ تعالیٰ ہی کہہ کرنا چاہتا ہے اس میں انسان بے بس ہے۔ چپ کر کے صندوق بنا کر حوائے کر دیا۔ پھر انہیں دریا میں ڈال دیا گیا

عجا ئبات قدرت

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے پوچھا یا اللہ! اب یہ صندوق کہاں جانے گا؟ .. فلیلقہ الیم یا ساحل دریا کی موج اس کو کنارے پر لگا سکے گی یا خذہ عدوئی و عدو لہ اس کو فرعون اٹھا لے گا یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا سینہ ایک دم وصل گیا کہ یا اللہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ جس سے بچنا چاہتے ہیں اسی کے پاس بھیج رہے ہیں۔

کہا لا تسخانی اس کی موت کا ڈر نہ کر ولا تحزنی اس کی جدائی کا غم نہ کر۔ .. انما رآوہ الیوم اسے تیری نمود میں اب نہیں لادوں گا و جاعلوہ من المصلین اور اسے رسول بنا کر دکھا دوں گا۔

جب اسی بچے کو بچہ کر فرعون کے دربار میں لایا گیا تو فرعون نے دیکھتے ہی کہا: **انہ قاتل** یہی میرا قاتل ہے اسے مار دو۔ فرعون نے کہا: **قوت عیسٰی و ملک** یہ تو آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے چھوڑ دو۔ اتنے مات میں یہ سارے گھر میں بچے کا گناہ ہو جاتا؟ تو اللہ پاک نے فرعون کے گھر میں موسیٰ علیہ السلام کو ظہور دیا **وحررنا علیہ العراض** جس خزانے سے اسے قتل کرنے کے لئے پیہر خرچ ہوا ہے۔ آدمی بھائی اسے دو روہ چاؤ (اس نے بڑے ہو کر میرا ہی سر لینا ہے) موسیٰ علیہ السلام کسی کا دو روہ نہ بنیں۔ اللہ چاہے کہ نے ساری عورتوں کا دو روہ تمام کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اپنی بیٹی کو بھیجا تھا جاؤ حالات دیکھ کر بتاؤ۔ جب یہیں نہ دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کسی کا دو روہ نہیں بنی رہے تو انہوں نے کہا کہ میں ایک گھر جاتی ہوں اس کا چاہتا ہوں انہوں نے کہا: ہاں ضرور بتاؤ۔ بیابانی ماں کو بلا کر لائیں اب ماں بچے کو دیکھیں وہ اس کے دل میں محبت کا جوش نہائے اور چہرے پر اثر ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ تو انسانی فطرت کے خلاف ہے۔

یہی میری ماں ہے

شہنشاہ اکبر فرعون کے پیرا ہوا دو سال کا تھا اس کی ماں کاٹل چلی گئی اٹھالی سال بعد وہ کاٹل گیا تو بہت ساری عورتیں بیٹھی تھیں۔ تو اکبر کو پھوڑا گیا کہ اپنی ماں کے پاس جاؤ۔ اس نے سب کے چہروں کو دیکھا اور اپنی ماں کی گود میں جا کر بیٹھ گیا کہاں سے پہچانے؟ اس کے چہرے سے کہ اس کی ماں کے چہرے کے ایک ایک خیال سے محبت پھوٹ رہی تھی اس نے کہا یہی میری ماں ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کی اپنے گھر میں واپسی

جب موسیٰ علیہ السلام کی والدہ آئیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان کسادت لتبیدی بہ لولا ان ومطاعہ ای قلبھا۔ کہ قریب تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل کی بے

قراری پر پہنچا جاتی ہر سنے اس کے دل کو بند کر دیا اور وہی عاید انسانی محبت کو پہنچا
 ہو اور ان کی دلہہ دایسے پھر ہو گئی بیٹھا پڑتا ہے ہی نہیں لیکن سب انکس وہاں چلا یہ تو وہ
 پتہ تک گئے ان کی والدہ دے گیا کہ میں غریب عورت ہوں میں آپ کے پاس نہیں رہ
 سکتی میرے اور بھی بچے ہیں میں تو سب کچھ سے ہاؤس کی اور گھر باہر اس
 وہاں چلاؤں گی یہ نظر ہے تو ٹھیک ہے نہیں تو میں جاتی ہوں فرعون
 نے کہا ٹھیک ہے اے لے جاؤ اور وہاں چلاؤ اور وہاں چلاؤ اور وہاں چلاؤ اور وہاں چلاؤ
 ہا اب بس لڑائے سے پیسے خرچ کر کے بچے لڑنے جا رہے ہیں اسی خزانے سے
 موسیٰ علیہ السلام کی پرورش ہو رہی ہے

آگ کا ڈھیر جلا نہ سکا مگر کیوں؟

میرے بھائیو!

اس کائنات میں سکونت اللہ تعالیٰ کی ہے یہاں وہ ہر کچھ نہ لے سکتی چاہتا
 تہ سادگی کی ساری نہروانی طاقت استغنی ہوئی کہ ہر ایک عید اسلام کو آگ میں جلاؤ
 اور اے اہل دہلی مگر کیا انکس ہو گئی ہر ایک کا کیا کیا اور ایسی آگ تھی کہ آپ سے لے
 والے پرندے بھی اس میں جاتے مگر کبے راگھ ہو جائے اب ہر ایک عید اسلام کو چھیننے کا وقت
 آیا تو آگ کے قریب ہائے کا کون؟ راستہ ہی کوئی نہیں ہر ایک عید اسلام سے گئے
 گئے تو خود چھا جاتا دیکھتے تھے میں کیوں ہاؤس؟ تم نے جانتا ہے چینیو جیسے
 اب پھٹنے کا طریقہ کوئی نہیں قریب جائیں تو خود جیتے ہیں شیطاں نے ایب بھیا رہا
 کہ دیا تھیل کی طرح اس میں تار کے پھیکا کپڑے اتارے رہتوں سے
 باندھا

جب ہوائیں نہ لے تو ہر ایک عید اسلام انہیں طرف آگئے نور پانی کا فرشتہ ہائیں طرف
 گیا دوسروں میں ہر ایک عید اسلام ہر چیز نکل عید اسلام ہر پانی کا
 فرشتہ ہر ایک عید اسلام کی موش میں

میں اتنا کہہ رہے ہیں۔ **حسبى الله وسعہ الموضع** میں سے آئے ہوں
 تمہیں میں رہے اور دھرم پائی ناظرین اس ائمہ میں ہے کہ ابھی اللہ تعالیٰ فرمے گا، پوری زبان
 آگے بڑھو۔ جبرائیل علیہ السلام میں اتنا کہہ رہے ہیں کہ یہ مجھ سے کچھ کہیں تو میں آگے
 نہیں آؤں تو جب دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں تو یہ فرما رہا
 تھا کہ یہ آگے میں جائے گا تو میں جائے گا جبرائیل علیہ السلام بھی تو یہی
 چاہتے ہیں کہ آگے جاتی ہے، کہنے لگے ابراہیم علیہ السلام آپ کو یہی ضرورت نہیں؟
 تو فرمایا **لما انکبک فلا ضرورت ہے** پر مجھے جبری کوئی ضرورت نہیں **لما انکبک**
 لنگہ ہنسی ہے شک اللہ کا ضرورت ہی ہوں پر حق کوئی نہیں ہوں **لنگہ**
 میں جا رہے ہیں

جب جبرائیل علیہ السلام سے بھی نظر میں آئی اور پائی کہل گئی ہے بھی نظر میں آئی
 تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **آگے** کوٹھڑی ہمارا کھوی مراد **و سلاما علی السراہبہ**
آگے! غصہ ہی جو چوسکتی ہے ساتھ میرے ذرا دیکھ پر تو اللہ بھی بکارت ہے یہ غصہ فرمایا، اس
 سے غصوں کو گود بٹا دیا۔

انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو گود میں لیا جیسے من پے کو چارپائی پر غالی
 ہے ایسے آرام سے انکادوں پہ چھو دیا۔ **آگے** کوٹھڑی بنا دیا یہاں تک کہ
 ابراہیم علیہ السلام کا باپ اور بھائی دشمن اور قتل کے درپے تھے جب کہ ان تھوڑی تو اس کی
 نہیں سے بھی ہے ساتھ لگا **سعدا العرب ربک یا ابراہیم** اسے برا نظر آجیے
 رہنے کے یہ کہنے کیا ہی ترہ دست رہے ہے کائنات میں تو بھی شکر ہے، جو بھی صورت
 ہے اس کو اللہ تعالیٰ سے بدو ہے **و اللہ تعالیٰ کے** لطف میں ہے **و اللہ تعالیٰ کے**
 ساتھ ہے **اللہ تعالیٰ کی** چاہت سے اسٹوں ہوئی ہے اس جہان میں بعد اللہ تعالیٰ کا حق
 چل رہا ہے جو زمین کو کہے گا وہ کہے گی جو آسمانوں کو کہے گا وہ کہے گی
 کہ جو بولوں کو کہے گا وہ کہے گی جو پتھروں کو کہے گا وہی ہو
 گا ساری کائنات میں آخری ایسا اللہ تعالیٰ کا ہے

لنگڑے چھڑکا کارنامہ

نہرو کے قتلے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی کی دعوت دی اللہ تعالیٰ نے تنگڑے چھڑکا کر پٹا کر کے دکھایا کہ میں ہوں اصل نہروں والا چھڑوں سے نہروں سے شکر کو برپا کر دیا نہروں لنگڑوں پر چھڑوں نے تھمڑ کیا چھڑوں نے کات کات سے نہروں کے ٹکڑے کو برپا کر دیا نہروں بھاگا اور اپنے گل میں پھنکا اور یہی سے کیا ہر نے شکر کو چھڑوں سے برپا کر دیا اور سب جاگ بولے اتنے میں ایک تنگڑا چھڑا بنیسا ہوا سر سے میں آیا اور جس سر پر گھوما کہنے لگا ایسے چھڑ تو ایسے ہستیوں نے برپا کی اور وہی آ کے دس کی ٹاک میں گھسا اور اللہ تعالیٰ نے اسے دوزخ میں پہنچا اور اس کے سر پر نہوتے پڑتے ہیں اور جوتے پڑتے پڑتے بھیجا پھٹ کے سر گیا اور اللہ تعالیٰ نے دکھا دیا بھیگی حالت کو دکھا دیا

اللہ تعالیٰ نے ہر تسمیٰ کو اپنے امر اور اپنی طاقت کے ساتھ الگ الگ احکام دے کر بکڑ دیا بالحدیث ہاں اللہ تعالیٰ کو پکارا تے ہی نہیں لیکن حسب عجز ہو جاتے ہیں پھر کہتے ہیں اب تو اللہ تعالیٰ ہی کرے گا اچھا پہلے کون کر رہا تھا اب تو اللہ تعالیٰ ہی شفا دے گا کیا پہلے تو شفا دے رہا تھا

دوا میں شفاء نہیں مگر

موسیٰ علیہ السلام کے پیٹ میں درد ہوا کہنے لگے یا اللہ! پیٹ میں درد ہے اللہ تعالیٰ نے کہا یا یحییٰ کے پتے قابل کر لے لو دیمان ایک چھوٹا سا پودا ہوتا ہے انہوں نے اس کو کڑا کر پی لیا ٹھیک ہو گئے پھر کھدروں کے بعد دوبارہ پیٹ میں درد ہوا یہ اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا خود ہی ہا کر کڑا کر پی لیا تو درد تیز ہو گیا یہ اللہ! یہ کیا ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے کیا سمجھا تھا اس میں شفاء ہے مجھ سے کیوں نہیں پوچھا مجھ سے کیوں نہیں پوچھا؟ اذا عرضت فہو

بشغفین تیرا زب شانی ہے، در بیان نہیں .. تیرا زب شانی ہے۔

میر اللہ گواہ ہے

آپ ﷺ نے نبی اسرائیل کے ایک آدمی کا واقعہ بتایا .. کہ نبی اسرائیل میں ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کہا کہ مجھے نقد رقم چاہیے اور میں پر دہنکی ہوں میرا گھر دریا کے پاس بہتی میں واقع ہے دوسرے آدمی نے کہا کہ اس پر گواہ کون ہو گا قرض خواہ نے کہلو کسفی باللہ شہیدا اللہ میرا گواہ ہے۔ پھر دوسرے نے کہا .. پھر آپ کا فیصل کون ہے؟ جواب دیا کہ .. وکسفی باللہ وکھلا اس نے کہا کہتے چاہئیں قرض خواہ نے کہا کہ میں سو .. اس کو دے دیا اور تاریخ راہی کے لئے مقرر ہوئی۔ جب وہ قرض واپس کرنے کے لئے آئے تو دریا میں زبردست غلجانی چل رہی تھی کشتیاں گھڑی ہوئی ہیں تو یہ آدمی سر جکڑ کر دریا کے کنارے بیٹھ کر فریاد کرنے لگا کہ یا اللہ! میں نے آپ کو گواہ بتایا تھا اور وکیل بتایا تھا۔

اب مقررہ وقت پر پہنچ چکا .. تو تیری گواہی جھوٹ ثابت ہوگی جتنا مجھ سے ہو گا میں نے کر دیا آگے کام تو کرو جا ایک بڑا سچا کلگری کا چڑا ہوا تھا اس کو اندر سے کھودا اور پیسے کی جھلی اس میں ڈالی اور ساتھ اس میں پر چلکھ کر ڈالا

کہ دریا میں طغیانی کی وجہ سے میں آئیں سکا اس گھڑی میں ڈال رہا ہوں اور میں کو فیصل اور گواہ بتایا تھا .. اس کو کہہ رہا ہوں کہ وہ اس کو تھک چکا ہے اور کلگری کو دریا میں ڈالی کر خود گھر چلا گیا۔

دوسری طرف وہاں کشکی کے انتہاء میں بیٹھا ہوا ہے .. جب کوئی کشکی نہیں آتی تو کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو گواہ بتایا، جھوٹا وعدہ خلاف نکلا .. جب وہاں چلے گئے تو وہ کلگری نظر آئی .. تو کہا چلو گھر کے لئے ایچ من تو ہاتھ آگیا .. وہ کلگری دریا کی موجوں کو جیرتی ہوئی اس کے پاس دریا کے کنارے گھڑی ہو گئی تھی پھر اٹھنے گھر آیا۔

پھر جیرنے کے لئے کھانا لے کر آیا ..

اوتھیں مر رہے تھے، اسی لمحہ پر پانی تو چھین چھین کرتے ہوئے اور تھوہر سے نکلے
اور پرتی بھی اٹھ کر پڑ گئی اور اس سے بچاؤ بھی نہ ہوا۔ کچھ عرصہ بعد وہ آدمی آیا اور کہنے
کا

کہ میرے ساتھ یہ واقعہ ہوا تھا اور میں نے اس طرح کر دیا تھا۔ آپ اوروں
قرآن پڑھ کر لے لو۔ تو اس نے اس سے کہا کہ خدا اس کو تم نے نکال دیا اور وہ بتایا اس نے
وہ قرآن بھی پہنچا دی اور اپنے من میں چھپا دیا
میرے دوست!

ہمارے پاس ہیں، ان کا کام نہیں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کا بھی کیا حفاظت کرے
کا۔ اب نہ اچھوٹی اس کام کے لئے کون کون تیار ہے؟ دعاء نہیں ہمیں خدا
چاہئے۔ اب لڑائیں۔ کون کون چار مہینے اور چار لکھ کے لئے تیار ہے۔

1000 کفار اور 313 صحابہ کا معرکہ

سب سے پہلا معرکہ اس میں حق دہاڑا کھراٹے ہوئے ہے۔ یہ
سرمہ کا ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ مسئلہ میں جوں سے اسلام کی کارروائی
یہ طرف پروری میں کون کون کڑی ہوئی ہے
بڑا آدمی ہیں جن میں تین سو گھوڑا سوار ہیں۔

سات سو گھوڑا والے ہیں۔

وہی تیار دے ہیں

اور جس سے تیرہ آدمی کھڑے ہیں

یہ تیس سو تیرہ آدمی تیار ہیں۔ کھڑائی کے لئے تیار ہیں اور یہ ہیں

تین گھوڑا ہیں۔ سات سو گھوڑا تیار ہیں

سات سو گھوڑا اور آٹھ سو گھوڑا۔ کیا مقصد ہے؟

تین سو گھوڑا سوار اور دو سو گھوڑا سوار کیا مقابلہ ہے؟

سارے اوتھیاں سوکری سون جگت سے چرانی کوئی ہے کل سون
بگ

اور ایک ہزار سیک سے اس لئے کہ ہرے تھیں وہاں کے سچو اور اللہ تعالیٰ کو بھی
کھد سب چاہتا ہے

ان تھلک ہذا العصابة فلن نعد

ن کو تو نے رو دیا تو چراغ کا لینے والا غور نہیں ہے یہ خدا ہر نے چاہی
حضرت کو نہ تھیں کسان توں کا توئی ﷺ ان کا تھوڑی مقدار ہے رہا ہے کہ امر یہ
سے گئے تو چراغ الامام بھی لایا ہے سب نے کا یا اپنے نبیوں کے تھے
اور اس دن نور دے تھیں اللہ تعالیٰ سے رکھا ہے چو بھی نہیں ہاتھ میں
اور اس سب نے بھی رکھا

اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم

سب سے گھڑت ہیں یا اللہ توئی کرے توئی کرے
تو اللہ تعالیٰ نے کہا

لیک لیک اسی معبد کے سب سے اللہ تعالیٰ

مرد ہیں

میرے بڑا فرشتے آ رہے ہیں کافر ایک بڑا فرشتے بھی ایک

بڑا

ایک بات محمدی کہا فرشتوں کو کہنا کہ فرشتوں کے ہاں ہے
کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے وہ المصرا لا من عند اللہ اللہ تعالیٰ ہی ہے

ت

اور نبی و آئی ابو عبیدہ کے اعضاء سے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا
سب سے گئے تھیں سب سے گئے تھیں تھکات اور ان کی
تیسری یہ کیا آئی؟ ایک تو اللہ تعالیٰ نے فرشتے بھیجے

شیطان کے دوسے دوسے

نور اشعادت ہوئی قدم پر مجھے

اور اللہ تعالیٰ نے روضہ کو مضبوط کر دیا

پھر پانچویں ہزار آیا؟ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو لڑنے کا حکم دے دیا۔ فرشتے آتے تھے بیٹھ لیکن لڑتے نہیں تھے۔ جبکہ ہر ایک فرشتے لڑنے میں آئے یہ پہلی جنگ تھی جس میں فرشتوں نے آگے لڑائی کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بتایا:

ماضووا فوقی الاعناق واضربوا عنہم کل ینان

ان کی گردنیں کاٹا اور ان کے ہاتھ کاٹا۔

تو کچھ نہیں سوچے اور کہاں ایک بڑا۔ جب لنگر آئے تھے ہاتھ بونے تھے تو ایک ہوا چنی ایک زور سے ہوا آئی۔ حضرت علیؑ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ: یہ ہوا کیسی ہے؟ آپؐ نے کہا: جبرائیلؑ آگئے فرشتوں کے ساتھ۔

پھر ایک دوسری ہوا آئی۔ حضرت علیؑ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ: یہ ہوا کیسی ہے؟ آپؐ نے کہا: ہیرافیلؑ آگئے فرشتوں کے ساتھ

پھر ایک دوسری ہوا آئی۔ پھر حضرت علیؑ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ: یہ کیا ہے؟ آپؐ نے کہا: میکائیلؑ آگئے فرشتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے منوں میں پائے پٹ کھد کھدایا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کو ساتھ لے خیر کامیابی مانگن ہے؟

حضرت سلمان فارسیؓ کا درندوں کے نام خط

حضرت سلمانؓ نے ان کے افسرین کو آئے۔ بڑے گورہیں لے آئے تو چوریاں شرمناک ہو گئیں پہلے تو کوشش کرتے رہے کہ ایسے ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔ پھر کہنے لگے: اچھا! بھائی کا تھ قلم لادو۔ لکھنا ان کے گورہ کی طرف سے جنگ کے دنوں کے ہم آج رات تمہیں جو بھی چاہو لکھو کہ نظر آئے اسے چھپاؤ دینا۔ اپنے جھکا کر کے فرمایا: شہر کے دروازے کو کھلیں گا زے لکھا۔ اور راجہ اور نکلت کے ذریعے اوپر اور دھر جنگ کے دنوں کو

حکم اور راہِ ایلاد پر ہے قوتِ ملی میرا ہی ہے غلغلا کے سروں کی طرف اچھا بہ بھائی!
 آج کسی کو جرأت نہیں ہوئی آپ کے اوٹل و دکھا کر کہیں گے جو یہ سنا ہے تھپہ دکام
 نہیں کر سکیں گے اور ان سے۔۔۔ غلاموں اور یہ معاشوں کی اندھ جڑ تک۔۔۔ قوتی کرنا نہیں ہوا
 کر تمہاری قدموں میں ڈال دے گا صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ و
 طریقہ یکہ لیں تو اس کی بھی تریٹنگ چاہئے بغیر ٹریٹنگ کے ایسے کچھ تو ہو
 تبلیغ کا کام ہے اس زندگی کی ٹریٹنگ ہے کہ جس میں ہمارے ہمارے جسم کے اعضا
 اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے تابع ہو جائیں

اللہ تعالیٰ کی مدد کا نظارہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک دفعہ اپنے ہوش میں تو تیز و خوش رہا ہی موجود ہے
 پہلے جنگل تھا کہ وہ کھو بیٹھ گیا پورا جنگل تھا یہاں تہذیبی بنی ہوئی تھی تو کھنکھ
 میں اٹھ اٹھتا تھا انہوں نے سمجھا کہ کون سے کرائی گئے پر چڑھ کر غلات کیا کر رہا ہے
 کے ہاتھ اور! ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نام میں یہاں پہنچا رہا ہے
 دن میں قوتی کر رہا اس کے بعد جو نہیں لے گا ہم سے نقل کر رہا ہے یہ واقعہ حسرتی
 مہاجرین نے بھی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے یہاں مہاجرین میں وہ قلم و قلم تھے
 حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں تو حین ان میں سے جنگل قوتی ہو گیا اور اس اندھ کو لے کر
 ہزاروں ارضیوں قبائل اسلام میں داخل ہو گئے کہ ان کی تو پہلو بھی مانتے ہیں امر نیست
 نہیں

آنکھ کا قیمہ بن گیا مگر بینائی لوٹ آئی

قوتِ بین نعمان ایدہ تعالیٰ ہیں اس کی ذاتی میرا ان کی شکو میں ایدہ میر کا
 اندر ہمیں مینا تو ساری آنکھ کا زور اچھا ایوٹیا قیمہ ہو گیا کہ وہ قیمہ اٹھا کر سے آئے
 رسول اللہ ﷺ: میری آنکھ کھل گئی ہوئی آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ

حضرت علیؑ کا اللہ تعالیٰ پر توکل

حضرت علیؑ مدظلہ کی نماز چھوٹے گھر کی طرف نکلتا تو ساتھی پہرہ لے رہے ہیں۔ کہا
یہ کیوں پہرہ لے رہے ہیں؟ کہا: آپ! تو نصرت ہے اس لئے پہرہ لے رہے ہیں۔ فرمایا: میں کی وجہ
سے پہرہ لے رہے ہوں زمین والوں سے یا آسمان والے سے؟ کہا: آسمان والے سے پہرہ لے کر
رہے ہیں۔ زمین والوں سے پہرہ لے رہے ہیں۔ فرمایا: ہاں سوچو! آسمان والوں سے
بچ رہے ہیں تو زمین والوں کے پہرے نفع نہیں دیتے۔ جب آسمان والے بچ گئے
کرتا تو یہاں حیران ہو کر بھاگتے نہیں کرتا، چاہے آرام نہ لے، اہل بیت بھی دیکھ
سرسہ بھاگے۔

آپ صبیحہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف رازِ قسم نکلتے تھے میں اللہ تعالیٰ یا نہیں کرتا
صبیحہ و پریشانی میں یاد نہیں کرتا۔ جب سورہ اسباب نزلت جاتے ہیں تب اللہ تعالیٰ کو یاد
کرتے ہیں۔ کوئی کب ذکر کے پاس چلا۔ کوئی کب قلم لے کر کے پاس چلا۔ کوئی
کب دیکھ لے اور بچ کے پاس چلا۔ تو میں اللہ تعالیٰ سے تعلق کا تہ نہ اپنی جیسی مخلوق کے پاس
یاد نہ کرتا۔ تو مجھ سے جو اہل حق ہوں دعا کرو۔

تو اللہ سے کیوں نہیں نکلتا؟

حضرت امیر معاویہؓ کی طرف سے حضرت ابن کثیرؓ تحریر فرمادیا: اے رسول اللہ! میں دیر ہو گئی
اور اتنی بڑی غلطی تو کیا کیا۔ کہ خط لکھ کر یہ دو لاکھ قسم لے کر
وہاں پہنچا دیا۔ پھر ایک دیر بچھڑ دیا۔ قلم کاغذ سر ہانے لگو کر سو گئے۔ خواب میں
رسول اللہ ﷺ کا رخسار دکھائی دیا۔ فرمایا: جس پر سے بیٹے ہوں مخلوق سے کہتے ہو؟ کہنا: علیؑ
تو فرمایا: تو میرے اللہ سے کیوں نہیں نکلتا؟ کہہ دیجئے: انہوں نے فرمایا: یہ تمہارے اللہ!
میرے دل میں یقین بھرا ہے۔ **واقطع** دستانہ عمن سواک۔ ساری مخلوق سے میری
امید ان کو کات دیں۔ کہ یا اللہ تو جس سے میرے دل اور دماغ میں ہوا ہے باقی ساری

حکومتی سے معاہدہ کیا جائے گا۔

اللهم ما دعوتك مني وبصرتني عنك ولم تبي لي فيه رخصي وتلغ
ممناتي ولج بحر علي ندي مما أعطاك احد الاولين والآخرين من اليقين نعمه
تقي به يا رب العالمين

یہ تھا۔ تیرے ابا تو خیر ۱۹۱۶ء میں اس کو میں طائفے سے لے کر اپنی امید اور تصویر بھی لے کر لاؤں گا۔ میرا اس وقت ابھی خلیفہ میں تھوڑا سا تھا۔ میری زبان پر بھی یقین کا وہ دوا نہ آئی تھی۔ وہ تھا! انچا دج ہے یقین کا جو میری زبان پر بھی نہ آیا۔ میرے دائرہ محنت میں نہ آیا۔ وہ دج یا خدا تو نے اپنے بندوں میں سے کسی کو دیا ہے۔ وہ دج مجھے بھی نصیب فرما۔ اے ابی زبیر دوست دعا ہے۔ جہاں دعا ملے۔ زندہ رہوں گے بعد ایک ایک کی حالت میں۔ وہاں پہنچے گا۔

ہیرے سے بھری ہوئی کشتی

والکے بن۔ ہزار ہندوؤں پہلے شرب میں مست رہتے تھے۔ پھر انہوں نے جہالت
میں بھج جان لگائی۔ مہنت کی ہر یہ عمارت یا منظر یا منظر فی السماء، ان کی طرف
ہیں۔ لیکن آج اس طرف سے بھی کوٹھیں ہیں نے ٹیچر اذالی دو اور۔ لیکن ان کے من میں یہ
تھا۔ تو انہوں نے ہر بھل کے ساتھ ایک بیر کا پتھر کا اور ان کے ان کے ان کے
کے آپ یہ لے لیں۔ میں نے پوری قوم میں ان کے من کا منہ ہوا ہے کہ وہ دے دیں۔
تو ان کے من سے اترے۔ ان کے اور جیتے ہوئے ہا، طے مجھے

اللہ تعالیٰ کے بن گئے تو سمندر بھی نہ ڈبوئے گا

عہدِ پاک میں آتا ہے کہ جس آدمی کے دل میں رانی کے دانے کے برابر توکل اور بھروسہ ہوگا تو وہ اپنی ہر چیز کو اپنی اس خواہات دے گا اس کو تو جس مسئلہ کو کہیں لایں آدم حۃ الشعیب من الیقین ان یمشی علی الماء میرے بھائی! اللہ تو میرے غم سے تعلق بنالیں

اللہ تعالیٰ کو ساتھ لوگے تو کام نہیں ہے

ابن عبد اللہ انہوں نے کہا: اے نبی! میں نے تجھے دیکھا ہے۔ ان کی کوئی تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی۔
ابن عبد اللہ انہوں نے کہا: اے نبی! میں نے تجھے دیکھا ہے۔ ان سے جو کہ اللہ والا غائب ہو گیا۔ ان میں سے
کچھ لوگ تو میری کوئی بات نہیں آتے۔ یہ بعد اللہ کے حسن و اللہ کے
بصر کے بعد۔ ان میں سے کچھ تو ان کو توں تمہاری عزت کا
(سورہ آل عمران)

اے مسکرتے پہنچا : کہ اللہ تعالیٰ اور رب ساتھ ہو کر چاہئے حکومت
 ہمارے ساتھ ہو : چونکہ ہمارے ساتھ ہو : رہا ہو : ہتھیار ہو
 کہ : ہاتھ ہوں : تو مکی اور مکی چاہا ہوگا : ہمارے ساتھ ہو مکی چاہا
 ہمارے ساتھ ہو : اے مکی اور مکی ہے : ہمارے ساتھ ہو مکی ہے : ہمارے ساتھ ہو
 اے اللہ تعالیٰ ساتھ ہو : تو مکی اور مکی چاہا ہوگا : ہمارے ساتھ ہو مکی چاہا
 مکی چاہا : ہمارے ساتھ ہو : تو مکی اور مکی چاہا ہوگا : ہمارے ساتھ ہو مکی چاہا
 مکی چاہا : ہمارے ساتھ ہو : تو مکی اور مکی چاہا ہوگا : ہمارے ساتھ ہو مکی چاہا

اللہ تعالیٰ ساتھ نہ ہوں تو کوئی چیز کا نہیں آتی

نہیں۔ وہ ایک کے حکم میں ایک آدمی بھی پھنسا کر نہیں مڑا۔ چنانچہ تھکا ہوا اختر براستے
سہیلی بھی رستہ میں شائع نہیں ہوا۔ کوئی بھی نکل جانے کو ایسی چٹانوں پر بھی ستر
نہیں اور اندھ خان کی قدر سے کہہ سکتی پیچیدہ اور دھڑلار گھنٹیوں سے وہ مڑا۔ ایک
سلسلوں و چمکیز خان سے ملو کر کیا آج تک کوئی حد نہ کوئی مار۔ کوئی قویں صورت
یاد ہے کہ شہر کے ساتھ، جہاں ریل سڑک کے ساتھ کہیں وہ اختر چھوڑی ہو تو اقرام کے ان
سہولت کا متحیر ترین انسان تھا۔ چار ماہ وہیں تیار ہو اور تھکا ہوا تھکا اور وہ

دلیں میں لڑنے آیا اور وہاں چورمانکھ کا تازہ ہنجر اس کے انتظار میں سے، پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اس کے
 نگوے کر دوائے ۔ اور چالیس سال میں اس نے پوری اسلامی خصوصیت کو زمین یوں کر دیا اور حق
 کی نہاں بہا ہیں

بے اللہ تعالیٰ سرتو چھڑا رہا ہے خواہ مخواہ ۔ نہ نے کیا مرثیہ بیا

موت سے زندگی کا سفر

ایک صورت تھی انور میں ۔ بڑے ہندوستانی کی بیٹی تھی اور ابھی بھی زندہ
 ہے اس کے تہر میں لیٹر ہو گیا وہاں ایک بزرگہ کے پاس تھی ۔ کہ میں
 مری کہ میں ماری کے لئے ہوئی ہوں ۔ آپ میرے لئے دعا کریں ۔ بہنوں
 نے ان کو ایک چھوٹی سی دعا دی

یا مدد العباد، یا الخیر یا مدد

پوچھ کر

ایک جیسے تھیں ان صورت سے ۔ پوچھ چڑھا ۔ ایک جیسے کے بعد انہیں پہچان میں
 دیکھ لیا ۔ تو انہوں نے کہا ۔ یہ اور کونسی ہے ۔ پر پہلے ہمارے پاس آیا
 گیا تھا ۔ اللہ تعالیٰ ہر دوس کو زندہ کر سکتا ہے ۔ تو ممکن بنا دیں کہ صحت بھی دے سکتا
 ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہے وہ موت کو زندگی میں بدل دیتا ہے

العظمۃ للہ ۔ ساری نعمتیں اللہ تعالیٰ کی ہیں

چیر چائے والاشیر

ابو نعیم مظلوم ہے ۔ مریں جو ہوں کو نصیحت کی ۔ ان کو فائدہ چڑھا گیا ۔ تو
 اس کے شیر کے سامنے لڑاوی ۔ ہاتھ دوس ہاتھ اٹھائے بھوٹ شیر کے سامنے اور سب کو انھیں
 لیا ۔ کہ بادشاہوں کے ساتھ آتا تھی کرتے والے کا انہماں دیکھ جائے ۔ سب اکٹھے ہو
 گئے

شیر کو جب چھوڑا وہ آیا جائزہ لیا اور پھر پاؤں کی طرف اُگے بیٹھ گیا آپ کے پاؤں چائے لگا جیسے اپنے بچے کو چائے ہے اس جانور اپنی زبان سے بچے کو چھوٹا ہے اظہار محبت یہ بیان ہے چاہت رہا ہے چوت رہا ہے اس پر بھی لرزہ طاری ہو گیا کہ میں تو رہا ہوں گیا

شیر کو باہر نکالا دلہنس ان کو باہر لائے دُک نہ بنے گئے کہ حضرت! شیر آپ کے پاؤں کی طرف بیٹھ گیا تھا تو وہ کھا بھی تو سکتا تھا تو اس وقت آپ کیا سوچ رہے تھے کہنے لگے میں سوچ رہا تھا کہ شیر میرے پاؤں چاہت رہا ہے چہ نہیں میرے پاؤں پاک ہیں کہ پاک ہیں تو میں یہ سوچ رہا تھا المعطمة فلفہ اللہ تعالیٰ کی عصمت الٰہی دل میں اتاری کہ شیر بھی ان کے سامنے بکری ہو گیا اور ہم بکریوں سے ذرا تھے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اپنے ہمیں جھٹوت سے ذرا تھے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے

جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ کی مدد

وَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِيَهْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

جنگ بدر میں آیتیں اتری ہیں۔ تم نے کہا تھا کہ کہاں ہے مدد تو آگئی مدد

آپ بھی باز آجاء ابھی بات ہے اور اگر تم نے دوبارہ حمل کیا تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں حمل کروں گا پھر تمہاری کوئی طاقت تمہیں نفع نہیں دے سکتی میں ایمان والوں کے ساتھ ہوں حضرت خالدؓ نے تراز اگلی عباسؓ زیدؓ عید اللہ عبدالرحمنؓ ضرار بن اذرؓ کعبؓ ہیں! غرض 60 آدمیوں کو ساتھ لیا اور 60,000ؓ پر جا کر پڑے تو جب کہنے لگا کہ کیا ضرر ہے ہوا کہنے لگا ہوش شب ہو۔ کہنے لگے ہوش میں ہوں ایک حمل ہوا دوسرا حمل ہوا تیسرا حمل ہوا تیسرے پر دراز پڑی صف میں نو دس خولیاں بنادیں فرماتے ہیں کہ کوئی ان جیسے نہیں بنے لی کہتے ہیں اس نے دیکھ کہ 20 مرتبہ کفار نے خالدؓ کو قتل کرنے کے لئے اس

دوئی ۱۔ نٹھے میں قرآن پاک اس کا شکر ہوتا تھا نٹھے میں قرآن پاک شکر کرتا تھا
تین دن میں پانچ دن میں قرآن پاک شکر کرتا تھا کبھی نہ لٹی میں جھوٹ نہیں
مرت ورت تک اور یقین آتا تھا کہ ایک دلو اس کی بدوی پر کچھ اثرات
اس نے کسی خاص کام کیا اور اس نے اس کے کوپے کا کیکل دکھایا کہ اس کو دینی کر
انہوں نے کیا، کیا چیز ہے؟

انہوں نے کی، آخر اپنے جسمی بلاؤں روحانی بلائے کہ تھری ڈال کر اس کو
ادغام نہ درکار ہے یہ، دھار ہے ہیں، دھوڑ سائیل نہیں لیتا پھر دوا اور لگائے
چار پھر دوا اور لگائے چھ پھر دوا اور لگائے آٹھ دوا اور لگائے دس بارہ
غلام لگائے پچاس طرف پچاس طرف پچوٹنے سے کیکل کو ادغام ہے ہیں اور
انتہائی نہیں

اس نے کیا، انہوں نے اس کی طاقت یہ ہے اس نے کیا پیچھے بہت
جاء اپنی پھرتی اور مکتبہ اللہ الذی علی السموات والارض فی مئة اہام
شہ استوی علی العرش یہ آیت پڑھا کہ جو پھرتی ڈالی اور کیکل ہو اس الٹا ہوا اور
کیا انہوں نے کیا بھائے ہاؤ، تمہارے مٹوں کا محتاج کس ہیں یقین کی
طاقت نے اس کو کھڑا کر دیا

امام غزالیؒ کی قربانی

میرے بھائیو!

امام غزالیؒ نے 27 سال کی عمر میں مدرسہ نظامیہ کے صدر مدرس بنائے کافک مدرسہ نظامیہ جو اس
زمانے میں امیر المومنین سے بڑا اہم مدرسہ تھا عزت اور وقار کے کاغذ سے صرف چار سال کے بعد
اس کو ختم ہو رہی اور 31 سال کی عمر میں نکل گئے اس سال ہر جہت سے
دن بہ دن گزر گئے دھکے کھائے کھائے ایک دن ایک آری ہو، دارے غزالیؒ! تجھے
کیا ملا؟ عزت چھوڑی تدریس چھوڑی تصنیف چھوڑی وقار

پھوڑا۔ تجھے کیا یاد دلاؤں گے۔ تو اب مولاؒ کی کارِ ابراہیمؑ کیا کہی۔ پتہ بپہنچے
 کہ مجھے کیا ملا؟ اسے میں نے پہلی پھوڑی، میں نے سہرا دیا پھوڑی۔ تین نام ہیں عشق
 میں جو ملی شہاد میں ہوئے ہیں۔ ایدہ اور معدہ۔ یہ ملنی تاسخ جا
 یہ تینوں کی اور موجود تھے۔ ابراہیمؑ میں نے مجازی خدا پھوڑا۔ مجازی عشق
 پھوڑے۔ مجازی منصب پھوڑے۔ میں اپنے محبوب کو لکھتا۔ اس کے گھر کی دیواریں
 کوہ۔ مجھے دار سے اس کی محبت کا نور نظر آیا۔ اس کے گھر کے کار و خزانے تو جیسے منوں کی
 طرف لوہا ہوا مسافر دار و دراز سے آ رہا۔ تو اس کلومیٹر پہلے سے ہی ان کا دل اچھٹے لگ جاتا
 ہے۔ اور وہ گھر اتر کر پہنچتا ہے۔

تو اسے میرے دوست! مجھے خدا تعالیٰ نے اپنی محبت کا اظہار کرایا۔ مجھے نئی
 بھولی۔ مجھے معدہ و معجون میں سب بھولا۔ میں بھائی نہ پہلا۔ میں دور کے
 چلا۔ مگر میرا عشق مجھ سے پیسے نہ تھا۔ نہ بدل۔ میرا عشق مجھ سے پیسے میرے اللہ کے
 در پر جاتا۔ تو میرا اللہ سب ملو تو مجھے سب کچھ ملے۔

حضرت علیؑ کا پہلوان سے مقابلہ

عراق کی لڑائی میں عمرو بن عبد منافؓ کا کرنا سنا تھا کہ کوئی میرے مقابلے
 میں سب کو اس کی برابری کا پتا تھا۔ سارے قریب مجھے۔ حضرت علیؑ قرآن
 پڑھتے۔ انہیں رسول کی عمر ہے۔ آپؐ نے یہ حضورؐ کی مجلس میں جانا۔ آپؐ نے فرمایا۔
 اے عمر! یہ عمروؓ ہے۔ تجھے یا نہیں کون ہے۔ یہ عمروؓ ہے۔ یہ عمر ہے۔
 اس نے پھر عمروؓ کی۔ کوئی میرے مقابلے میں ہے۔ پھر سب ناموش ہو
 گئے۔ پھر حضرت علیؑ کا۔ تو نے کہ رسول اللہؐ کی مجلس میں پڑا؟ کہا، بیٹو
 ہاں۔ تمہیں معلوم نہیں کون ہے یہ۔ عمر ہے عمر۔
 وہ کہنے لگا کہ تمہاری جانت کون ہے جس نے رسولؐ کی عمر کرنے کے دعویٰ کرتے ہو
 شہادت کے اتنی ہی تیرے ہو۔

پھر حضرت علیؑ عزّے ہوئے جس چالوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: بیچو اور بیچو، تم لوگو! (یعنی تم لوگو! بیچو اور بیچو)

حضرت علیؑ سے فرمایا: ان کلمہ محمود
میں سے ایک بات تو میرا سیراب ہوئی
مگر یہ عمرو بن عبد منافؑ کا قول ہے
شہادتِ یاسرؑ

قواعد اقصائی کے لیے اسباب کی رعایت فرمادے ہیں اس لئے کہ تو بخدا ہے
 ہیں بیخود ہیں اس کا کوئی جواز نہیں اس کا کوئی ثواب نہیں اس کی
 رعایت میں فرمادے ہیں مگر جب تو کل اللہ تعالیٰ پر ہوجاے تا جب وہ اسباب خود بخود دست چاہتے
 ہیں سکر جاتے ہیں جو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کا جبریل کا ہے

کامیاب کون؟ ناکام کون؟

مرزا آٹمی بخش تھکے خان نواب شجاع لدھیانہ نے سربازوں کے
1857ء میں دلی کا سودا کر دیا تھا انہوں نے بی بی جی کی عینیت میر حسین علی
تھا جو بہادر شاہ ظفر کا سردار فرائض بھی تھا اور یہ جوانبال کا ایک ضلع ہے
اس میں اس سے ایک بیت بنائے گئے جس میں ایک حضور تھا جس میں فرما ہے کہ اے
میں نے اس میں شراب نکلتی تھی اور پھر اب اس کو پیچھے کر شراب کے ہاتھ دور چلائے تو لیکن وہ
جدا کرتے چند دن کی بیماری کے چھپنے پر ہمیشگی برادری میں چلایا

یہاں خانہ بارگاہی اپنا بخت بلند کر گیا۔ کیونکہ وہ اس بنیاد پر تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ یہ ہے میدان کی دوازی بارگاہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ یہی بنیاد تھی جس پر حضرت حسینؑ اپنی ساری فسل سے ساتھ دینے ہوئے ’’میں یہ راضیوں کر سکتا ہوں۔ ایک بڑی بول دیتے۔ تھوڑی سی یہ سست کر جاتے۔ تھوڑی سی یہ سست نہیں چاہتے۔ جیسے ہم نہیں سمجھتے۔ میاں صاحب دین دینا ساتھ ہوئی پر رہتے۔ راضی کا کہیں بھی لے لو اور تھوڑی بھی چلو۔ یہ بھی نہ لو۔ وہ بھی نہ کرلو۔

انہوں نے لکھا: "تو قبر میں آکر دیکھا۔ آنا مجھ پر ہوا۔ اصل کیا ہے؟" توئی دوتی سلامت نکلی۔ وہ
نکلی کوئی گھڑا یا نہیں، نہ کتہ۔

گدھے کا چہرہ

امام بخاری نے واقعہ نقل کیا کہ

مرد میں ایسا آدمی قبر سے نکلتا ہے۔ مرنے کے بعد اس کا چہرہ گدھے کی طرح ہوتا
ہے۔ جن آدمی گدھے کی آواز نکالتا ہے۔ پھر اندر ہو جاتا ہے۔ تو جو اس واقعے سے راوی
ہیں کہتے ہیں: "یہ پتھر ہے؟" کہتے ہیں یہ شرابی تھا۔ شراب پینا تھا۔ اس کی دل
دوتی پینا شراب نہ پینا، تو اسے قبر کی طرح بدعت نکلوں مت کر۔ جب ادھر اس جس
ان سے پوچھا ہے۔ اس کے سامنے یہ ہوا ہے۔

طلحہ جنتی کیسے بنے؟

اللہ کی لڑائی میں شہادت ہوئی۔ اہل ایمان سے آئیں۔ حیرت ہیں

اللہ جنتا حبیب اللہ زید۔ اللہ جنتا عبد اللہ بن زید۔ دو بیٹوں کے ساتھ دل سے پیار ہو گئی۔ کہا کہ
اسے میرے بیٹا آج اور میری بیٹی کے ساتھ کو خرم کا مرتے دم کا۔ میں تمہیں معاف نہیں کروں
گی۔ اور طلحہ شہسوار اس نے آکر حضور ﷺ پر مار کیا۔ ہمارے گدھے پر تلوار، اس کا زخم
ایکہ سینے تک رہا، اس پر سونے والی صرف اس کا۔ انہیں جنتوں نے آگے بلا کر اس کے ارادہ کا۔

وہ شہسوار تھا۔ یہ بے زار تھی۔ وہ سوار جو بے دل۔ وہ لوہے کی
زہریلوں میں۔ وہ بے غی۔ تو انہوں نے اللہ کو اس پر تلوار ماری ہے لیکن انہوں نے اللہ کو اس
پر اتار دیا ہے لیکن یہ موت تو جب وہ بے غی ہو گیا تو جب اس کی تلوار اور ﷺ کے کندھے پر چڑی
سے اور اسے بھی تلوار ماری۔ اللہ بے غی ماری، اللہ کے کندھے پر ڈھکنا۔ یہ پھر رہی
ہیں۔

جب تک نری نہیں حضور ﷺ پر کسی کو چڑھنے نہیں دیا۔ اللہ اللہ! یہ حضور ﷺ

ہاں ایسے چھانگے کر ساری کمر توں سے بھر گئی تھیں اللہ تعالیٰ کے نبیؐ پر حیرتیں آئے۔ ان کو بھی کیا توڑھوں نہ سنئے۔ اپنا ہاتھ آگے نہ دیا، سیدھے ہاتھ پر تیر بنے۔ سارا ہاتھ ٹٹل سو گیا۔ سارا ہاتھ بے کار ہو گیا۔ اور کافروں نے نرٹے میں سے یا حضور ﷺ کو بھی بپ سے بے ہوش ہو گئے تھے۔ ہاتھ بے سوئی تھی کچھ ہوش تھا۔ حضور ﷺ نے اپنے کفار کے نرٹے کو توڑا۔ حضور ﷺ کو اٹھایا اور درگاہی تو آپؐ نے کہا: "ظن" ہے۔ اور جنت وادب ہو گئی۔

پھر کافر پیچھے بھاگے۔ پھر حضور ﷺ کو کھیر سے ملے۔ لیا۔ پھر حضرت علیؑ نے انھیں اور پھر کھوڑے لی اور پھر پھر سے جوئے شیر کی طرح تلواروں سے اور قریش کو بچوں کر بھاگایا۔ پھر حضور ﷺ کو اٹھایا۔ پھر اور لگائی تو آپؐ نے کہا: "ظن" ہے۔ جنت وادب ہو گئی۔

آپؐ کا معجزہ

پھر اسی طرح کافروں نے کھیر سے ملے لیا۔ پھر حضور ﷺ کو کھیر پر چڑھایا۔ اس صبح ۳ دفعہ حملہ کیا۔ دوڑتے ہوئے اور تے ہوئے اُحد پہاڑ پر چڑھے۔ جب کہ خود سارا ہاتھ بھول گئے ہو چکا تھا اور اٹھایا۔ توڑ کھار اور ایک بار تھا اس کے اندر جا کر مٹا دیا اور دوسرے ٹپک لگوائی۔ جوں ہی آپؐ کی کمر اُحد کے پہاڑ سے گل اور جوں ہی اُحد کو پہنچا کہ رسول اللہ ﷺ میں تو اتنا حسد جو کرمیہ رک سے لگا تھا۔ دو اکنج کی طرح نرم بچے میں تبدیل ہو گیا۔

اس سے پیچھے تو آئے تھے جو تیر آئے۔ آگے ہو جائیں، جو تیر آئے۔ آگے ہو جائیں۔ ایک تیر آیا اور سیدھا حضرت قتادہؓ کی آنکھوں میں لگا دیا اور اُحد تیر تیر ہو کر تیر ہو گئی۔ حضور ﷺ کی آنکھوں میں تیر آئے اور فرمایا:

اے اللہ! قتادہؓ کی آنکھ میں تیر آئی کی مناسبت میں ضائع ہو گئی۔ آپؐ نے تیر لگا دیا۔ ساری آنکھ پر آنکھ۔ آپ ﷺ نے سارے میں کے بپ کو اٹھایا۔ اور اُحد تیر لگا دیا۔ اور فرمایا:

اے اللہ! تیر۔ تیر لگاتے تھے۔ یہی مناسبت میں ضائع ہو گئی ہے۔

اللہم اجعل احسن عنینہ

”اے اللہ! اس کی آنکھوں اور اسی آنکھ سے زیادہ خوبصورت کر دے۔“

یہ کہہ کر ہاتھ پیچھے اٹھاپ کر ہاتھ بنایا تو یہ آنکھ اور اسی سے زیادہ حسین ہو چکی تھی جھٹک کر رہی

تھی۔

ہنسنے والے انہوں نے پر زخم ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کا حصول کیسے؟

یہ ہم نے ہی سمجھنے کے بیٹے پر زخم کئے، انہوں نے آنے والے تیروں کو آنکھوں میں
خون لے کر اسی کے تیر ہی نے بیٹے پر چکا دیئے۔ انہوں نے قوموں کے بڑوں کے زخم
اپنے حصول پر ہے اور ہم نے اپنی قوموں اور توپوں کا رخ ہی سمجھنے کے بیٹے کے رخ کی
طرف کر دیا۔ پھر بھی ہم کہتے ہیں ہم دلیل کیوں ہیں؟ ہماری مدد کیوں نہیں ہو
رہی؟

اے ہم کیا کر رہے ہیں؟ میں کیا کر رہا ہوں؟ میری غلطی
کیا ہے؟ میری جوت کیا ہے؟ تو میرے بھائی! اللہ تعالیٰ کو سنا تو، اللہ تعالیٰ کو سنا تو
میں نے تو محمد ﷺ کے نام پڑھا۔

قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله

اں کے پیچھے چلو تو یہ نیکساں پڑے گا۔ یہ گھر بیٹھے ملنے کا سوا نہیں
ہے۔ اس لئے کہہ دیجئے تو پتہ پڑے گا۔

یورپی تہذیب کے راستے پر

جیسے یورپ میں خاندانی نظام نکھر گیا۔ 1792ء میں انگلستان میں ایک عورت تھی، اس کا نام
تھا میری دامن امنوں کرافٹ۔ اس نے ایک کتاب لکھی آزادی نسواں کے۔ عورتوں کو
آزادی دی جائے، عورتیں کیوں کمرے میں پاندہ ہیں۔ یہ اپنا آئینہ۔ مردوں کے شانہ

اپنی ہی اعلیٰ طاقت کا نشانہ کعبہ میں ہوا۔ اور چھ مہینے بعد اس نے ہی نے اس نے وہاں
 رسول اللہ ﷺ کی رخصتی ہوئے تو آپ نے فرمایا: تمہیں کیا یاد ہے؟ تو آپ
 مغرب کی نماز پڑھ کر گھر آئے تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! میں نے اسے فراموش
 نہیں کیا۔ میں مگر یہ کہ اس کی رخصتی کے بعد اس نے فراموش کیا۔ اس نے فراموش کیا
 فراموش کیا۔ اس نے فراموش کیا۔ اس نے فراموش کیا۔ اس نے فراموش کیا۔ اس نے فراموش کیا۔
 اب یہ وہاں کے سرکاری چٹائی ہیں، ان کی رخصتی ہوئی ہے۔ اب اس نے فراموش کیا۔ اب اس نے فراموش کیا۔
 دالیا لیئے نہیں آیا۔ اب آپ بھوتے نہیں کیا۔ اس نے فراموش کیا۔ اس نے فراموش کیا۔ اس نے فراموش کیا۔
 چل کر آئیں، حضرت علیؑ کے دربار سے پردہ نکلیں۔ حضرت علیؑ کے دربار سے پردہ نکلیں۔ حضرت علیؑ کے دربار سے پردہ نکلیں۔
 اپنی ماتہ سنبھال لو اور اللہ تعالیٰ نے نبیؐ کا فراموش کیا ہے کہ میں اس نے فراموش کیا ہے۔ میں اس نے فراموش کیا ہے۔
 سے رخصتی ہو گئی۔

ہمارے امیر تھے بھائی شیخ، انہوں نے اپنی کامیابی پر، رخصتی ہوئی تھی تو اس سے رشتہ دار
 ایک زمین کے نہیں ہوتے تو انہوں نے کہا: یہ نبیؐ کی رخصتی ہوئی تو اس سے رشتہ دار
 نہیں نے کہہ کر نہیں بھیجے تو یہاں تک کہ اس نے فراموش کیا۔ اس نے فراموش کیا۔ اس نے فراموش کیا۔
 مشکل تھا۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے بہت ہے۔ تو شادی اور جو کہ اس نے فراموش کیا۔ اس نے فراموش کیا۔
 کو بیٹوں کو اور ایسے کو یہ نورسید سے بھائی کے چھپنے اور کہہ دیا۔ اس نے فراموش کیا۔
 خود چھوڑنے آئے اور یہ کام انہوں نے اس وقت کیا جب وہ چلے۔ پاکستان کے کابینہ کے وزیر اعظم
 بنائے تھے۔ انہوں نے عہد و کتابت کیا اور اسے ایسا کیا کہ آج بھی وہ کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے فراموش کیا۔
 کو پہنچا اور دوسری بات یہ ہے کہ یہی زندگی جو خوشگوار رہتی ہے، وہ اسے فراموش کیا۔ اس نے فراموش کیا۔
 یہ چاندنی میرا ہے۔ ان سے گھر آیا نہیں ہوتا ہے۔ یہاں یہی ہے اخلاق و صفات
 میں ایک دوسرے کی سہ تھیں تو وہ گھر آباد ہوئے ہیں اور اس میں ان کے دونوں کا دل نہ رہا ہے کہ وہ
 باپ اپنی لڑکی کو پالتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں سے ان کے زون میں بٹھا کر پالتے ہیں۔

قوم عادی کی بڑھیا کا شکوہ

قوم عادی میں ایک بوڑھی ماں تھیں، اس کا بیٹا مر گیا۔ اس کی عمر تھی 300 سال۔ مرنے پہلے
 بائیں پیچ باندھ لٹھایا۔ پیچ نہ تو نے جہاں دیکھا نہ تو نے بنایا دیکھی
 بائیں بائیں اتو لے ایسے دنیا کو چھوڑ دی۔ ایک نے کہا، اماں ایک امت آئے والی ہے جس کی کل عمر 70
 80 ہوئی۔ وہ حیران ہو کر بولی، کیا وہ مگر بتائیں گے۔ کہا، ہاں وہ مگر بھی بتائیں گے بلکہ کالونیال بتائیں
 گے۔ وہ کہنے لگی، انٹر میری اتنی عمر ہوتی تو میں ایک بھید میں گزار دیتی۔ اب ہندوئی ان کی زیادہ تھادی
 تھوڑی ڈیوٹی ان کی زیادہ تھادی تھوڑی۔ اگر تھادی زیادہ مرتبہ تھامان زیادہ
 مقام ہست میں ہم پہلے جائیں گے دروازے سے پہلے گزریں گے ہمارے بغیر کوئی
 امت ہست جائیں تھی تو اس کی جد امتیاز یہ پہنچ کا کام ہے۔

حضرت عمارؓ کا عجیب حکم

حضرت عمارؓ کو غسل کی حاجت ہو گئی، سوئی میں پڑ گئے کہ وضو تو جس ہوتا ہے مگر حکم کا معلوم
 نہیں تھا۔ انہوں نے غسل کے لئے حکم یہ کیا کہ کپڑے اتار کر ریت میں گھونٹ پھینک
 ہوتے، ہے۔ جب نہ بنے پہنچے تو فرمایا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے غسل کی حاجت ہو گئی تو
 میں نے یہ کیا۔ یہ تو آپؐ نے فرمایا کہ غسل کے لئے بھی دو ضرر ہیں ہی کافی نہیں ایک منہ
 پر اور ایک ہاتھ پر تو تو پاک تھا۔ کبھی کوئی منہ پر پاکی کر پاکی ہوا تم منہ پر منی ملو
 میں تمہیں پاک کرتا ہوں

دنیا کی تاریخ کا انوکھا واقعہ

ایک بدو آیا یا رسول اللہ ﷺ! میں بلاک ہو گیا؟ آپؐ نے فرمایا کہ کیا ہوا؟ اس
 نے کہا میں روزہ کی حالت میں ہوئی کے قریب چلا گیا میرا کیا بنے؟ آپؐ نے فرمایا تو تھامہ آزاد کر،
 کفارہ۔۔۔ عرض کیا، میں صرف اس مردان کا مالک ہوں، آزاد کیسے کروں؟ میرے پاس کچھ

نہیں۔ آپؐ نے فرمایا، ساتھ غریبوں کو کھانا کھلا۔ اس نے کہا، مجھ سے زیادہ غریب مدینے میں ہے کوئی نہیں، میں کہاں سے لائوں؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا تو سنا، خود روئے رکھ۔ اس نے کہا، ایک روز نے میں چاند چڑھایا ہے، ساتھ رازوں کو میں کیسے دکھوں گا؟ تو بیٹھ جا۔ میں تیرا انتظام کرتا ہوں، وہ بیٹھ گیا۔ اس نے میں ایک خساری آیا، وہ تھکلا، لے کر آیا کہ بارہول اللہ ﷺ! یہ مجھ میں ہیں معذرت کی۔ ہاں بھی قرآن مجھے ہو۔ فرمایا جی ہاں۔ فرمایا، تمہارے چاہا اور دے جانے کے ساتھ فقراء میں تقسیم کرو۔ یہ بھروسہ ہے۔ یہ بھروسہ ہے۔ یہ اس طریقہ سے کہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ! خدا کی قسم! مدینے میں مجھ سے زیادہ غریب کوئی نہیں ہے۔ یہ جہان مجھے ہی دے دو۔ تو ہر رے نبیؐ سکرا کر نہ مانتے ہیں۔ ہر توئی ملے ہا۔ لیکن یہ رعایت نبوت کے لئے ہے کسی اور کے لئے نہیں ہے۔

بادشاہی نہیں یہ نبوت ہے

فرمانی: ان ہونی، صحابہ میں میں چل چکی، فتح مکہ میں تھا۔ ابوسفیان نے کہا کیا ہو؟ یہ ایسی ہی تیاری کر رہے ہیں۔ کہا، نہیں نماز کے لئے جا رہے ہیں۔ ابوسفیان کہنے لگا، عباس حیرت منجھنے کی اس کے سامنے بات مانتے ہیں، کہا، ہاں بر بات مانتے ہیں۔ چاہے وہ نہیں کہہ دے کہ نبوی بنے پھوڑو۔ عکب دول پھوڑو۔ ہر پنج اس پر قربان کر دیتے ہیں۔ کہنے لگا، عباس! میں نے بائی بائی شاہیاں دیکھی ہیں، اپنی تیرے پیچھے جیسی بادشاہی نہیں دیکھی۔ انہوں نے کہا، اسے ابوسفیان! اب بھی تیری کچھ میں نہیں تو رہا کہ یہ بادشاہی نہیں۔ نبوت ہے۔

اذا ان ہوا اور پچانو۔ بعد کے کان پہ ہوں نہ جگہ تو ہوا، مسکندہاں نے جس ہوا ۴ رمضان آئے اور جہان کان پر جس نہ جگہ۔ زید اکٹھا ہو جانے اور غریب کو کھانا دے۔ فعل مگر میں آجائے اور زمیندار حضرت ام اکبر سے یہ کیسی مسلمان بنی؟ یہ کیسا اسلام ہے؟ یہ تو فرائض پھوڑ دینے اور فرائض پھوڑنے کے بعد مسند کیسے مل ہو گا اور اندرون مسند میں چائے۔ بعد۔ یہاں کسی کو نماز آتی ہی کوئی نہیں۔ ساری امت میں نہ زور دیا جائے اور ساری

امت اللہ تعالیٰ کے سامنے جسے۔

دو نقل کی برکت

حضرت سلمان فارسیؓ نے نبی کے اندر بن کر کئے۔ بڑے گوار میں سے آئے تو چہریاں
شرعاً بونٹیں۔ پیچھے تو کوشش کرتے رہے کہ وہ پہلے ہی قبیلہ ہو جائیں۔ پھر کہنے لگے: اچھا بھائی!
کاغذ لکھنا، خط لکھنا، ان کے گورنر کی طرف سے جنگل سے اندھوں کے لئے۔ آج رات جس میں جو
بھی چل پھرنا مشکوک نظر آئے۔ اسے بڑے چارہ اور اپنے دھوکا کرتے فرمایا۔ شہر کے اہرام کو آکیل
گاز کے لٹکاؤ۔ اہرام بڑا دھوکہ دے گا۔ ذرا پیچہ اوپر اور اوپر جنگل کے اندھوں کو غلبہ۔ اہرام راجہ اوپر
ہے۔ آج رات اچھا ہے۔ ہمارے انہیں تو اوپر سے چل رہی ہیں ہاں۔ سارا
نہیں تو اچھا ہے۔ ہر سو جان کر رہے ہیں۔ شہر کے گھروں کی طرف۔ چھاکہ
بھائی آج رات رات کا شہر کا دورہ کر رہے ہیں۔ ہوشی رات آج رات کے خواتین
ہوئے اندھ۔ چہ آئے۔ یہی گورنر آتے ہیں ہوشی رہ گئے۔

اصیبت نہ بھولو

ایک مہرے کو شیر کی کھال مل گئی، اس نے شیر کی کھال پہنی۔ اس نے کہا: لو، مہرے میں
میں شیر بن گیا۔ اب جو ہنسی کو چہ۔ انہوں نے دیکھا کہ اتنا بڑا شیر ہے۔ کدھر سے جیسا
تو وہ تو سارے چمکے۔ اور شیر آ گیا۔ اب گودھانہ خوش ہوا، اس نے
کہا: مہرے سارے دھوکے۔ اب میں تمہاری سی دار "اور میری داتا" زانکوں کا تو یہ ازار میں
کئے۔ اپنی حقیقت کو بھول گیا کہ۔ بھوتے شیر وہی آواز نکلتا، لگتی۔ کدھر سے ال لگتی رہے۔
اب اس نے اپنی طرف سے دار سے تو ان کا ہی تو بھانے دھانے سے، اور اتنی ہی چھوڑ کر گئے لگانوں نے
کہا: اسے میرا چہ آخری ہو۔ "اسے یہ تو گودھانہ دار چھوڑ دے۔" اس کی مرست
کی۔ اب گودھانہ اب آئے آئے۔ ٹوٹ پیچ پیچ رہا۔

برائی کا انجام

لوط علیہ السلام کی قوم میں جب دورِ انصاف پھینکا اور وہ لوہوؤں کو مجبور کر مملکت کا شکار ہوئے۔ اللہ جل جلالہ نے لوط علیہ السلام کو بھیجا اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلا شروع کر دیا۔ وہ انجیز بد بخت قوم مچی کہ مینیوں نے ایسا کام شروع کیا جہاں سے پیسے کبھی کسی نے نیا ہی نہیں تھا۔ اس لئے جو مذہب قوم لوط پر آیا ہے کسی قوم پر نہیں آیا۔ جتنے مذہب قوم لوط پر آئے کسی قوم پر نہیں آئے۔ سب سے پہلے خدا تعالیٰ نے ہر ایک میں اللہ کو بھیجا کہ ان بد بختوں کو الٹا کر دو۔ انہوں نے پرک ٹوک پر یوں کھانا اور پیسے آسمان تک پہنچایا۔ فرشتوں نے سرخوں کی اڑتیں اٹھیں۔ پھر ان کے زمین کی طرف پھینکا اور اسے پتھروں کی بارش کی۔ اور ان کے چہرے مسخ ہو گئے۔ آنکھیں جھنسن گئیں۔ پھر پتھروں کی بارش ہوئی اور زمین کو جھلسا جھلسا سا لٹھا۔ نیچے کا حصہ اُپر اور اُپر کا حصہ نیچے کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جہنم کے مذہب میں جلا کر دیو کیا۔ وہ خیر و دولت پر سفر میل کی جھیل ہے جس میں کوئی جانور زندہ نہیں رہ سکتا۔ جہاں میں جاتا ہے مر جاتا ہے۔ آج تک وہ اس مذہب میں چلا رہے ہیں۔ تلخی کی طاقت نے قوم لوط کی طاقت کو توڑنے دکھلایا۔

قاتل کا اسلام قبول کرنا

وحشی نے چہرے کو چھپایا ہوا تھا اور مدینے میں آیا تو کداسے بھی پتہ تھا کہ جس نے مجھے دیکھا۔ نکل کر آیا تو کداسے پہچان چکا کہ مسیحہ ہوئی میں آیا۔ حضور ﷺ اپنے دھیان میں بیٹھے ہوئے تھے اور میرے سے تیز اُٹھتا تھا۔ وشہد شہادۃ الحق۔ آپ جاپسے بیٹھے تو یوں ہوئے۔ قلوبہ دہ الافانصاً اشہد شہادۃ الحق۔ آپ کی آنکھیں پھٹیں۔ صحابہؓ کی تلواریں پھٹیں۔ ورسول اللہ ﷺ وحشی اور دوسرے بڑھ رہے تھے اور ان کی تلواریں غلام سے نکل رہی ہیں۔ آپؐ فرمایا: پیچھے ہٹ جاؤ۔ ایل آئی کا کنگر پڑھ لینا۔ مجھے بڑا کافروں کو قتل کرنے سے بازو دوسرے نے مجھ سے یوں دیکھتے رہے۔ اور وحشی

انت تو وحی وحشی ہے۔ جی ہاں مفقود بنحو۔ یہ بتاتو نے میر۔ بچا کو کیسے قتل کیا تھا؟ وحشی نے جو بیان کرنا شروع کیا تو حضور ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اے نے لگے کہا اے وحشی! اللہ تعالیٰ تیرا بھلا کرے جا اللہ ہو اس کے رسول کو راضی کرنے کے لئے بھی اپ سنت کر اور ایک احسان کر کہ مجھے اپنی قتل نہ دکھائی کر تجھے دیکھ کر میرے بچا کا غم تازہ ہو جاتا ہے جس کی قتل بھی دیکھنے کی ہمت نہیں ہے اس کے قتل کی بھی سوچی جارہی ہے۔ تو اب تو بھائی بھائی پیسے پر زور ہے تو ان اہل حق پر اللہ تعالیٰ کی مدد کیسے آئے گی؟

حضرت عثمانؓ کی سخاوت

حضرت عثمان غنیؓ کے پاس ایک سال آیا حضور ﷺ سے ملنے آیا تھا آپ نے کہا عثمانؓ کے پاس چلے جاؤ۔ عثمان غنیؓ سے مل گئے گیا دو بیوی سے لڑ رہے تھے، اس بات پر؟ یوں کہہ رہے ہیں اللہ کی بندی راست تو نے چرواغ میں ہی سوئی ڈال دی وہ حق ڈالتے تھے روٹی کی تو تیرا بار۔ جل میں۔ تو یہ کہنے لگے کہ کس کچھوں کے پاس بھیج دیا جو بیوی سے اس آپر لڑ رہے ہیں تو نے ہی سوئی ڈالی ہے؟ تو یہ مجھے دے گا مجھے تو مزی بھی نہیں دے گا۔

جب ان کو باہر لایا اور خیرات مانگی کہہ دیاں سے آیا ہوں تو اندر گئے اور ایک حلیہ اٹھائی نہ پوچھا کہ کتنے چاہئیں؟ نہ پوچھا کہ کون ہو؟ تین ہزار درہم اٹھا کے لے دے۔ وہ حیران ہو کر کہنے لگا یا رب ایک تو تاکہ کہا گیا؟ کہنا۔ پوچھے تو تو نے اسے درہم دے دینے کہ نہیری دھنی مل کو بھی کافی ہیں اور تو تو بیوی سے لڑ رہا تھا کہ حق مولیٰ کیوں کر دی۔ کہنے لگے وہ اپنی ذات پر فخر تھا وہ پھونکے پھونکے کرتا ہے یہ اللہ کو دے رہا ہوں پتہ مارشی دے دوں یہ تجھے تھوڑی دے دے رہا ہوں۔ تو اپنی جان کو بھی اللہ تعالیٰ پر لگا نہیں اور اپنے مال کو بھی اللہ تعالیٰ پر لگا نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے مانگو

براہِِمن، رحیم، ودود نے فرمایا ہے: **یَا اَللّٰہُ** ایک دینا جاہل، ایک دینا جاہل، ایک دینا جاہل۔ سنیے ہی اور یا میں سے آٹھویں چھٹیوں نے یوں متاثر کیا کہ وہ اور ہر بھی نے کہہ دیا تھا: کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ پتا ہے اور پیسے کی کہ چکا ہے کہ تم میرے ہو۔ ہم بھی تو اسے اپنے مانیں۔ آدھا کا ستر پہلے کر چکا ہے۔ اسے میرے بندے! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ تجھے میرے حق کی قسم! تو بھی تو مجھ سے محبت کر۔ یہ تبلیغ کی محنت کا موضوع ہے کہ ہر مسلمان اللہ تعالیٰ سے اس درجے کی محبت پاتا ہے۔

جنت کو سجایا جا رہا ہے

حضرت شہناز عابدہ کی بہن نے خواب دیکھا کہ جنت سجائی جا رہی ہے تو انہوں نے پوچھا: کیا بات ہے؟ جنت سجائی جا رہی ہے اور یہ ساری حوریں باہر کھڑی ہوتی ہیں تو جو پاتا ہے کہ شانِ عابدہ و انوار ہو ہے۔ اس کے استقبال میں اور اس کی روضہ کے استقبال میں جنت کو سجایا جا رہا ہے۔ اور جنت کی حوروں کو استقبال کے لئے لایا جا رہا ہے۔ بیان کی بہن خود خواب میں دیکھ رہی ہے کہ ان کی بہن کو اللہ تعالیٰ جنت میں کتنا بڑا پروں کوئل دے رہا ہے۔ کتنا بڑا اعزاز ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کا اعزاز کرے۔ سنیں ہمیں ایسا بننے کی ضرورت ہے۔

روزانہ کا قرآن

شمیر بہت بڑے بڑے لوگ کر دے ہیں۔ خواب دیکھا کہ قمرستان چلا اور ان سے مردے نکلے اور پتھر پھینکے۔ آیت آدمی ہر دن روزت پڑھ لگائے پڑھ لگایا، یا اس کے پاس گئے کہا جانی پڑایا جا رہا ہے؟ چہرہ مسلمان جو پہنے ہوئے ہیں اور یہ تو نہیں رہے ہیں۔

یہ خواب ہے جو مجھے لوگ ان کو پہنچا ہے ہیں تو کہہ دو کیوں نہیں پہنچا؟ کیا میرا مناسب
تھو کہ کا ہے مجھے بہت ملتا ہے کیسے ملتا ہے؟ کیا میرا پہنچا دکھلا قرآن ہے ایک
قرآن پاک روزانہ پڑھ کر بخش دیتا ہے مجھے یہ پہنچنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی کیا کیا
کرنا ہے تیرا بیٹا؟ کہہ میرا بیٹا فلاں فلاں پورے مسلمان کی دکان کرتا ہے۔ صبح آٹھ بجے تو رہا
مجھے دیکھا کہ ایک نوجوان خوبصورت اور مٹی والا بڑا اورانی پیرہا ہوتا ہوا بھی
نچ رہا ہے اور ساتھ ساتھ ہوسٹ بھی بلارہا ہے۔ تو انہوں نے کہا بچہ کیا کر رہا ہے ہو؟ کہہ ملی قرآن
پاک پڑھ رہا ہوں کس لئے؟ کہہ ملی میرے باپ نے میرے دیر احسان کیا اور مجھے قرآن
پاک پڑھا دیا۔ میں روزانہ ایک قرآن پاک پڑھ کر اس کو بخش دیتا ہوں۔

ستر سال کی تو حید لایا ہوں

ایک بزرگ کا انتقال ہوا۔ کئی کو خواب میں ملے پوچھا کیا ہوا تیرے ساتھ؟

کہنے لگے اللہ تعالیٰ ہی نے میری عمر کر دی وہ نہ جس تو ہاک ہو گیا تھا پوچھا کیسے فرمایا

اللہ تعالیٰ نے پوچھا میرے لئے کیا کیا ہوا؟ میں نے عرض کی میں تیرے

لئے ستر سال کی تو حید لایا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ چھ اٹھاس رات تیرے ہیٹ میں رہا ہوا

تھا پوچھنے والے نے پوچھا تھا یہ دور کیوں ہوا؟ تم نے کہہ دلا دیا۔ جس کی وجہ سے دور

ہوا اس وقت یہ تو حید کہاں چلی گئی تھی؟ میرے بھائی! نہیں تو کہتے ہوئے ڈر گئے

ہے دور ہمارے اندر رشک کی جڑیں پڑ چکی کہیں تک مگر انہوں میں چاہیگی ہیں۔

ایک لفظ ہے دھندائیت ایک لفظ ہے موثر موثر موثر کہنے والوں کو کوئی

آدی یہ نہیں کہتا کہ یہ سو لہ والا ہے اور خود بھی نہیں کہتا کہ میں سو لہ والا ہوں اٹھا یہ کہتا ہے کہ یہ

سے چارہ دیوانہ ہے سو لہ کا لفظ ایک حقیقت پر دلالت کر رہا ہے کہ وہ ایک بار پہلوں اٹل چیز

ہے جس میں مشین ہے انجن ہے اور اس کے باپ سٹیشن ہیں

دورانے ہیں یہ لفظ اس کی طرف اشارہ کرتا ہے ایک آدی سو لہ کی صورت لے کر بیٹھا ہوا ہے تو

کوئی نہیں کہتا کہ یہ سو لہ والا ہے ہاں ایک آدی دو تین لاکھ کی گاڑی خریدتا ہے تو یہ گاڑی والا

ہے اور وہ تمہیں لاکھ لاکھ نکتے مشکل ہے؟ پھر اس مجازی کو چنا اور رکھنا کتنا مشکل ہے؟ لاکھ لاکھ کوئی قیمت نہیں ہے صورت کی کوئی قیمت نہیں ہے حقیقت کی قیمت ہے۔ پتہ کیا کے اندر ہے۔ اس کے اندر ہے۔ یہ تو حید ہے۔ یہ تو نہیں بہ جائے کہ اس کی کوئی قیمت نہیں یا اس کی صورت کی کوئی قیمت نہیں اس کے لفظ کی بھی قیمت ہے۔

اخلاق نثار

ہو جاتا ہے ایک بزرگ کے پاس بیٹھ رہے جب وہ مجھے تو کہنے لگے، اخلاق نثار وہ اخلاق آدمی ہے۔ جب اسے پتہ چلا کہ میرے بارے میں یوں کہا ہے تو اس نے اخلاق پر ایک پوری کتاب لکھی اور ان کی خدمت میں بھیجی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے سب کہا تھا کہ اخلاق نہ داند میں نے آکھا تھا نثار میں نے سب کہا تھا اخلاق نہیں جانتا جانتا تو سب جھوٹے لیکن میں نہیں میں نے سب کہا تھا اسے معلوم نہیں ہے کتاب کیسے بنائے گی کہ قربانی کسے کہتے ہیں؟ کتاب کیسے بنائے گی کہ معاشرہ کسے کہتے ہیں؟ کتاب جب مددگار ہوتی ہے جب معاشرہ قائم ہو ایک معیشت چل رہی ہے ایک زندگی چل رہی ہے اس میں سب مددگار ہو پوری ہستی پر پوری دھرتی پر ایک کشتی کوئی دھاریں کہ جس میں حضور اکرم ﷺ کی پوری زندگی اور پورا دین زندہ ہے۔ تو ہم کہیں گے۔ فیک ہے پھر دو تبلیغ کے کام کو ہم خواہ خواہ دھکے کھاتے پھرتے ہیں سات براہم ہیں پانچ ارب انسان ہیں ایک ہستی دس گروں پر مشتمل ہے

مولانا الیاس کی سوچ کی وسعت

مولانا محمد الیاس کے سامنے چہ نہ سات آدمی جوتے تھے ان سے کہتے ہاں بھائی! نہ پوری دنیا میں جاہت سمجھتی ہے کیا کریں؟ اس میں شریک ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ ہم نے کہا یہ کیا شیخ چلی کے منصوبے جارہے ہیں چہ آدمی ہیں اور کہتے ہیں کہ پوری دنیا

میں برساتیں بھیجی ہیں۔ میں کا وہ رخ تو خراب نہیں ہو گیا۔ یا تارہ وہ رخ خراب ہے۔ مادی دنیا کو سامنے رکھ کر سوچ رہا ہے اور توجہ دے رہا ہے۔ میں نے سارے عالم میں برساتیں بھیجی ہیں۔ سارے عالم میں کلمہ پھیلا دیا گیا کریں! اگر ہم سارے عالم کو فراموش کرتے تو ہمیں قسم نبوت و ناسوت نہیں مل سکتا۔ اب اللہ تعالیٰ ہی نکاہہ مل جائے گی۔ اس پر اب ضائع کرنا ایک ہے قربان کرنا۔ برسات میں میاں و ماں کا تکیہ ہو چکی۔ یہ ضائع نہیں۔ یہ قربانی ہو رہی ہے۔ باپ کو پریشانی ہو چکی۔ بچے رو رہے ہیں۔ عیسیٰ پریشان ہے۔ اور مٹنے دینے چاہ رہے ہیں۔ کہ یہ دیکھو بھائی۔ یہ کون کی تخلیق ہے؟ یہ قربانی ہے۔ یہ ہو رہا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے دروازے کھول دے گا۔

قلعہ زمین پر آگرا

حضرت شریف بن حسنہ ایک اعلیٰ پتلے صحابی ہیں۔ وحی کے کاتب تھے۔ وحی لکھتے تھے۔ مصر میں ایک قلعہ فتح نہیں ہو رہا تھا۔ کچھ دن زیادہ گزر گئے۔ جب یہ مصر شروع ہو تو دواؤں سے مصرہ کرتے تھے۔ ایک دن شریف بن حسنہ کو بہت خوش آیا۔ ٹھونڈے کھانے لگا کئے آگے بڑھے اور فسطح کے قریب جا کے فرمایا۔ اے قطیف! یہ ایک ایسے اللہ کی طرف ہوا ہے جس میں اگر اس کا تمہارا سے اس قلعہ کو توڑنے کا ارادہ ہو جائے تو آگ کی آں میں توڑا دے گا۔ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہہ کر جو شہادت کی اگلی اٹھائی۔ سارا قلعہ زمین پر آگرا۔ انہوں نے یہ کلمہ سیکھا ہوا تھا۔ کلمہ پڑھا کہ جب اگلے غائی تو سارا قلعہ زمین کے ساتھ مل گیا۔ یہ کلمہ سیکھا ہوا تھا۔ میں آپ کو بھی روز تین بتا رہا ہوں۔ اپنی طرف سے نہیں دے رہا۔ وہ کلمہ سیکھا ہوا تھا۔ یہ وہ کلمہ ہے جس نے شہر کی کھال کو زمین دکھا دیا۔ ہم گدھے ہیں کہ جنہوں نے شہر کی کھال کو زمین دکھا دیا اور کہتے ہیں کہ ہم اسلام والے ہیں۔ اہل تو ہم نے کلمہ سیکھا نہیں ہے۔

نوشیروان کی حیرانگی

نوشیروان نے ان کے کہنے سے کہنے کی آگ بپاشی کی تھی۔ اور میرے
عمل کے پورے نغمے کیسے خوش تھے کہ پاپ۔ ان کا ایک چار دیواری تھا کہ میں
نے خواب میں دیکھا ہے کہ وہ اپنے فرات خشک ہو گیا ہے۔ اور اب محض زلزلے کی گھبراہٹ
نہ لے جا رہے ہیں۔ وہ تمام حیران اپنی زبانیں کھینچ کر کہتا ہے؟ اس نے اس میں ایک سیڑھی نہ
تھا۔ اس کو بلایا۔ اس نے تصویر کی۔ اس نے لہجے میں ایک۔ اس نے لہجے میں۔ ہوتا
ہے۔ اس سے جانے پہچانتے ہوں۔ اس میں آکر پہچانتے ہیں۔ اس نے اس سے پہچانتے ہیں
ہی تھا کہ کچھ پتہ ہے۔ وہ میں جانتا ہوں کہ اس نے کچھ کو کس لئے بھیجا ہے۔ اس نے کچھ سے
بھیجا ہے کہ اس کے ہاتھ سے کی آگ بجھائی اور اس کے چوہے کو کھانے کے لئے لے کر گئے۔ اس سے
کے بتا دو کہ جب وہ جی خواہر ہوگا اور کھڑی کو لے کر چلے گا۔ آپ کی بات سہرا بھی کہ
میں۔ ہاتھ میں رکھ کر چلا کرتے تھے جو کھڑی لے کر چلے گا اور قرآن پاک کی تلاوت ہر
طرف کو نیچے گئے۔

میں لو میرے بھائی!

دراغور سے سن لو کہ یہ مدت آپ بتا رہی ہے کہ اس وقت۔ یہ میں۔ میں نے
کا جب قرآن پاک کی تلاوت کثرت سے ہونے لگے ہوئے تھے۔ جب قرآن پاک کی
تلاوت کثرت سے ہوئی۔ جس نے ہاتھ میں لائی ہوئی تو پھر پڑھنا۔ وہ سنیں اس کا
تین ہاتھ کا۔ اور ان بھی اس کا تین جانے گا۔ پھر ان کی سن کی تمام بھی مقرر ہو جائے
گی اور حیرت کی حکومت بھی ختم ہو جائے گی۔ اور اس نئی کا کلمہ بلند ہوئے رہے گا۔

جانور اور اطاعت رسول ﷺ

ایک منی بکری کو حمیرے کوڑا مارنے سے جا رہے ہیں۔ انہوں نے منی بکری
سے فرمایا۔ تو ان کوڑی سے ہے یا اور بکری سے کہا کہ تو مدد دینی نے خیر پر چہ نہ۔ تو بکری نے میں

نکارے نئی سنے ہوں کہا ہم بھی ایسا کرتے ہیں ہمیں اور کوئی پتہ نہیں۔ اس موقع پر
نکارے نئی سنے کہا کہ آنکھ کو جھکاؤ اب حضرت عبداللہ کی آنکھ کا پردہ جھکا ہوا ہے۔ یہ نئی کا کلام
تہ۔ آج بازار میں پتہ لگے گا کہ غلامی کتنے لوگوں کو حاصل ہے اب تم بازار میں چلو گے پھر
تھیں پتہ پتے گا کہ تیرے اندر نئی کی قتل غلامی ہے وہ اکیلا ہے لڑکی نو بیسویں تہ ہے لیکن اس
کے سامنے دو آیتیں آ رہی ہیں

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ
مُسلما نوں سے کہہ دو کہ آنکھوں کو جھکا لیں۔
(المؤمن)

اب یہ آیت عبد اللہ نے پڑھی ہوئی نہیں تھی اور دوسری آیت ان کے سامنے یہ آ رہی تھی

و غُضِّتْ اَلْاَبْوَابُ وَقَالَتْ هَيْت لَكَ قَالِ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهُ رُبِّىْ اَحْسَنُ مِّنْ اٰنِىْ
لَا يَفْلَحُ الظّٰلِمُوْنَ۔
(المؤمن)

حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ سامنے آ رہا ہے ایک طرف اللہ تعالیٰ کا دوسرے طرف
آنکھوں کو جھکاؤ اور نئی کا طریقہ معلوم ہے کہ اس موقع پر نئی نے کیا کیا ہے آنکھ کو جھکانے کا حکم
آ رہا ہے اور ادھر حضرت یوسف کا قصہ یاد آ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ قصہ قصہ نوہوی کے
لئے نہیں سنایا اللہ تعالیٰ نے یہ قصہ اس لئے سنایا ہے کہ اسے سو من! حیرتی آنکھ ایسے جھلکے پیسے
یوسف نے اپنے دامن کو چھایا ہے غُضِّتْ اَلْاَبْوَابُ دروازے بند اور وہ
حیرت و غلت ہبت لک اور محنت دے رہی ہے کہ آؤ میری طرف اور سب کے
سب دروازے بند ہیں اور یوسف اپنے رتبہ کو یاد کر کے کہتے ہیں عرض کرتے
ہیں میں اپنے رتبہ کی غمہ چاہتا ہوں میں یہ کام نہیں کر سکتا اب یہ
قرآن پاک ہم بھی پڑھتے ہیں کہ ہم جس تفسیر میں پڑھتے ہیں۔ وہ (صحابی) قرآن پاک اندر میں
لیتے تھے قرآن پاک کہیں لکھا ہوا نہیں تھا پورے ملک میں ایک نسخہ ہوتا تھا لیکن اندر میں
ہر ایک کے تھا حقیقت میں صحابہ مجرب تھے اللہ نبوت کی غلامی تھی تمہیں دن تک
لڑکی زور لگاتی رہی کہ عبد اللہ کی آنکھ تو ٹوٹ جائے۔ عبد اللہ کو کیا چڑی روک رہی ہے یہ وہ اعمال

ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو اجرتے ہیں ۔ ہمارے سسے ان اعمال سے میں ہوں گے ۔
 ہمارے سسے دنیا کے ان اسباب سے مل نہیں ہوں گے ۔ آخر میں وہ یہاں کی سردار نے اس نرکی
 سے خدائی میں کہا تو نے اس کو مکناہ پر آدہ دیکھیں کیا تو وہ کہنے لگی اس نے کھانا
 کر بھجھ دیکھی نہیں تو میں اسے کیسے منہ پر آدہ کرتی ۔

حضرت عبداللہ بن حذافہ پر تین دن لڑکی نے زور کیا کہ کسی طرف تو یہ میری طرف دیکھو تو
 کہا تین دن کے بعد بارشاہ کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ اسے بادشاہ انم نے اچھ کر
 کے باس بھیجا تھا پتہ نہیں کہ وہ پھر تھا یا لو پا تھا ۔ اس نے اچھ دیکھا اس نے
 کھانا نہ دیا ۔ تو میں اسے کہاں کراد کر لی ۔ قصہ نے بڈا اور ختم دیا کہ اسے کھوتے ہوئے
 پانی میں ڈال دو ۔ کڑھاوا آگ پر چڑھاوا اور اس میں تیل ڈالا ۔ کہنے لگے کہ جب یہ کھوتے گئے تو اس کے
 دو ساتھی اس میں ڈالو اگر یہ پھر بھی میسالی نہ ہو تو اس کو بھی ڈال دو جب دو ساتھیوں کو
 ڈالا تو وہ جل بھی گئے جب ان کو ڈالا جائے لگا تو یہ دونے گئے تو انہوں نے کہا کہ یہ کہیں را
 رہا ہے ؟ ان کو واپس لاؤ کہا کہیں رو رہے ہو ؟ تو فرمایا کہ میں نے موت کے
 خوف سے اور نہ زندگی کے شوق میں رو رہا ہوں ۔ پھر کہیں رو رہے ہو ؟ فرمایا ۔ رو دیا اس
 لئے ہوں کہ میری صرف ایک جان ہے اب ختم ہو جائے گی ۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے جسم پر
 چھتے پال چس ۔ اتنی میری جانیں ہو گئیں ۔ وہ ایک ایک کر کے دین کے لئے قربان ہو
 جاتیں ۔

اب ان سے جذبے ہیں باپ چاہتا ہے میرا بیٹا آدمی بنے ۔ بیٹا
 ڈاکٹر بنے ۔ بے شک بے لگن اگر وہ محمدی نہیں بنے تو وہ برہما ہے ۔ جاگ ہے ۔ ہر چاہتے
 ہیں کہ محمدی بن جائے ۔

حضرت علیؑ یہودی کے سینے پر

اللہ اکبر اعجاز دیکھائیے کہ حضرت علیؑ یہودی کے سینے پر چڑھے ہوئے ہیں
 اور اسے تکی کرتا چاہتے ہیں اور وہ منہ پر تھوکتا ہے چھوڑ کے پیچھے ہٹ جاتے ہیں ۔ کہا کہ دوبارہ

آپؐ یہودی حیران اسے کیوں؟ کیا کے پہلے تھے میں اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی وجہ سے قتل کر رہا تھا۔ جب تو نے میرے پر تھوکا تو میرے ٹکس کا منہ شامل ہو گیا۔ اب اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کی رضا نہیں تھی۔ اب اپنے ٹکس کا غصہ تھا۔ دوبارہ آؤ۔ لیکن یہودی نے کلر پڑھ لیا۔ آج تو مسلمان مسلمان کو قتل کر رہا ہے کس پر؟ کہ اس نے مجھے کھلی دے دی۔ تو توں وصال کے ساتھ امت کہاں سے وجود پڑے گی۔

اس قصے کو سن کر اپنا ہاتھ میں حیران ہو چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے کہہ تھو کا منہ پر جھوڑ کے نہ بے ہو گئے۔ اب میں تجھے قتل نہیں کروں گا۔ پہلے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی وجہ سے کر رہا تھا۔ اب میں اپنی وجہ سے کروں گا۔

نبی ﷺ کی ہچکیاں بندھ گئیں

حزہ آگے گذرے لڑ رہے تھے اور یہ حضرات حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت طلحہ اور حضرت حمزہؓ آگے تھے وحشی کی زد میں آ گئے۔ دونوں ہاتھ میں لکوار لے کر چل رہے تھے کہ وحشی نے ہتھڑے پیچھے سے بٹو کر چوٹی نہ مارا اور آپؐ کے پیٹ میں رچھا گیا۔ آنتیں اور بیکر نکلا۔ آپؐ گرے اور حضرت طلحہ اس کی طرف بڑھے۔ حمزہؓ وحشی کی طرف گرتے کرتے بڑھے تو وحشی کہنے لگا کہ میں بھاگا کہ نہیں میرے اوپر کوئی حملہ ہو لیکن حضرت حمزہؓ کو اپنی آئی اور چان نکل گئی

جب شہداء کی عیاشی ہوئی آپؐ نے فرمایا ہچکا کہاں ہیں؟ حمزہؓ کہاں ہیں؟ دیکھا زنداں میں تو نہیں دُشوں میں بھی نہیں۔ ہیرا ہچکا ہیرا ہچکا۔ کسی نے کیا وہ شہید ہو گئے۔ جب حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور اپنے بچائی راش کو لکھا کہ ایک کتا ہوا۔ کان مکے ہوئے۔ سید پھٹا ہوا۔ کچھ نکلا ہوا۔ آنتیں پھنی ہوئیں۔ تو آپؐ روتے روئے مانتے رہے کہ آپؐ کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ حضور اکرم ﷺ کے رونے پر صحابہؓ بھی رونے لگ گئے۔ سب رورہے تھے آپؐ اتنے زور سے رورہے تھے یہاں تک کہ حضرت جبریل علیہ السلام آسمان سے آئے اور آگے بڑھے کہ یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ فرما

رہتے ہیں کہ میرے حبیب نے کہا: ہم نے آپ کے چچا کو اپنے عرش پر لٹکا ہے
 اللہ اللہ! وہ دوسلہ چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ! اور اس کے رسولؐ کے شیریں دہلی سے
 کتنا دکھ اٹھایا ہوگا؟

سزا دینے والے نماز گزار بڑی مٹی: جب مکہ فتح ہوا تو وحشی کے قتل کا قصہ دیا کہ جو
 وحشی کو پائے قتل کرے لیکن جب مدینہ منورہ میں آئے تو وحشی پر بھی ترس آیا کہ قتل ہوا تو دوزخ
 میں چلا جائے گا وحشی طائف چلا گیا۔ وحشی کے پاس خصوصی طور پر ایک آدمی بھیجا کہ
 وحشی! اللہ تعالیٰ کا رسولؐ فرمایا ہے کہ گھر بڑھ سے مسلمان ہو جا۔ بہت میں چلا جائے
 گا۔

یہ اعلیٰ نبوت تھی۔ وحشی کہنے لگا: میں کھڑے ہو کر دیکھوں گا؟ میں نے تو
 اوسارے کا سر کٹے ہیں جس پر تمہارے زہب نے دوزخ کا کہا قتل زہر شراب
 شراب میں کیا کروں گا۔ میں نے آکر جواب دے دیا۔ آپؐ نے اس کو روکا اور بھیجا
 شہید ہو بھیجا۔ اس کے پاس بچا کے قتل کے پاس۔

یہودی کے حضرت بائزید بسطامیؒ سے ۲۶ سوالات

یہودیوں کا بہت بڑا مجمع اور ان کا ایک عالم ان میں تفریق کر رہا ہے حضرت بائزیدؒ
 بھاٹی جا کر اس مجمع میں بیٹھ گئے ان کے پیچھے ہی ان کے عالم کی زبان بند ہو گئی مجمع
 میں شور مچا کہ حضرت پوچھتے کیوں نہیں؟ عالم نے کہا: وحل فینا معدی
 کوئی ٹھہری زبان ہے جس کی ہر سے میری زبان بند ہو گئی وحل فینا
 معدی ہم میں کوئی ٹھہری آجینا ہے زبان بند۔ انہوں نے کہا: اسے کھڑا کرو
 قتل کر دیں گے کہا نہیں بھائی! جو ٹھہری ہو کھڑا ہو جائے۔ حضرت بائزیدؒ نے کھڑے ہوئے۔
 یہودی عالم نے کہا: میں سوال کروں گا تو جواب دے گا۔ بائزیدؒ نے کہا کہ میں
 کا حضرت بائزیدؒ سے فرمایا کہ میں ایک سوال کروں گا تو جواب دے گا۔ کہا میں کا
 یہودی عالم نے سوالات شروع کر دیے۔ پہلا سوال کیا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

قرآن: اللہ تعالیٰ آپ کے لیے سب سے بڑی راہنمائی

کتابخانه عمومی مسجد جامع کاشان

فرما: **نیل و الحار** ان ابرار ان کا حق انصاف

تقریباً ۱۰۰ سالہ

لہجہ دین کا نام پڑھیں یہ تمہیں جس کتاب کا یہ خوش نصیب

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۱۱ قوت، زین، نیکی اور قربت جو یہودیوں کی طبیعت میں

نہی

کہا کہ: کمالیہ اور حمزہ کیساتھ نہیں:

فہرست مضامین: اس کتاب کے مضامین کے موضوعات پر مبنی ہیں۔

کجا کہ جہانہ؟ جہانہ؟ جہانہ؟

خَيْلُ الْمَمَرَاتِ وَالْأَرْضُ بَيْنَهُمَا لَحْمٌ سِتَّةَ أَبْوَاجٍ أَسْفَلُ عِمْقِي الْمَمَرَاتِ

حوان میں زمین آسمان کا کئے گئے ہیں

کہا کہ میری جگہ تو اس نے اپنے پاس لے لی ہے

قرينة

الهم تروا كيف خلق الله سبحانه وتعالى الدخان وحمل العرش فليس بعزيز حليم

الشمس من اجا

یہ ارادہ کچھ سے کہ بھی لے سکتا ہوں بنائے ہیں کہ نئے نئے مسائل ہیں

اس کا آٹھواں نمبر

کہا: "آٹھ سوڑے قصبے کے جواب میں!"

1.1

وبحمدِ عربی زبک فوقہ یومئذ ثابہ

تو کہہ رہی ہے: "میں نے خدا تمہارے لئے چاہا ہے۔" تو اس شخص

کو کہہ دو: "تو جانتی ہو کہ میں نے کیا کیا ہے؟"

اور وہ کہتی ہے: "میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ تمہاری

اس بات سے متاثر ہو۔" تو اس شخص کو کہہ دو: "میں نے اللہ تعالیٰ

سے دعا کی ہے۔"

کہہ دو: "میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ تمہاری

اس بات سے متاثر ہو۔" تو اس شخص کو کہہ دو: "میں نے اللہ تعالیٰ

سے دعا کی ہے۔" تو اس شخص کو کہہ دو: "میں نے اللہ تعالیٰ

سے دعا کی ہے۔" تو اس شخص کو کہہ دو: "میں نے اللہ تعالیٰ

سے دعا کی ہے۔" تو اس شخص کو کہہ دو: "میں نے اللہ تعالیٰ

سے دعا کی ہے۔" تو اس شخص کو کہہ دو: "میں نے اللہ تعالیٰ

سے دعا کی ہے۔" تو اس شخص کو کہہ دو: "میں نے اللہ تعالیٰ

سے دعا کی ہے۔" تو اس شخص کو کہہ دو: "میں نے اللہ تعالیٰ

سے دعا کی ہے۔" تو اس شخص کو کہہ دو: "میں نے اللہ تعالیٰ

سے دعا کی ہے۔"

رہا کہ ایک شخص کو کہا: "اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعا کو قبول کیا ہے۔"

اور وہ کہتی ہے: "میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ تمہاری

اس بات سے متاثر ہو۔" تو اس شخص کو کہہ دو: "میں نے اللہ تعالیٰ

سے دعا کی ہے۔"

کہہ دو: "میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ تمہاری

اس بات سے متاثر ہو۔" تو اس شخص کو کہہ دو: "میں نے اللہ تعالیٰ

سے دعا کی ہے۔" تو اس شخص کو کہہ دو: "میں نے اللہ تعالیٰ

(العراق)

و ما تلتک بعبیک موسیٰ

- ۱۰۔ اے موسیٰ! تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟
- ۱۱۔ کہا کہ یہ وہ سب سے بہترین مادی ہے
- فرمایا گھوڑا
- ۱۲۔ کہا کہ یہ وہ سب سے بہترین دان ہے
- فرمایا جودکان
- ۱۳۔ کہا کہ یہ وہ سب سے بہترین رات ہے
- فرمایا یلہ القدر
- ۱۴۔ کہا کہ یہ وہ سب سے بہترین مہینہ ہے
- فرمایا رمضان المبارک
- ۱۵۔ کہا کہ یہ وہ کون سی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ پیدا کرے اس کی عظمت کا اقرار کرے
- فرمایا اللہ تعالیٰ نے عورت کو کما بٹایا، اور اس کے ترکہ کا اقرار کیا۔
- ۱۶۔ اے کبیرہ کن عظیم (القرآن)
- عورت کا کمر بڑا ہر دست ہے رخصت نہ کرے عقیقہ فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا
- کہ نہ بچہ نہ عقیقہ نہ تہنہ نہ انھار نہ دالی ہو اور کوئی چیز نہیں سوائے عورت کے
- یہ وہ عورت کے حمل پر چڑھوا لیا کرتی ہے
- ۱۷۔ کہا کہ وہ کون سی چیز ہے جو سبہاں نے غرض نشینی ہے
- فرمایا والصبح ادا تنفس میرا رب کہتا ہے کہ مجھے صبح کی قسم! جب وہ
- سانس بنتی ہے
- ۱۸۔ کہا کہ وہ کون سی چیز ہے جس میں جنہیں اللہ پاک نے الٰہیت کا عظم رسد یا اور ان سے بہت کیا؟
- فرمایا سات زمین سات آسمان
- ۱۹۔ قسم اسموی الٰہی اسماء وہی دھان فقل لہا وللازل من انبساطوعاً او کربھا

لَا تُفَا انبِیَا طَائِعِی

(الفرقان)

اللہ تعالیٰ نے سارے امتیازات میں ان کو ہے اور ان پر وہ کوئی ہے نہ سزا ہے نہ

میرے سامنے ہنک چکا تو اس پر وہ نے پودے کہا کہ وہ خدا کا ہے نہ مائے
 محکم رہے ہیں

۲۲: کہنا: تاکہ انہوں کی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خواہ پیدا کیا بجز اللہ تعالیٰ نے سے
 فرمایا ہے

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو پیدا کیا ہے اور ان کو فرج ہو ہے جنت کے ہے

ش

ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسهم واموالهم من لھم الجنة (الفرقان)

اے مسلمان! اللہ کی تمہارا خدا ہوگی کہ ہے تمہاری جان کا ہے تمہاری دولت

کا ہے خدا خداست کا ہے تمہاری دولت کا ہے تمہاری جان کا ہے
 تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول کا ہے کہ ہے تمہارا خدا ہے

تاج ہو کے چلے گا اور اللہ تعالیٰ اور رسول سے تمہارے کا تو اللہ تعالیٰ اور رسول سے تمہارے
 کا

۲۳: کہ تمہارے کون سی ہے جان تمہاری ہے تمہارے ہے جان تمہارے ہے اللہ اور رسول
 کا

فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی پانی پر تھی اور پھٹے پھٹے اس پر تھی

اور بیت اللہ کے سات چنگ کے

۲۴: کہ: اکون ہی قبر ہے، اپنے مردے کو لے کر چلی؟

فرمایا: حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی جو اپنے اندر میں حضرت یونس علیہ السلام کو بیٹھا

کر یہ لیس دن تک پھرتی رہی اور وہ قبر کی طرح تھی قبر کی طرح ہیں، رہی تھی

تو ہی کی تہ دست کا ہوا عابد حضرت یونس علیہ السلام کو بھیجے سے بیت میں بیٹھا کہ نہ مرنے

دیا نہ بھوکا نہ کھا نہ یہ سزا دیکھ نہ وہ رکھا نہ پریشان کیا کہ نہ مچھلی کو کشتی کی

طرح کر دیں حضرت یونس علیہ السلام کبھی تک اپنے میں ایسے خونخوار و دہشت گرد نہ تھے۔
 سے ویرانہ نظر نہ تھے۔ کبھی تو ایک ہی معدومہ میں میں نظر بھی نہ آتی تھی۔ حضرت یونس علیہ
 السلام امانت ہیں۔ آرام سے لیٹے ہیں معدومہ کی مزارت حضرت یونس علیہ السلام کو کایف نہیں
 دے رہی تھیں پھلی کی غذا بھی کھاتی جا رہی ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام امانت ہیں کے بیٹھے
 ہوئے ہیں۔

۲۵: کہنا۔ دو کوئی قوم ہے جس سے بھوت و پھر بھی جنت میں جا کے گی؟

فرما۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی

وَحَاقُوا عَلٰی قَبِيضَةٍ مِّنْهُمْ كَذَبَ قَوْلُ بِل سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَعْرَابُ (الفرقان)

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی شام کو آئے اور بھرتی کا نوٹ لے کر اپنے آپ کو فرار کر کے
 اور بھوت و پھر بھی حضرت یوسف علیہ السلام کو بھرتی یا امانت سے کیا نہیں جنت سے محبوب علیہ السلام کے
 استغفار پر اور ان کی توبہ کرنے پر اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل فرما دے گا۔

۲۶: کہنا کہ یہ دو کوئی قوم ہے جو حق کو لے کر بھی جنت میں جا کے گی۔ فرما۔ یہودی اور عیسائی
 ایک دوسرے میں سچے ہیں۔ یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی باطل ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی باطل ہیں۔
 اس قول میں دونوں سچے ہیں۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصْرٰى عَلٰی شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصْرٰى لَيْسَتِ الْيَهُودُ

(الفرقان)

علیٰ شئیء

دونوں سچے ہیں۔ اس قول میں عیسائی دونوں جہنم میں جا میں لے کر آئے۔ بھی بہت ساری تھیں
 نہیں وقت بہت ہو گیا ہے اس کے باقی کو بھولنا۔ ہوں۔

حضرت یاریزیدؒ کا سوال

اب حضرت یاریزیدؒ نے فرمایا۔ اب میرا بھی ایک سوال ہے میں صرف ایک سوال کرنا
 کا جواب دو گے۔ کہاؤں گا۔ فرما۔ **مَصْنَعُ الْجَنَّةِ** مجھے بتاؤ جنت کی
 چابی؟ یہودی، عیسائی، یہودی، تو اپنے گھر کے لوگوں سے کہہ کر بولتے ہیں

تھیں۔ " قرآنِ حسان میں درجہ اولیٰ اور دومین ایک کا جواب دینا ہوا۔ "اے رب ایک کا بھی جواب نہیں دے گا۔ جواب بھی آتا ہے لیکن قرآن کے نہیں۔"

نہیں؟ کہتے ہیں یا نہیں مجبور ہیں۔ اسی مجبور کو کوڑوں کے لئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جا جائے۔

کے ہاتھ میں گاڑا جانے لگا۔
 بیرونی - مرنے لگا۔
 خوب تو مجھے آہ ہے، تو کہے نہیں۔ تجھے نے اس کو بے گناہ ٹھہرا کر
 تو بڑی عالم نے کہا کہ حسن کی بیٹی تو تمہارے پاس آئے۔
 حسن - اور اس نے مجھے لے کر شہر اتر دیا۔
 حسن - تو نے چاہی ہے۔ ہاتھ میں ہے۔ اور حسن کا بیٹا میرے ہاتھ میں ہے۔
 میری اہل خانہ میرے بیٹے کے پیچھے ہستے ہیں۔ کوئی میرے بیٹے سے
 ٹکرائیں نہیں۔ حسن کا اور اتر دینا اور چاہی آپ کے ہاتھ میں کوئی چٹائی ملے۔ حسن وہ ہے حسن
 کے والد۔ یہ چٹائی ہے۔

وسبق الدين تغور ربهم الي الجنة زمناً حتى اذا جاءوها رفعت ابوابها.

آئے ہیں دروازے کھلے ہیں دروازہ بند ہے حضرت آدم علیہ السلام
 نے کہا کہ آتے ہیں آگے اور آگے چلے بغیر قوس کا دار اول قوس کا دار سب سے
 بڑا قوس سے دار اور زونگھواں دار کا قوس نہیں ہے دار سے نیلی قوس نہیں ہوتی
 ہے لہذا آگے میں تمہیں کہاں سے انہیں نہ انہوں نے یہ میرے پاس کی بات نہیں ہے

حضرت نون علیہ السلام کے پاس آ کر ہے۔ آپ ہڈ چلی ہیں۔ آپ درو زملو اپنے۔ او
 نکس کے کہ میں نہیں کھڑا تھا۔ آج میرے پاس کی بات نہیں ہے۔ حضرت سو کی حید اسلام کے
 پاس آئیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ حضرت عیسیٰ - یہ اسلام ارشاد
 فرمائیں گے۔ کہ میرے پاس کی بات نہیں ہے۔ دو جوڑا نئی عربی ^{میں} کے پاس جاؤ
 جس کے ہاتھ میں رست کی چابی ہے اور جس کی آماج میں دی کی کامیابی ہے

اور تاہم آج ان نہیں بے کد رپئی مکان کے حرم کو نکال سکتے تو یہ اسما سہاہیں سے زائد نہ کرے۔
 جب اتنا ایمان نہیں ہے کہ ایک سنت کو سچا سچے تو جہ دنیا میں رہیں جیسے زائد نہ کرے گا۔

اس کی نمازیں اس کو کیا قطع دین کی دل حضرت محمد ﷺ انہیں ہے مخالف کرا دی
میرا بھی اور آپ کا بھی وہی تو وہی دان ہے کہ میں ہو اور مال ہو۔ پیسہ ہو اور پیسہ ہو۔
دروارہ بند ہے آج کوئی ظلمت کے تو دکھائے

ایک صحابی کا واقعہ

ایک صحابی آئے فرمایا، یا رسول اللہ!

افق اوبیدان یوسیع فی درقی

میں چاہتا ہوں کہ میرا درقی بڑھ جائے اہم ساء۔ تہتے ہیں کہ بڑھو۔ فرمایا

ادع عنی الطہارۃ فیوسع علیک زلفک

تو با وضو نہ کر اسہ میرا درقی بڑھائے گا

کتیہ مشکل ہے ستارہ اڑکتا ہے یا ہوسہ۔ بے میں۔ چتر ہے تمہارا۔ یہ کسی اقلہ۔

پڑھے کی خبر نہیں ہے کسی کام میں پڑھے کی خبر نہیں ہے۔ یہ سیدھے معنی میں ہے۔ خبر ہے۔ پھر
اس نے کہا

اوبیدان ان اکون احقر الناس

سب سے زیادہ مجھے علی عزت لے

قرآن مجھے نے فرمایا

لا تسئل من امرک شیئاً الی الخلق تکون احقر الناس

اپنی ضرورت کھوئی میں سے کسی کو نہ بتاؤ سوائے اللہ کے کسی کو نہ ہو

کے سامنے جتنا عرض نہ کر لے کھوئی کے سامنے چپ ہو جاؤ تو نہ تھی سہ سے زیادہ عزت
دعا فرمائے گا

پھر صحابی نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کہ میں خاقور میں جاؤں؟ حق میں کے دور

میں حالت حاصل کرنے کے لئے کتنے کلمہ ہو رہا ہے اور کتنے معصوموں کی جانوں سے نفی ہو رہا ہے۔ اللہ
تعالیٰ کے حبیب نے اس کا بھی طریقہ بتا دیا کہ کسی کے خون کا قندہ بھی نہ بنے سہتی نے عرض

کیا یا رسول اللہ ﷺ!

اور یہ ان اکون اقوی الناس

آپؐ نے فرمایا

فوق کل علی اللہ تکن اقوی الناس

تو کل یکو اللہ پر یقین کرو اللہ پر بھروسہ کرنا یکو تو سب سے زیادہ طاقتور بن جاؤ گے صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ!

اور یہ ان اکون اعظم الناس

میں چاہت ہوں کہ سب سے بڑا عالم بن جاؤں علم کے راستے میرے اوپر کھل جائیں تو آپؐ نے بڑا آسان راستہ بتلایا

اتق اللہ تکن اعظم الناس

تقوی اختیار کر۔ سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے صحابیؓ نے عرض کیا اور یہ ان اکون اعف الناس يوم القيامة

یا رسول اللہ ﷺ! میں چاہتا ہوں کہ دنیا و آخرت کی دولتوں سے بچ جاؤں

آپؐ نے فرمایا کہ پاک دامن بن جاؤ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کی عزتیں تیرے قدموں میں ڈال دے گا صحابیؓ نے عرض کیا

اور یہ ان اکون من احسن الناس الى الله

میں چاہتا ہوں کہ لوگوں میں میری کوئی خصوصیت قائم ہو جائے آپؐ نے جہنم کے بغیر اس کا طریقہ بتا دیا کہ اکثر ذکر اللہ اللہ کا ذکر کثرت سے کر اللہ تعالیٰ تجھے خصوصیت نصیب فرما دے گا

اب ہمارے مسائل کا حل اللہ تعالیٰ روزی کے رسولؐ کی زبان سے کتنے آسان طریقے بتلائے چارے تھے ان کو حاصل کرنا چاہیے اور بادشاہ و دونوں کے لئے آسان ہے اللہ

تعالیٰ نے مقصد تک پہنچنا بہت آسان فرمایا ہے ضروریات زندگی اور مقامات مختلف بتائے ہیں۔ کسی کو دینی روٹی کھانا ہے کسی کو گوشت کھانا ہے۔ یہ بتا دیا ہے کہ یہ چیزیں دنیا و آخرت نہیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کو سب سے بہت معیار زندگی ہی کر فی امت تک یہ نیک افرادوں سے اکل جائے کہ عزت و دولت کا معیار دوست و رفیق نہیں۔ ایمان اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور نافرمانی ہے۔ عزت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ اور دولت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی بفرمانی ہے۔ کسی فقیر کو پیسے دیکھا ہے کہ بیت پر دریا پھر پانا ہے جوں۔ اسے بہرستہ افراد، یہ فقیر کی بھڑکی کی نہیں۔ القیادی ہے۔ سارے ترانوں کی چریں ماسنہ کھدی تھیں

امام زین العابدینؑ کی کیفیت نماز

مسجد میں آگے تک کی اور امام زین العابدینؑ اللہ نماز پڑھا ہے تھے سارے نمازی ہر گھنٹے کے شروع پر آخر تک نے پھر پنا پھر لوگ اندر گئے اور ان کو پکڑے تھیں۔ ارباب نے آنے کہتے تھے حضرت کی! آپ کو پتہ ہی نہیں چا اگر ساری مسجد میں آگے تک آئی فرما۔ نے کہا کہ جہنم کی آگ نے دہرائی آگ کا پتہ ہی چھوڑ نہیں دیا۔ جہنم کی آگ نے آج کی آگ سے مانوس تھا۔ پھر بھائی ہمارے اور یہ کی نہیں سے نکلے اسے درجے کی آگ سے نکلے جس کا پھر سے سلام پھیرنے تک اللہ ہی اللہ ہوا۔ کوئی نہ ہو۔

حضرت علیؑ کی کیفیت نماز

حضرت علیؑ کی زبان میں تیر کا اور تیر کوک و دھ۔ اندر بھنس گیا۔ کیا لانا پنا نکل نہیں ہا۔ بڑی تکلیف ہوئی تو انہوں نے کہا کہ مجھ کو اونٹ پڑھیں تو نکل لیں گے۔ تشریف اسے مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے نماز شروع کی۔ لوگ آئے اور انہوں نے بڑے ہنگام سے اس کو نکالا ہوگا۔ بیت تو نکل نہیں سکتا تھا لیکن جہنم سے روئے آگ کہ اللہ سے جڑی ہوئی تھی۔ سلام پھیرنے کے بعد پوچھا کہ تیر نکالنے آئے ہو۔ کہا کہ تیر تو ہم نے نکال دیا ہے کہ مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا۔

تایید ہوئی نماز یہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھی لیکن میں تو کہہ دے کہ جوں کو یہاں تک جاتے نماز آسکتی ہے۔ کہ اس کا پھر سے لکھ سلام پھیرنے تک کسی کام نہیں آئے

ہمارے کی محنت ہی نہیں کرتے۔ ہماری ساری محنت بھرنے کے طائر گنہگار ہے اور اپنی چیزوں کو ہٹانے پر ہے۔ آئی ہو کچاڑیاں چل رہی ہیں ۱۹۳۵ء میں بھی ایک کچاڑیاں ہوئی تھیں ۱۹۳۵ء کا حال۔ انھیں آتی کا مال دیکھیں ۱۹۳۵ء کے گھر آتی کے گھر ایک ہیں۔

ساری محنت احرار ہے تو دیکھتی جا رہی ہے۔ کھرتی جا رہی ہے۔ جو تیار ۱۹۳۰ء میں بڑھ رہا تھا۔ وہی تیار ۱۹۹۵ء میں چھ رہا ہے۔ اس میں ایسے زہر بھی آئے نہیں۔ محنت کی نہیں۔

اس کو دو جو خزانوں والا ہے

صیبہ کی بیوی آنا کوٹھ رہی تھی۔ آگے کوٹھا، چاروں سے آگے بیٹے چلی گئی۔ پیچھے فقیر آیا انہوں نے سارا آٹا اٹھا کر اس کو دے دیا اور تباہ پکڑا۔ کہنے لگے کہ میں نہیں تھا۔ صرف وہی آٹا تھا۔ بیوی وہی آتی تو کہنے لگی۔ آٹا کہاں گیا؟ کافی دیر لڑائی تو کچھ بھی نہیں آیا تو کہنے لگی۔ تو نے صدق کر دیا ہے؟ کہیں ہیں۔ بیوی کہنے لگی۔ ایک روٹی بٹا آٹا تو رکھ بیٹے۔ آدمی تو مٹی مل کر کھا بیٹے۔ انہوں نے کہا۔ نہیں نہیں جس کو دیا ہے۔ وہ بڑے غناؤں والا ہے۔ بھوک دھب زیادہ چمک آتی تو دروازے پر دستک ہوئی۔ آپ دروازے تک گئے اور آٹا رکھ سکراتے ہوئے نظر بند لائے اور اس حال میں تھے۔ یہ لڑکھو اٹھا کر گشت کا اور روٹیوں کی چٹخ بھری ہوئی کہتے تھے۔ اصل میں روٹی ایسے مٹی سے ہے۔ میں نے بھی جاتہ صرف روٹی کے لئے۔ اس نے ساتھ ساتھ سامان بھی دے دیا۔

ہم سب بچہ و شیر لگا تھے۔ بٹا لائے کو کہ ہے۔ آٹا تو کھیں۔
دکو تو دیں۔ قریب کا حق تو دے دیں۔

ایک دو دوس لے لو

ایک آدمی حضرت مٹی کے پاس آیا۔ ایک اٹل اس کے ہاتھ میں ہے اور

کہا ”مجھے یہ بات بچانا ہے۔ طعن نے کہا ”تجھے کانپے کے“ تجھے کیا کوئی ایسا پائیں وہ ہم کا حضرت علیؑ نے کہا ”ارے بھائی! اور کاش تو میں خریدار ہوں۔“ نقد دینے پر بڑے ہوشیار ہو کر، ”اور ادھار میں لے نکلے ہوں۔“ اس نے کہا ”وہاں میں تیار ہوں۔“ آپ نے اُنہیں ”کی کریمیاں یاد دہر۔“ دو آدمی انتہائی ہوشیار بنے اور چلا آئے۔

وہیں بیٹھ ہی تھے کہ ایک ”اسرائیلی“ باور کھینچا ”برائے کمال“۔ ”علیؑ نے کہا ”میرا ہے۔“ پوچھنے لگا ”کونسا ہے؟“ ”کہاں ہیں۔“ ”تجھے کاشوک؟“ ”تو نے کہا کہ ادھار کا ہوں گا۔“ اسی وقت ۱۰۰ روپے لے کر اپنے اور دست لے کر پڑے ”یا اور حضرت علیؑ نے ۱۰۰ روپے اس کے گھر بھجوائے۔ ۶۰ روپے باقی میں لے کر سترخانے ہوئے گھر میں ”اے درخشاں فاعل کے سامنے رکھے اور کہ“ ”تیرے سب کا وعدہ ہے۔“

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها

جو ایک ”دے“ کا میں اس کو دس دن کا ”یہاں کا جانا ہر مسلمان پر فرض میں ہے۔“ اس نے اس کے کا پیمانہ کہ اس سے زیادہ چھوڑ دے۔ سو پھر دوا دے۔ رشتہ بچھڑا دے۔ یہ تو فرض میں ہے۔ ”کہہ کہتے ہیں کہ تبلیغ میں ہر بندہ جس ”ان کے پیچھے ان کے گھر کے اچھے مسائل ہیں۔“ ”حق حق“ ”یہ سائنس کے عمل ہونے کے لئے جاتا ہے۔ یہ ہیں کہ اس سے مسائل حل ہوں گے۔“ ”جب اللہ تعالیٰ سے پڑیں گے۔“ ”ایسا“ ”سنے گا“ ”تو ہی آئے گا“ ”اللہ تعالیٰ کا بھیجے گا“ ”پہنچے گا“

نیمری چیز بتائی

رمعار ذلما هو معقول

دینے والے مال کو فروغ کرتے ہیں۔ اس کا کوئی دوسرا ذوق ہے۔ ”نیمہ درم کے عشر ہے اور تاجر کے لئے زکوٰۃ ہے۔“ ”چوٹی چیز بتائی۔“

ويؤمرون معا انزل الشك وما انزل من قبلك

جامل نہیں رہے۔ ”اپنی ضروریات کا ہم بھی ”مسائل“ ”سنے“ ”ہے میں۔“ ”یہ نہیں کہ نماز کی رکعت کتنی ہیں؟“ ”اور نماز کے فرض کتنے ہیں؟“ ”اور نماز میں کیا چاہنا ہے؟“ ”تمہارے“

تجوی سے نکل رہے ہیں تو انہوں نے گھوڑے کی نگاہ پکڑ لی یا رسول اللہ ﷺ! آپ سے بات کرنے کو جی چاہتا ہے بیٹھے کوئی چاہتا ہے آپ نے فرمایا کس آج جو عثمان نے اللہ تعالیٰ کے نام پر صدقہ کیا وہ قبول ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی ایک ہفت کی حور سے شادی کی ہے اس کے واپس میں سارے جنتیوں کو بلایا ہے میں بھی اس کے دہیسے میں شرکت کے لئے جا رہا ہوں۔ تو میرے بھائیو!

اللہ تعالیٰ کے علم پر آ جانا یہ بھی ہمارے تمام مالک، کامل، پھر نہ کہ ہمیں اس ایمان کی یہ سطح وصل نہیں اس لئے یہ بحث کرنی چاہئے گی کہ محنت کرتے کرتے ایمان میں سطح پر جانے کو ساری دنیا اللہ تعالیٰ کے محسوس کے سامنے بے حیثیت نظر آئے دیکھو! میں جب علم الہی توڑتا ہوں تو گویا میں نے اپنے نفس کی خواہش کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بھی اونچا کر دیا۔ جو یہ تبلیغ کا کام ہو رہا ہے اس میں اس بات کی محنت ہے کہ ہر مسلمان اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول کے محسوس کا پابند ہو کر رہے۔ ہمارے زندگی پابند بننے کے لئے ایک دین کافی نہیں یہ ہمیں ہمارے ہی محنت ہے پھر چار مہینے لگانے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ یہ مستقل محنت ہے کہ وہ انسان اپنے ایمان کو پکھننے کے لئے وقت نکالیں ہر بھیجی ہوتی ہے تو ساری زندگی پر ہیز کرنا پڑتا ہے اسی طرح ہماری زندگی کی ساری گردش نیز محسوس ہو چکی ہے یہ ایک دن میں تو نیکو نہیں ہوتی لیکن ہاوسید ہونے کی بھی کوئی بات نہیں ایک مرتبہ توبہ کر لیں تو پچھلے سارے گناہ مٹا دیں گے۔

ایک ہی وار میں دو ٹکڑے

نہیر کا قطع نہیں ہو رہا وہ ٹکڑے نہیں ہوا غمزے نہیں ہوا آپ نے فرمایا کل جہنم اس کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے پیار نہ کرے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بھی اس سے پیار کرتے ہیں۔ چاہیں کی محبت حضرت عمرؓ نے فرمایا کسی امارت اور حکومت کی خواہش بھی دل میں پیدا نہیں ہوتی آج خواہش پیدا ہوئی کہ کاش جہنم اچھے مل جائے کیونکہ آپ نے جو ارشاد فرمایا یہ بہت بڑی گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے پیار

نہرتے ہیں۔ تو اچھے دن فرمایا آپ نے "طن کہاں ہیں؟" "طن کی ہاتھیں خراب
تھیں۔ دیکھ نہیں سکتے تھے۔ کہا کہ یہی آنکھیں خراب ہیں۔ فرمایا جانا جانا
کیا آنکھوں میں لالہ لالہ ۱۱۱ پھر فرمایا کہ جانا "ان سے پہلے آئیں صحابی کھڑا اور سونے
تھے حضرت سعید بن عاص بہت بڑے صحابی ہیں "خاتون کے محلے سے غیبی ہو
کئے ان کا فروس میں۔ تاکہ اندھا بنا ہوا آیا کہ کوئی ہے حضرت تعالیٰ میں؟

علمت حیمہ انی سرجب مشکب السلاح بطل محجوب
"میں دوسرے ہوں میں کوئی نہیں چاہتا ہے ہتھیاروں کا آزما ہوا
ہوں۔"

حضرت نئی جواب میں آگے بڑھے

والا اللہی محسنی نسو حیلو کلیث العبابات کو یہ وہ الصنم

میں بھی رہا ہوں جس کا نام میں کہا میں نے میدان دکھا ہے میدان شیر کو کہتے
ہیں شیر کے عربی زبان میں سو۔ کہ قریب نام ہیں میں شیر ہوں جنگل کا جس کو دیکھا
سب کے ہوشی گم ہو جاتے ہیں کہا
کلیث غابات

میں جنگل کا شیر ہوں ایک ہی واد میں دو تھوڑے کر دیئے اور شیر کے قلعے کے
دروازے کو دکھا کر پھینک دیا میں کو بعد میں چالیس آدمیوں نے اٹھایا

ہو رہا تھا بڑے ہوتے ہیں تو دین میں آنے کے بعد اھر بھی بڑے بن جاتے ہیں
تو میں لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے دیا میں وہاں رہا ہے تو میرے بھائی: "کیوں قتل کرتے
تھے کائنات؟"

حضرت عمرؓ کا زہد

میرے بھائی!

حضرت عمرؓ کو بڑے ہو گئے صحابہؓ نے کہا کہ آپ یہ بڑے ہو گئے ہیں اور یہ بہت

وقت کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ یہ اب اپنا طریقہ تبدیل کریں اب یہ چٹا کپڑا پہنیں اب یہ اچھا کھانا کھائیں اب یہ کوئی نوکر رکھ لیں جو ان کے لئے کھانا پکایا کرے لیکن بھائی بات کن کرے؟ انہوں نے کہا کہ بنی سے کچھ وہ بات کریں۔ حضرت غصہ کو تیر کیا گیا کہ آپ بات فرمیں۔ اور حضرت بان بہ کیں تو پھر ہماری بات بتا دینا۔ اگر نہ مانیں تو پھر ہمارے نام نہ بتاتا اور یہ مشورہ کرنے والے کون تھے؟ حضرت عثمان حضرت علی حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت سعد اور حضرت زبیرؓ یہ چھ صحابہ تھے۔ یہ بڑے بڑے صحابہ مشرور کرنے والے ہیں۔

حضرت عزیزی بنی کے گھر میں آئے۔ بنی نے کہا، اب اپنا! آپ بڑے ہو گئے ہیں اور ملکوں کے وفد آتے ہیں بڑے بڑے بادشاہوں کے وفد آتے ہیں۔ اب آپ اچھا کھانا کھایا کریں اچھا لباس پہنا کریں اور کوئی نوکر رکھ لیں جو آپ کی خدمت کیا کرے جس سے آپ کو راحت پہنچے فرمایا بنی!۔ مگر والے کو یہ ہوتا ہے کہ میرے گھر میں کیا ہے؟ کہنے لگی ہاں۔ فرمایا بنی! تجھے یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے اور آپ نے بھی بیت بھر کے کھانا نہیں کھایا۔ فرمایا یہ تجھے یہ ہے۔ کہا، ہاں یہ ہے کہ صبح کھانا تو شام کو نہ کھایا شام کو کھانا تو صبح کو نہ کھایا۔ کہنے لگی۔ ہاں فرمایا بنی!۔ تجھے یہ ہے کہ ایک وفد کھانا تو نے گھر میں ایک پھوٹی کتا میز پر رکھ دیا تھا اور حضور اکرم ﷺ تشریف لائے تھے آپ نے کھانے کو میز پر رکھا تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا اور آپ نے غصے سے وہاں سے کھانا اٹھوا کر زمین پر رکھ کر کھایا تھا۔ کہنے لگی ہاں۔ فرمایا بنی! تجھے یاد ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے پاس ایک سی جوتا ہوتا تھا۔ جب بلا ہوتا تھا تو فوری دھوئے تھے اور دھو کر اسے خشک کرتے تھے۔ یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو جاتا تھا اور حضرت بلالؓ اذان دے کر کہتے تھے۔ یا رسول اللہ ﷺ! الصلاة تو ابھی آپ کا جوتا خشک نہیں ہوا تھا اور آپ انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کا جوتا خشک ہوتا اور اسے پہن کر پھر آپ جا کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

فرمایا اسے بنی! تجھے یاد ہے کہ ایک عورت نے آپ کی خدمت میں دو چادریں

جہ پہنچتی تھی ایک پادری پہلے بھیج دی ۔ دوسری کس دیرونی تو آپ کے پاس سوائے اس پادری کے کوئی کپڑا نہ تھا تو آپ نے پادری کو کاٹ لیا کر اپنے سر کو ڈھانکا اور جا کے نماز پڑھائی تھی فرمایا کیا تجھے یاد ہے؟ میں نے کہا ہاں یاد ہے پھر حضرت فرمادنا شروع ہوئے

فرمایا نبی! میں نے میری اور میرے ساتھیوں کی مثال انکی ہے جیسے تین راہی تین مسافر چلے۔ پہلے ایک چلا اور چلتا چلتا منزل مقصود پہنچا۔ پھر دوسرا چلا اور وہ بھی چلتا چلتا منزل مقصود پہنچا۔ اب میری باری ہے اللہ کی قسم! میں منہم اکرم علیہ السلام کے طریقے سے نہیں بنوں گا اور اپنے آپ کو اسی مشقت پر رکھوں گا۔ یہاں تک کہ میں اپنے نبی سے جا کر مل جاؤں۔ میرے دوست بھی ایک جگہ پہنچ چکے اب میری باری ہے، مجھے بھی پہنچنا ہے میرے بھائیو!

حالانکہ حضرت فرمودہ انسان تھے جن کو اللہ تعالیٰ کے نبی نے کہا کہ اے عزرا! میں نے جنت میں ایک حسین و جمیل و خوبصورت محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے؟ تو مجھے کہا گیا کہ یہ ایک قریشی نوجوان کا محل ہے۔ جب میں کھل میں داخل ہونے لگا تو فرشتے نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ محل ہے یہ محل کا محل ہے

میرے بھائیو!

میں کو جنت کی ویسی بشارتیں ملیں اور آپ نے فرمایا میرے دو دوزخیں دینا میں ابوہریرہؓ اور دو دوزخیں آمانوں میں جبرائیل اور میکائیل اور آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن انھوں کا میرے دو کس طرف ابو بکرؓ اور بائیں طرف حمزہؓ جلال میرے آگے آگے اذان دیتا ہوگا۔ یہ ساری خوشخبریاں سن لی ہیں لیکن جینے سے کہہ رہے ہیں میرا سر زمین پر ڈال دے میں اپنے چہرے پر مٹی ملتا چاہتا ہوں کہ میرے زہن کو اس پر ترس آ جائے گا۔

نبی ﷺ کا وعدہ سچا

میرے بھائی!

یہ سوک کی لڑائی کا میدان ایک نوجوان شہ کا لاویہ کے نزدیک ہے۔
 یہ حیدر آباد میں حضور اکرم ﷺ کے پاس جا رہے ہیں۔ انہیں کوئی پتہ نہیں ہے کہ وہ کہاں ہیں۔
 جہاں یہ تھکے ہوئے حضرت ابو سعید خدریؓ نے آ کر کہا کہ اسے بھائی! حضور اکرم ﷺ کو یہاں ہے۔ وہ کہہ کر
 آپؐ نے جواہر سے اشارہ کیا۔ ساتھ گئے تھے۔ پھر ان کو سچا پتہ ملا۔ انہوں نے نبی ﷺ کو یہاں آگے
 سے دیکھ لیا۔ میرے بھائی! اور جنت کو یہاں ہے۔

ایک صبح کے پہلے کو ان کے لایا گیا۔ نبی ﷺ نے کہا۔ ان کے پیچھے سے
 سنا جاتا ہے۔ اکیسواؤں نے آ کر دیکھے۔ میرے پیچھے کو ایک آدمی۔ پیچھے کو
 حضور اکرم ﷺ آ کر کہنے لگے۔ میرے بھائی! میرے ساتھ آؤ۔ وہ حضور اکرم ﷺ کے پاس
 رہے۔ میرے ساتھ دعا مست کرو۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایک عمل کرنے کے آخرت والے ہیں۔
 کہ

ربیع بن عامرؓ کا واقعہ

یہ کام اس امت کو ملتا ہے اس نے حضرت ربیع بن عامرؓ کے ہاتھوں میں کو
 ۱۲۰۰ء۔ بات کو ایسے کھول دیا جیسے کہ روشنی میں ہو گا ہے۔ رستم نے پتہ چلا۔ یہ ان کی
 فوق کا بڑا معاملہ تھا۔ کیا تھا؟ کیوں آئے ہو؟ نبی ﷺ کے کپڑے پہنے تھے۔
 آئے ہو؟ ربیع بن عامرؓ نے فرمایا نہیں۔ ان الفاظ سے آئے نہیں تھے۔ میں
 الحقائق نے یہ کیا ہے

لحرج العباد من عبادة العباد الى عبادة رب العباد ومن حور الادب الى
 عدل الاسلام ومن صيق الدنيا الى معيها وارسلنا الى خلقه حتى تقضى موعده الله
 فقل رستم فما موعده الف؟ قال: العنة لمن قتل: العصر نفس

میں اللہ نے ایک بہانہ دیا ہے۔ یہ وہی توغیر سے نکال کر اسلام میں لے کر
 تیرے اندر ان لوگوں کی خدائی سے نکال کر میرا کام بنادو۔ لوگوں کی عبادت سے نکال کر میرا
 عہدہ بنادو۔ باغی نے ظلم سے نکال کر اسلام کے محل پر لا کر دنیا کی فتح سے
 نکال کر آخرت کی مہم پر لے کر۔ اللہ نے ہمیں دین کے کریم بنایا ہے جس میں دعوت دین ہے
 یہاں تک کہ اللہ کا ارادہ ہو۔ اس نے کہا کیا اللہ ہے اللہ تعالیٰ کا کہ ہم ہمیں سے جو
 تم کو اللہ کی رحمت میں لے کر لے کر جو اللہ کے پاس ہے اللہ کے پاس ہے اللہ تعالیٰ کا کہ
 اللہ اللہ تعالیٰ کا رحم ہے۔ دعوت دین اللہ کا کام ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہے۔

قیام کیا ہو کر کیا ہو کر کیا ہو کر کیا ہو کر کیا ہو کر کیا ہو کر کیا ہو کر
 میں قرآن کی تعلیم اور اللہ کی رحمت میں لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر
 میں قرآن کی تعلیم اور اللہ کی رحمت میں لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر
 میں قرآن کی تعلیم اور اللہ کی رحمت میں لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر
 میں قرآن کی تعلیم اور اللہ کی رحمت میں لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر

لنا بیع ہو بصلیٰ علیٰ محمد

تبیخ و تحریف کے خلاف ہے مسلمان بن کر ہمارے ساتھ ہو کر اسلام کی دعوت
 میں لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر
 میں لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر

دعوت الی اللہ

اللہ کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کا نام ہے

میں جہاں اللہ تعالیٰ کا نام ہے

اللہ تعالیٰ کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کا نام ہے

ایک انصاری صحابیہؓ کی محبت

یہ اللہ تعالیٰ کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کا نام ہے

ہے تو ارٹھی ابھی پروہا عمر میں نہیں آیا تھا ۵ بھری میں پروہا کا عظم آیا ہے
نور اُٹھاتیں بھری میں ہوا تھا تو بڑی ہے جیلتی سے کہہ رہی ہیں

ماذا فعل رسول اللہ ۶ ماذا فعل رسول اللہ ۷

ایک آدمی نے آکر کہا فصل روجک عمر دتہ ہوں کی بی بی نے یہ بھری کی فصل
زوجک تیرا شوہر لگ بول گیا کہا انا لله وانا الیہ راجعون ماذا فعل رسول اللہ ۷
تو کہتا کہہ حال کو کیا ہوا؟ شہوں نے پھر کی کہ تیرا بیٹا شہید ہو گیا؟ اس نے پھر کہا

انا لله وانا الیہ راجعون اناؤ کہ اللہ کے رسولؐ کو کیا حال ہے ۸ اس حدیث کا خاتمہ
ہنا اور بھری تینوں شہید ہو گئے تو اس کے پیچھے کوئی نہ رہا لیکن حضورؐ کرم علیہ السلام کی محبت ایسی ہے کہ اس کی
ان کی پرواہ ہی نہیں کہ کیا کہ حضورؐ علیہ السلام علیہ السلام ہیں۔۔۔ حسنی نفوس عینی ۹
نیک حضورؐ کرم علیہ السلام کو دیکھ کر میری آنکھیں ٹھنڈی نہ ہو جائیں تو تجھے بہن اور سکون نہیں آ
سکتا تو وہ لگاؤ اُحد کی طرف ۱۰ جب وہاں جا کر حضورؐ علیہ السلام کو نہجی ہیں کہ سامنے سے
مضو۔ علیہ السلام تشریف دار ہے جس اور یہ عورت آپؐ کے سامنے بیٹھ کر آئے تھے کہ ان کو بچا کر اپنی
ہے یا رسول اللہ! آپؐ نہ تھے تو سارا جہاں بھی مت بے تو مجھے انی غمیں

آپؐ کی جعفر سے محبت

آپؐ حضرت جعفرؓ کے گھر گئے وہ آپؐ کے پورا گھر بھری تھے جب چارے
پہلے سے رکھ رکھا رہے تھے پائی بھری آپؐ بھٹہ میں ہے فتح نمبر پر وہیں تشریف
لے آئے۔ ایک سال بھی آپؐ پاس نہیں آ سکا کہ پھر وہیں آ رہے جب یہ شہید ہوئے تو
آپؐ نے فرمایا اے جعفرؓ! تیرا ہاتھ پیر بہت ہی توانی تڑا رہ گیا۔ یہ نہ مارا جو تیرا قربان
ہوتا مجھے زیادہ دکھ رہا ہے تیری جدائے مجھے مروں ہے اور تیرا میرے ساتھ۔ ہنا اتنا یہ نہ لے ہوتا جتنا
یہ پسند آ گیا کہ تو اللہ پر لدا ہو گیا جب نمبر کے سوئی پر حضرت جعفرؓ آئے تو آپؐ نے
فرمایا کہ تیرے نے کی مجھے نمبر کی فتح سے بھی زیادہ خوش سوئی۔ ان نے سہ لگے تو حضرت ابراہیمؑ
تو جس آواز کے تھیں کہ جلال کرتا ہے پر بیٹھتی تھیں جب حضورؐ کرم علیہ السلام کو یہ سہ لگے

تو آپ کا چہرہ ساثر تھا۔ انا نے آپ کے چہرے پر دیکھا تو قہقہوں میں۔ یاد رہی کہ حضرت کے ساتھ کچھ ہو گیا ہے۔ پوچھنے کی ہمت نہیں تھی۔ حضرت حضرت کے میں سے تھے۔ عموں محمد اور عبداللہ۔ سب سے بڑے تھے عموں۔ درمیانے محمد۔ عبداللہ سب سے چھوٹے تھے۔ ان تینوں کو آپ نے بلایا، ان کو بیکار کرتے ہوئے روئے لگے۔ ان کی طرف منہ کر کے تو حضرت انا نے دیکھا۔ آتو بچے ہوئے۔ پھر یا رسول اللہ ﷺ! حضرت کا کیا ہوا؟ چونکہ آپ کے نواسہ جھک رہے تھے۔ وہی تانے کے لئے کافی تھے لیکن ذرا بچے کو بچے کا سہارا کہ شاید زخمی ہوئے ہوں یا شاید زندہ ہوں تو آپ نے فرمایا: اسماء! احتسب۔ تو اپنے اللہ سے اجر کی امید رکھ۔ وہیں ٹکر رہے ہوش ہو گئیں۔

ایسے مگر نے جب اسلام یہاں آکر ہم تک پہنچا

یہاں؟

تو اسے مگر نہیں تو نہیں کے۔ ہر اس کا ملی نہیں میں۔ آئے پھر نہیں تعلق

چاہئے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ اتنا نہیں آزمائے گا۔ کچھ تو قدم اٹھائیں۔ اس کا کو اپنے

نہ تو سمجھیں کہ دین کا کام کرا میرے اسے ہے۔ پہنچا۔ تار سے ڈرے ہے۔ تین

اور میان میں ایک واسطہ ہے۔ ایک گھنٹہ میں نے بات کی ہے۔ اس میں نہ کہ تبلیغی جماعت کا ممبر

نہیں

دو باتیں کی ہیں اللہ کے واسطے اور اس کے رسول کے حکموں کے پابند بن جاؤ ورنہ زیاد ہو

جائیں گے۔ اپنی عورتوں کو بھی سمجھاؤ اور اپنے آپ کو بھی سمجھاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے روتے میں

نہ بھی ٹھکراؤ اور اپنی عورتوں کو بھی نکالو

ایک بار کی

امام اسحاق قرآن پاک پڑھ رہے تھے۔ ایک یہ دستاورد بیٹا ہوا تھا۔ جب

امام اسحاق نے یہ آیت پڑھی:

السَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا

الح

چودہ سو ارب پندرہ عورت کا ہاتھ کاٹو گے

ان اللہ غفور الرحیم

تو بد کے کان کھڑے ہو گئے اور کہتے لگا یہ تم کا کھانا پڑھ رہے ہو تو انہوں نے

کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کھانا ہے تو جہ نے کہا

لیس کلام اللہ

یہ اللہ تعالیٰ کا کھانا نہیں ہے یہ اونٹ چرائے والا کھانا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کھانا نہیں

ہے پھر انہوں نے کہا کیا تم عالم ہو؟ کہا نہیں پھر تمہیں کیسے پتہ چلا کہ

واللہ غفور الرحیم ہے اور یہ واللہ عربی حکیم ہے۔ بد نے کہا اللہ کے بندے اچھے

تو تمہارا کیا کردار ہے چودہ ہاتھ کاٹ دو اس حکم کے ساتھ غفور رحیم کا فضل

جانتا نہیں لو غفور الرحیم لو بمعکم بقطع عزیز حکیم یہ کھیلے حکم کے ساتھ

چڑھتا ہے غفور رحیم مجھے علم سے جو نہیں کھاتا یہ بارگاہی آج کہیں

کچھ آگئی ہے یہ ترجہ آپ کو ملتا تھا کسی نے تو ضرورت پڑی۔ وہ تو قرآن پاک کی

روح کو سمجھتے تھے ہم روح نہیں سمجھتے لیکن پھر بھی ہمیں ضرورت ہے یا ایہا العین

اصوا سچی دھڑ قرآن پاک میں ہمیں پکارا ہے؟ کبھی مجھنے سے چاہا ہے کہ قرآن پاک میں

یہ دفعہ ہمیں پکار کر ہم سے مطالبہ کر رہا ہے اللہ میاں ہمیں اس میں بہت سارے احکام دیے

چاہتے ہیں اور اسی طرہ بہت سارے احکام ایسے ہیں جو حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں تھے اور ان سے

ذکے نہیں ہیں مثال کے طور پر یا ایہا الذین امنوا لا تقولوا دعوہ یہ علم آج نہیں

ہے۔ یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی آج یہ حکم کوئی نہیں۔

یا ایہا الذین امنوا لا تاجتنبوا الرسول فقلعوہ الفح۔ یہ حکم آج کوئی نہیں اسی طرح

کے دس حکم ایسے تھے جو حضور اکرم ﷺ کے زمانے کے ساتھ خاص تھے اب کوئی نہیں۔

پھر ان کے علاوہ باقی میں غور کیا کر اس میں کھرا دکھتا ہے؟ ایک ہی حکم کو اللہ پاک بار

بار بار دہے

یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون

يا ايها الذين امنوا ادخلوا في السلمه كافة

يا ايها الذين امنوا ادعوا لله ورسوله

يا ايها الذين امنوا هلموا الى الصلوة واطيعوا امره

يا ايها الذين امنوا اذ قمتم الى الصلوة فامسكوا وجوهكم

ان تمام نگرار کو جمع کر دیا جائے ایک ہی قسم ہے، ہر بار ہر بار ربانیت

ایمان والوں! مسلمان ہو جاؤ اسے ایمان والا تقویٰ اختیار کر دو غیر وہ علم کو اُتر جیت

کیا جائے تو چند دن کے قریب اور نگل جائیں گے تو ۳۰-۴۰ سے قریب احکام سرور جائیں گے تو ان ۳۰-۴۰

باقوں کو آدمی پورا کریں اس عدد کو آپ حتیٰ نہ سمجھیں آگے پیچھے ہو سکتا ہے۔ میں

انداز سے کہہ رہا ہوں اس وقت پورا میرے ذہن میں نہیں ہے جو چند باتیں

میں انہیں آدمی کر لیں تو بیٹھ لی زندگی بن جائے استقامت سان کام ہے اس کو زندہ کرنے

کے لئے ہم کہتے ہیں نگر بھائی۔ برسلسن چلتا پھرتا اس میں جوئے اور عورتیں اس میں

جائیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کسی عورت کا نام نہیں لیا سوائے مریضہ

عورت کی ذات اور اس کا نام تکہ بھی پڑا۔ میں میں امریکہ میں آئے تے کیا اللہ

تعالیٰ کا قانون بدلے گا؟ قانون ویسے ہی رہے گا اگر اللہ تعالیٰ اور رسولؐ سے محبت ہو تو امریکہ

میں رہنا آسان ہے اگر محبت اللہ اور اس سے نہیں ہے تو۔ یہ میں رہتے ہوئے بھی مشکل

ہے

حضرت آسیہ کا واقعہ

محبت ہو جائے تو کوئی رونا نہیں سکتا حضرت آسیہ خاتونؑ کی بیوی تھ

یونانی آسیہ کو ایمان ملے آئی ایمان اندر رونا ہی ہو گیا پوری مصری حکومت کو حضورؐ مار

دی نہیں چاہئے تھا وہ رسولؐ پر سولی پر لٹکا آسمان ہے سب سے پہلے سولی کا

ہیچاد کرنے والا بھی فرعون ہے باقوں میں کیل گا: کہ کفری گاڑ دیتا تھا اب ہادی آئی

آسیہ کی... اگر وہ کتنی کر نہیں، یعنی تو دل میں ایمان تھا صرف زبان سے کہہ دیتی تو اس کے

میں نے تم کو تو اُنصاف تو نہیں بیان کی ایک صفت ایسی آتی ہے کہ جو نہ لگا نہ اور جان پر
تھیل ہاں محبوب میں جا ہے تو وہاں صفت میں آنی تھی۔
ابھی اس کوئی نے نہ مرضی آئے منوالو اس سے نیچے والا ایمان ہو تو وہ ہزاروں
بہانے کرے گا کہ یہ نہ کافی ہے۔ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ ان کو کفر صفت ملے گی تو
کہنے

دین کے معاملے میں مخلوق کو نہ دیکھو

ایک چھوٹی کتاب تحریر کی میں ہے اس میں ایک کہانی تھی باپ بیٹے
دونوں کو مہر پر سوار جا رہے تھے لوگوں نے کہا دیکھو بیٹے ظالم ہیں کہ زور سار کا مہر
پہ دونوں اس پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو باپ نے کہا بیٹا اتنا زور یا میں بیٹا دیتا ہوں اور
تو مجھ پر کھڑے ہو گئے کہ ان کی رہاں بند ہو جائے۔ ”کے کچھ اور لوگ کھڑے تھے۔۔۔
انہوں نے کہا یہ کیسا ظلم ہے خود سوار ہے بیٹے کو بیڈل چلا رہے ہیں تو باپ نے
کہا بیٹا اتنا زور پہ جا میں نے بیٹے چنا ہوں اور نہ لوگ یہ کہیں گے۔“ تھوڑے لوگ ”کے کھڑے تھے،
انہوں نے کہا یہ کھانا قرآن میں ہے خود سوار ہے اور باپ کو بیٹے چلا رہا ہے
اب بیٹا بھی سوار کی ہے اور دونوں بیڈل سوار کی کے ساتھ چل رہے ہیں۔“ کے کچھ
لوگ کھڑے تھے، انہوں نے کہا یہ کیسے چلے لوگ ہیں؟ سوار کی کے ساتھ ہے اور بیڈل چل رہے
ہیں تو باپ نے کہا بیٹا یہ کیا کریں؟ تو بیٹے نے کہا ”مہر سے کس پر کھڑے ہیں۔“
”مہر سے کس پر کھڑے ہیں؟“ تو وہ تصویر اب بھی میرے ذہن میں ہے جو ان لوگوں کے ذہن
میں نہ رہی تھی

مالک بن دینار کا واقعہ

مالک بن دینار زیادہ سے زیادہ میں ایک بڑی دیکھی دی تو بصورت
بڑی پرکشش ”میں اس کا ذہن نہ دیکھا“ کیا بات ہے؟ ”کہا میں قیصر خدیو کا چاہتا

ہوں پہلے باندیوں کی خرید و فروخت ہوتی تھی اور جو رئیس زادے جاہل ہوتے تھے ایک لاکھ دو سو تیسری خرید کرتے تھے۔ کیا بانی! کچھ کو خریدنا چاہتے ہوں وہ بیٹے تھی مسیحی کیا میرے بھی کو تو غیر خریدے گا؟ کہا ہاں میں خریدنا چاہتا ہوں۔ تو اس نے جواب دیا۔ یہ کہا ان کو بچو وہ اس سے کچھ کواں حاصل کی جوتو شہر ہے گا تو اس نوکرانی کے آگے نوکر بھی تو انہیں بچا کر دے گا۔ اس کا سردار تخت پہ بیٹھا تھا تو جتنے گئی کہا آٹا آج جا ہیڈ ہوا۔ کہہ کیا؟ یہ بڑے سب سے کہتے ہیں میں نہیں خریدنا چاہتا ہوں ساری کھلی بیٹے تھی اس نے کہا بڑے سب سے کیا آپ واقعی خریدنا چاہتے ہیں؟ کہا میں خریدنا چاہتا ہوں۔ کیا پچھو گے؟ کہنے لگے وہ تو بہت ہی سستی سے کہہ کر دے سے زیادہ بھگور کی دو گھنٹیاں دے سکتا ہوں۔ گھنٹیاں جنہیں چوڑے کر پھینک دیا ہو۔ جن پر آدھ بھی بھگورت تھی۔

دوسارے جتنے تھے، اور اور بھی جتنے لگا، ہرے میں یہ آپ کیا گنہگار سے ہیں؟ کہنے بات یہ ہے کہ اس میں بہت ساری غلطیاں ہیں، اس کی وجہ سے ہمہ ہا ہوں۔ کہا: "یہ جی؟" کیا خورشید ننگ کے قواس کے اپنے پیٹنے سے جا بچ پانے کے روزانہ وادعائے نافر کے تو ملے بدو سے خریب چھوٹا مشکل ہو جائے روزانہ کھجی نکرے تو سر میں ج میں پانچ کر خیرہ سر میں بھی چا کر میں جیار مل، اور نکر کے تو جو دمی ہو جائے گی۔ پچشاب پاخانہ اس میں اور غم اس میں دکھ اس میں لڑائی اس میں غصہ اس میں اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے تھو سے محبت کرتی ہے اس کی محبت ہی نہیں غرض کی محبت ہے۔

ایک لوطی میرے پاس بھی نہ خریدے گا! کہنا وہ کون سی ہے؟ کہنا وہ بھی
میں لہو کہنا وہ مٹی سے نہیں بنی مٹھلہ منہ زعفران اور کافور سے بنی ہے اس سے
پیرے کا نور تہ تعالیٰ کے نور میں سے ہے اس کی کائناتی صفت کائناتی صفت دینا کے اندر اس
میں آجائے تو ساتوں دنیا کے اندر میرے درویشوں میں بدل جائیں گے اور اس کی کائناتی صورت
کو دکھائی جائے تو سورج اس کے سامنے نظر نہیں آئے گا غروب ہو جائے گا سمندر میں تھوکت

اب اندر میں ہو جائے ۔ مرا ۔ نے بات کرے تو سردے میں ۔ نہ پید ہو چکے
زندوں کو ایک ٹھکر دیکھ سے کچلے چھٹ جا میں ۔ اپنے وہ بچے کو ہوا میں لہرا دے مارے جہاں
میں فریبو پھیل پائے ۔ سات ۔ اندر میں تھوگ آلہ سے مجھے ہو یا نہیں ۔ زعفران کے
بامات میں ۔ اور مشک کے بامات میں ۔ پران چڑھی ہے ۔ تسخیم کے شیشے کا پانی
پینا ۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت میں پران چڑھی ہے ۔ اپنی محبت میں چکی ۔ ہے وہ کارگر
نہیں ۔ محبت میں چکی ہے ۔ وہ جس چکی ہے ۔ نہ چھل ہے ۔ نہ ٹھاس ۔ نہ
پیشاب ہے ۔ نہ پاخانہ ۔ نہ غصہ ہے ۔ نہ لڑائی ۔ ہمیشہ راضی ۔ وہ ہمیشہ جوان
وہ ہمیشہ ساتھ رکھتا ہے اس پر موت نہیں آتی ۔ اب تا میرے دانی زیادہ بڑھتا ہے باتیرے دانی زیادہ
بڑھتا ہے ۔ کہنے لگا جو آپ نے بیان کی وہ بہت بڑھتا ہے ۔ کہا ۔ اس کی قیمت بتاؤں ؟ کہا
بتاؤں ۔ کہ ۔ وہ گھٹیلوں سے بھی زیادہ سستی ہے ۔ کہا ۔ اس کی کیا قیمت ہے ؟ کہا ۔ اس کی
قیمت ہے اپنے مولیٰ کو راضی کرنے میں لگ جانا ۔ حقوق کو راضی کرنا چھوڑ دے ۔ غافل کو
راضی کرنا اپنا مقصد بنائے ۔ جب آگہی رات کو نہ چوئے ۔ جب مارے مارے ہوئے جو اللہ کے وہ
نکتہ اندھیرے میں چھ لیا کر ۔ یہ اس کی قیمت ہے ۔ جو اس کی قدر ہے ۔ رہے خود کھانا
کھائے تو غریب کو بھی یاد کرنا کہ کوئی غریب بھی ہے کہ جس کو یہ بچاؤں ۔ یہ ہونے تو یہ تیری ہو
مندی ۔

کہنے لگا ۔ اپنی باتوں سے تو نے سن لیا جو اس نے کہا ؟ کہا ۔ سن لیا ۔ کہا ۔ تو اللہ
تعالیٰ کے نام پر آزاد ۔ مارے تو کرنا زور ۔ مارا مال صدقہ ۔ ساری دولت صدقہ
اور اپنے دروازے کو جو پر وہ تھا ب دو اتار کے کرنا بنا ۔ اپنا لباس بھی صدقہ ۔ اس نے کہا
جب تو نے فقر اختیار کیا میرے آقا ۔ میں بھی تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے بھی ہوں پھر
دونوں کی مالک ۔ نے شادی کر دی ۔ پھر دونوں اپنے وقت کے ایسے لوگ ۔ بنے کہ لوگ ان کی زیارت
کے لئے آتے تھے ۔

اگر حکومت آپ سے شفقت لیتی ہے تو کھانا بھی دیتی ہے ۔ لیکن وہ بچاری چھوٹی
ی ہے کہ کتنی کھانا دیتی ہے ۔ حلال پہ چلنے والے کے لئے زندگی مشکل ہو گئی ۔

حضرت اسماعیلؑ نے اپنا حق معاف کر دیا

حضرت زہیرؓ مشرکہ میں سے ہیں۔ حواری رسولؐ ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے طلحہ! اے زہیر! جنت میں برائی کے دو حواری ہادی گمارا، جو ہیں عالم بغضوں میں دائیں بائیں چھنے والے برائی کے ساتھ ہوں گے۔ میرے ترجمان اور زہیر حواری ہو۔ جو میرے دائیں بائیں میرے ہر وقت ساتھ چلو گے۔ اس حواری ہونے تک جو پہنچتا ہے۔ یہ حضرت زہیرؓ کا بیٹا حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ ہوا ہے کہ حضرت اسماعیلؑ نے اپنا حق معاف کیا۔ اپنے حقوق معاف کئے کہ چوتھ سے سلاہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے لے لوں گی۔ تو جہاد پھر وہ حال آئے۔

خود اپنا حال سنائی ہیں کہ میرا حال یہ تھا کہ میری ہر وقت حضور ﷺ کے ساتھ رہنے تھے اور میرے گھر میں کچھ بھی نہیں تھا۔ کام بھی خود کرتی تھی۔ باپ کا بھی اندر کا بھی گھوڑے کا چارہ دانا اور اونٹوں کا چارہ دانا پھر گھر کا کام بھی کرتا۔ ایک دن دو دن تین دن قاتل آیا۔ باپ موجود مگر شکایت نہیں۔ حضور ﷺ بھی موجود مگر شکایت نہیں۔ خدا موجود مگر لڑائی نہیں۔ کہ میرا حق اور کردہ عورتیں تو جلدی سے سہل کرتی ہیں میرا حق اور اگر دانا اور جو کہن حق معاف کرے کہ جنت میں ائمہ سے ہوں گی۔

ایک اور حدیث اس کے متعلق سنادوں ایک آدمی آیا ہے۔ دوسرے اس کے پیچھے رہا ہے۔ اے وقت! اس نے میرا حق مارا ہے۔ حق لے کے دو۔ اور وہ آدمی آیا تھا کہ حق دیا میں اسے نہ۔ کاجبوری کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا لے کر اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ کہے گا۔ اس کی ٹہنیان لے کر اسے دے دو میرے گھر اس کو دے۔ اے اللہ تعالیٰ فرما۔ میں نے اپرا کچھ دواؤں دیکھے گا تو جنت نظر آئے گی۔ عالی شان عظیم الشان جنت۔ سونے چاندی کے کلات۔ او کہے گا۔ واللہ! یہ کس نبی کی جنت ہے؟ کس صدیق اور شہید کی جنت ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ ان کی نہیں ہے جو قیمت ان کو دے دی ہے۔ کہہ! اللہ! اس کی کیا قیمت ہے؟ کہ وہ اپنا حق معاف کر دے یہ سنائی ہے۔ سنائی ہے۔ اچھا

میں اس سے نہیں لیتے۔ تجھ سے لیتا ہوں تو دے مجھ کو جنت

تو جو عرضیں اپنے خاندانوں کو میں نے کئے آگے ہو سائیں گی اور اپنے حق معاف کرو دیں گی ان کو اللہ تعالیٰ دے گا۔ اپنے خزانوں سے اس کا بچا بیٹے حضرت اسماعیل نے اپنا حق معاف کیا۔ کبھی ہیں اتنی بھوک نہ داند سے شکایت نہ اپنے پیٹ سے شکایت نہ اور وہ رسالت میں کوئی شکوہ خود مہر اور خاموشی سے جھیل رہی ہیں۔ عورت نے تو نیا سراپا کی بجائے میں کھڑو ہو جاتا ہے۔ ایک پڑوسی عورت نے جو یہودی عورت تھی۔ تھوڑی دیر کے اس کا گوشت پکا شروع کر دیا۔ اب جو اٹھی خوشبو تو کہنے لگی میں بھوک سے جیٹ ہو گئی اور میں اتنی

میں نے کہا، آگ لپٹے جاتی ہوں۔ اسی بہانے سے ایک آدمی بوٹی بچھے بھی لھار دے تھی کہنے لگی اس اللہ کی ہنسی نے حال بھی نہ پوچھا۔ میرے ہاتھ میں آگ پکڑا دی۔ میرے گھر میں تو نکال بھی نہ تھا پکانے کا میں آگ کو تڑپتی میں نے آگ پیٹک دی پھر چھوٹی مہر نہیں آیا۔ یہ سارا حضرت اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ یہ چاہتی تو اپنے خاندان سے حق کا معاف کر کے گھر میں بٹھا لیتی نہیں بٹھایا تو تیری کا حادی بنا دیا اور تیری کے حادی کو جو جنت ملے گی تو

حضرت اسماعیل میں نہیں چا میں؟ اسماعیل بھی ہائیں ہی اللہ اکبر کبھی جنت ملے عورتیں نہیں اور کیا میں سند مر رہے کہ دنیا کی تمونانی ہی کیلئے اٹھائے اتنے بڑے سوارے کر لئے۔ کہنے لگی تیسری مرتبہ پھر تھی اس نے آگ تو دے دی کھانے کا پوچھا نہیں پھر میں؟ کے بیٹھ کے بہت روئی۔ میں نے کہا اے اللہ! اس کو کھوں اب میں اس کو کھوں تو حق ہے اب تو حق اسے میں اس کو کھوں۔ اب اللہ تعالیٰ کو مرنا یا

یہودی آیا کھانا کھانے کے لئے اس نے گوشت کا پیرا سہنے دھ۔ کہنے لگا آج کوئی آیت نہ مگر میں؟ کہنے لگی یہ پڑوسی عورت اتنی تھی آگ لپٹے کے لئے اس نے اٹھ کہا کہ میں بعد میں کھاؤں گا پہلے اتنا ہی چاہا بھی اس کو دے کے آؤ پھر پھر اب اس کی بیٹی ہو گئی۔ اب اللہ! میں کیا کروں؟ اے اللہ! میں کیا کروں؟ تو کھاؤ۔ کر آئیں۔ اس نے رکھ کھینچے تھی یہ وہ وقت تھی جو میں نے اس

وقت مائی دیا ست بیوہ تھی اسلام اپنے نہیں پیڑ دین اپنے نہیں بھلا۔
 اس کے نیچے بائی بڑی قربانیاں ہیں صحابہ کی۔ نہیں اُترا اپنے بچوں کو بیٹھ جہاں مائیں تھکتی
 ہیں مہری آنکھوں کے ساتھ وہ مہری آنکھوں کے ساتھ رہا۔ بیوی تھی ہے جس سے
 متعلق اور انور۔ آرمی یہ کرنا۔ بیوی تھی بھی ایسی موتیں تو آج ہندوستان میں اسلام کیسے
 ہوتا؟

محمد بن قاسمؒ اور اس کی بیوی کی قربانی

محمد بن قاسمؒ کے لئے جس میں یہ اسلام بنے، عابد سندھ کا سارا اسلام۔ دیکھال پور
 سے تعمیر خد پہنچے اور اپنی بیوی کے ساتھ کل چلا بیٹھے۔ چار بیٹے کے بعد سوارہ بیوی یہاں
 گزارا۔ اور پھر شہید کر دیئے گئے۔ اس نے اپنی بیوی کو چار بیٹے سے زیادہ نہیں دیکھا اور اس کی
 بیوی نے اپنے ملائکہ کو چار بیٹے سے زیادہ نہیں دیکھا۔ لیکن بے شمار مالوں کا اسلام دونوں مہاشاں
 بیوی کے ساتھ میں چلا گیا۔ قیامت کے دن دونوں میں بیوی بیوی کی شان کے ساتھ جنت
 میں جا رہے ہوں گے۔ کوئی اس سے چھوڑ سوتا تھا۔ بہت بڑا سودا کیا تھا۔

جوانی میں شہادت

حضرت ابو بکرؓ نے بیٹے پر اس نے عزت کا ٹھکانہ شادی کی وہ بھی بیوی
 خوبصورت اور بڑی شاد و خند۔ انکی محبت بیوی کہ جہاد میں جانا چھوڑ دیا۔ "سرت" "آرہد تھی"
 نے سمجھا کہ بیٹا ویسا نہ کر محبت غالب آئی کھڑے تھے۔ آپ نے قسم فرمایا طلاق
 دو طلاق دے دی۔ یہ پرمان باپ کے کہنے پر طلاق دینا جانتی نہیں ہوگا۔ ان کو جیسا باپ کہہ رہا ہے جو
 دین کو بھٹکے ہے۔ جو دین کو بھٹکتی نہیں کہ کس وقت میں کیا کرنا ہے؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ
 نے کہا طلاق دو اسے طلاق دے لیکن بڑے پریشان اسے کیا خبر پھر شہر
 پر پہنچے گئے

ترجمہ "اے محمد" میں تجھے ہوں نہیں ملتا جب تک سورن چلتا رہے گا۔"

حضرت ابو بکرؓ نے کہیں سے کیا تو فرس کیا فرما۔
 وہ بھی وہی طرح سے تو تھے نہیں کہ لٹکے سے زمین طلاق دی تھی
 پھر عمرؓ میں نہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر کا ہے
 وہ بھی ہمیں سال کی مر۔ شہزادے کی، جس ماکہ کے سامنے آجاتی ہے
 ماکہ نے شعر پڑھا ہے جس میں
 چھ بیٹا دار و ثنائی کرلو
 وہاں شادی کرنی لیکن وہ جو طلاق دینا

میں قسم کھاتی ہوں کہ آج کے بعد میرے جسم سے ابھی فہرہ پہ نہیں لگا
میں قربان اس جوعن پر کہ جوشہ کی۔ اور میں مراد مراد آئے ہی بڑھ کے مراد
آئے ہی بڑھ کے مٹا موت کو گلے لگایا اور پیچھے ہٹ کے نہ
آئی۔ جب تک زمانہ نہ گزرے اور جب تک فیسیں درختوں پر نہ کھڑے
کا رہی ہیں اور جب تک دات کے پیچھے دن اور دن کے پیچھے رات چلی۔ یہ
ہے۔ اے مہمان! تیری یاد بھی میرے سینے میں ہمیشہ ساگر کی طرح
سک رہی ہے۔

یہ ایسے گھراڑے اور اسلام یہاں تک پہنچا جس آفت و بڑا آبادیوں کے اسلام اجڑ
میں میں آپ کو تسلی جہ امت کی دعوت نہیں دے رہا بلکہ ختم نبوت کی امدادی عرض کر رہا ہوں کہ
آپ کے ذمے ہے جس نہیں لگا رہا میں قواعد اور اصولی پہنچا رہا ہوں تو اس
سارے دین کی محبت کا قصہ یہ وہ نہیں ہیں

حضرت ابوذر غفاریؓ کی موت کا واقعہ

حضرت ابو رفعت مدنی کے حکایت طاری
 ایک یوں ایک بچی کوئی ساتھ نہیں حضرت ابو رفعت مدنی کی بچی تھیں وہاں کسب و
 حونا ہائے غم دیوہ دیکھنے لگے کیوں کیوں کہ وہ تیرا دانا دوجھے کا
 کون تجھے حمل دے گا کون تیری قبر کھدائے گا کون تجھے گھر دے گا
 تارے پاس تو چھوٹی نہیں ہے اس وقت کہیں کا پیرا بھی کوئی نہیں تھا تو ہوا: اتنے تھے

کدیب اللہ کی ہندی میں نہ سمجھت بل رہا ہوں نہ مجھ سے سمجھت کہا گیا ہے۔ میں ایک کھنسل میں
تھا تو میں نے اپنے صبیب سے بنا ان کا نور سے خاص نے نہ یاد رکھا کہ آپ نے
فرمودہ تھا کہ قریش

بعش وحیداً وبعوت وحیداً وبحسرو وحیداً وبصلی علیہ طائفة من

العالمین

کہ تم میں سے ایک اکیلا زندہ رہے گا اکیں مرے گا اکیلا اٹھے گا
اور میں کی نوازیدہ مسلمانوں کی ایک جماعت پر بھی اور میں دیکھ رہا ہوں کیا امر سن گے
جو میرے صبیب کی قسم! میرے لیے کافروں لا رہے ہیں۔ اب میں کوئی شک
نہیں مجھے یہ نہیں پتا کہ کہاں سے آئیں گے اور کون آئیں گے لیکن کوئی آنے کا میرا ہوتا نہ ہوتا
نہ ہوتا آئے گا کیا تم بھی وہی کہانی کہانی سن رہے ہو؟ وقد اقطع الحاج صبً
کا باؤ گزرا کیا زہد کھارو حراق کے درمیان راستہ میں پڑتا تھا جو حراقی سے آتے تھے نہ زہد
سے نہ زہد تھے تو وہی نے کہا مانی چلے گئے نچ سر پہ کیا اب حقائق بھی کوئی نہیں آنے
کا اسنے قریب مرے آنے کوں آتا ہے تو بظاہر مجھے تو کوئی حکم نظر نہیں آتی کہا چل
چل نصعی الطریق جلا کچھ راستہ کوئی آئے گا ایک دن زہد کوئی نہیں
آئے دوسرا دن زہد کوئی نہیں اور وہ تیسرے دن آخری دنوں پر میں قویٰ کو بلا کر فرمایا

بجی میرے یہاں آئیں گے جہاز واپس آئے ان کے لئے کھانا تیار کیا جائے آج بیٹھیں لا
رہے ہیں ایسا یقین کرتی ان گزر چکے ہیں سانس اکڑ چکا ہے بجی کو جہاز نہ کہ
رہے ہیں۔ بجی! کھانا کھاؤ آج یہاں آئیں گے میرا ہوتا نہ ہوتا چلا جائے گا۔

تھوڑی دیر گزری تو دیکھ کہ غبار اڑ رہا ہے تو ان کی بجی نے کمرے سے باہر نکال دیا تو ان کی
سوار ہاں میں اوشیوں پر سوار کون؟ عبد اللہ بن مسعود اور ان کے ساتھ آتشیں آدمی تو بی بی نے کہا

هل لكم من رعية الى ابي خدر رضى الله عنه

کیا کیا تمہیں ابوذر کی رعیت ہے مائیں نے کہا کیا ہوا؟

رہو فی مبالغۃ الموت

کہا : ”وہ کھرات میں ہے کوئی بتاؤ چہ ہوتے اور نہیں تو سارے دو نے جگ پڑے تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا : بعدہ امھلوا و امھلوا : اور : ہاں باپ ابو ذر پہ قربان ہم کو نہ کریں گے اور کر گئے : ”وہ آخری دوسن پر تھے کہنے کے معنی مجھے تھیں : جس نے بھی حکومت کا کوئی کام نہ کیا ہو وہ مجھے تھیں : تو یہ سب آئے اگلے سارے ہی ہندو نہ ہو کر چلے تھے یکہ نصاریٰ تو جو ان نے کہا میں نے آج تک حکومت کا کوئی کام نہیں کیا : میری دل سے اپنے ہاتھ سے اسلام کی پادریں نائیں ہیں کہا کہ میں تو مجھے تھیں دے گا اور جب اشکال ہو گیا بتاؤ پڑھا تو فارغ ہو کر چلے گئے تو جی نے کہا : کھا تیار ہے کھا لے : کہا : کیسے پتہ ہے آپ کو تھا : میرے ہاتھ کہا تھا کہ میرے مہمان آئیں گے میرا بتاؤ پڑھتے آئیں گے ان کے لئے کھا تیار کر کے رکھا ہے : کہیں میری موت کی مشغولی تمہیں ان کی خدمت سے غافل نہ کر دے تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے اسے گلا اور کہا : ”ابو ذر ! تو زندہ بھی تھی اور مرنا اور بھی تھی“

یہ صحابہ کیسے پہنچے تھے؟

حضرت عیسیٰؑ کو خصوصاً تہ ضاویئہ آیا عبداللہ بن مسعود کے ساتھ قرآن پاک کی اشاعت کے شعار کے بارے میں کہا : عبداللہ فوراً میرے پاس پہنچو یہ ہے تجھے جے ملے ملے حضرت حنظل کا امر پہنچا اور وہاں سے نکلے ہیں عمر کی نیپے کر کے کیونکہ جے پڑھنے لکھیں نکلے تھے : حقیقت یہ ہے کہ وہ عمر کے لئے نہیں نکلے حضرت عثمان نے نہیں دیا تھا : ابو ذر نے دیا تھا عیسیٰؑ نے فرما دیا : ”وہاں سے جاؤ تھا کہ میرے ایک صحابی کا وقت آپ کا ہے اور جس نے چکا ہوں کہ اس کا بتاؤ پڑھ جائے گا اور میری امت کی ایک جماعت پڑھے گی : نکلے عمر کے کا جہان بنا کر حضرت عثمان کے بلانے کا بہانہ بناؤ تو محمد ﷺ کا کام چل رہا : قرآن مجسم نے اور یہ قرآن نہیں سیکھا اس لئے قرآن مجید کچھ میں نہیں آتا : قرآنی زندگی

انگو میں نہیں آتی وہ اصل انگو میں نہیں آتا۔ اس کے لئے وہ جہاں انگو میں نہیں آتی ہیں
 لیکن انگو میں نہیں آتے۔ یہ وہ جہاں انگو میں نہیں آتے۔ انگو میں نہیں آتے۔ انگو میں نہیں آتے۔
 ہوتی ہے۔

تو میرے بھائی

سچا ہے قرآن مجید کا، رب فرمے

جست کے بچے بچے نہیں

انگی ہر کے میدان میں

انگی ہر کے میدان میں

انگی میں نے میدان میں

انگی میں نے میدان میں

انگی میں نے میدان میں

انگی میں نے میدان میں

انگی میں نے میدان میں

انگی میں نے میدان میں

قرآن مجید ایک بکری نہیں آتی یہ وہ بکری نہیں آتی۔

یہ وہ بکری نہیں آتی یہ وہ بکری نہیں آتی۔

قرآن ایک بکری نہیں آتی یہ وہ بکری نہیں آتی۔

یہ وہ بکری نہیں آتی یہ وہ بکری نہیں آتی۔

پختہ یقین

یہ وہ بکری نہیں آتی یہ وہ بکری نہیں آتی۔

یہ وہ بکری نہیں آتی یہ وہ بکری نہیں آتی۔

یہ وہ بکری نہیں آتی یہ وہ بکری نہیں آتی۔

یا رب صفت لعل حلاج فی سبیلک

اللہ تو خدا کن ہے جو تیرے واسطے میں لکھے اس کے دل کا بھی اس نے ہی جان کا بھی

اے اللہ!

و عسری و حبصی

میری بکری مگر بوجی میرا بڑا تم ہو گیا پھر اس نے بہ

و عسری و حبصی

میری بکری میرا بڑا حضور ﷺ بھی میں رہے تھے حضور ﷺ نے

فرمایا اے اللہ کی بکری! اللہ پر اپنے دلوں نے جیسے کئے ہوتے اللہ کے دُروغ کوئی چیز

نہیں ہے وہ تو اس کا اپنے دُروغ سے بھٹا ہے اللہ کے دُروغ کی نہیں کہ جیسے ملت میں

ڈالے اللہ نے تو یہ اس کا اپنے اے کے پاس ہے۔ اللہ کے آگے نہیں کہ جیسے روٹی نہ

اللہ نے تو اس کا اپنے دُش کے لیے ہے حضور ﷺ نے فرمایا اللہ کی بکری! ایسے

دُلوں سے کہ اس اللہ کی بکری نے حضور ﷺ کی بھی بکری میں سے کی بکری دلی و عسری

و حبصی میری بکری میرا بڑا بھیج دیجئے کہ بعنہ فی اہل

و مال تم میرا کارگر میرا بچا پھیلاؤ نماز پر اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا وعدہ نہیں

ہے روزے پر حفاظت کا وعدہ نہیں ہے روزے پر تقویٰ کا وعدہ ہے نماز پر

برائی سے بچنے کا وعدہ ہے حج پر غنی ہونے کا وعدہ ہے صرف تیغ کے کاہ پر حفاظت کا

وعدہ ہے اس کے علاوہ حفاظت نہیں ہے

جب چنگیز خان حملہ آور ہوا ہے سلامی سلطنت پر ۱۱۶۱ھ پرموہن بکری میں اس نے

حملہ کیا ہے تو اس سے زیادہ بڑی تھی اس سے زیادہ قتل تھے اس سے زیادہ روزے

تھے اس سے زیادہ عبادت تھے اس سے زیادہ ملے تھے اس سے زیادہ دعا

تھے اس سے زیادہ قتل تھے۔ خدایم سے لے کر اوپر کا سارا طبقہ آج سے انھوں نے زیادہ دین وادب

لیکن یہ قیامت نہیں ملے والی آیت کوئی نہیں تھی جس طرف سے اس کا لشکر آیا شیریں گوارا

کے ذمہ رہا ۱۲۱۰ء کھوجوں کے مینا ۱۲۱۵ء اور اسی وقت کی ملا میں چھوڑا ہوا وہ ٹھوس

پروٹی، اسوی سطحت کو سیریس میں زہرا زمرہ ہوا چلا گیا اور ہا کو خان نے چھ سو پچیس ہجرتی نہیں
بعد تہائی اچھلے سے اڑتے ہوئی اس لئے لاکھ آدہائی میں سے چھ لاکھ اڑے ہو گئے۔ صرف
پانچ لاکھ جان بچی چھوڑ کر لو گئے۔ سچ سے زہرا دیش حق اللہ والے لیکن ایک کام نہیں
تھا۔ اس لئے، اس لئے ایک سہرے چھ لاکھ چھوڑ کر لو گئے۔ جب تھیں گے کا کام نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ
نی طاقت کا بعد ہٹیں۔ تھیں گے کا کام ہوگا اللہ تعالیٰ طاقت کا حکام حرکت میں آئے گا۔ کیا سب
اس میں طاقت کڑوں کا چھوڑ کر آئی اللہ تعالیٰ کا لیا اللہ دین دے گا ہے

قرآن پاک کی برکت

جو ان میں جو حلف الہ امت کا خاکہ مل جاتا ہے اس کی زلف کی میں بھی تہہ قصد
نہیں ہوتی اور نتیجہ میں قرآن پاک اس کا ثمرہ ہوتا تھا۔ پنے میں قرآن پاک شرم نہ تھا
نہیں دت میں چھ لاکھ سے قرآن پاک شرم نہ تھا۔ انکی زلف کی میں صحت نہیں ہوا کرتے وہ سب
اور یقینی یہ تھا کہ ایک دفعہ اس کی یونی پر کجوات اتار دے۔ اس سے کسی جان کو ہلاک
اس سے نہ ہلاک کرے کہ اس کے کھل کر مر جائے کہ اس کو قتل کر دے۔ انہوں نے کہا یہ کیا میز ہے؟
اس نے کہا۔ قرآن پاک ہے۔ اور جس کے لئے کہ بخاری قرآن کریم اور اللہ دے۔ دو سو ہزار
کا۔ سب ہیں۔ اللہ ہے۔ اور چھوڑ کر اس کی نہیں اسکا۔ پھر اس کا کئے چار۔ پھر اس کا
کئے چار۔ پھر اس کا کئے آٹھ۔ اور اس کا کئے اس۔ پھر اس کا کئے چار۔ پھر اس
طرف۔ پھر اس طرف۔ پھر اس کے تھیلے اور اٹھارے ہیں اور اٹھارے ہیں۔ اس نے کہا۔ انہیں اس
دے دے۔ اس نے کہا۔ چھ لاکھ چھوڑ کر آئی۔ اللہ تعالیٰ بخاری
ان دیکھ اللہ اللہ اللہ خلق السموات والارض فی سبہ ہاؤم اسوی علی
العرش

یہ سب کام نہ کر پڑتی تھی اور اس کا کوئی کھلیا ہوا تھا۔ اور اس کا کوئی کھلیا ہوا تھا۔
نہیں۔ پھر اس کا کوئی کھلیا ہوا تھا۔ اور اس کا کوئی کھلیا ہوا تھا۔ اور اس کا کوئی کھلیا ہوا تھا۔

کے حکم کو توڑ دیا

فرزدوق شاعر اور حسن بھرتی

فرزدوق ایک شاعر غمزدہ ہے۔ بیوی کے جنازے میں شریک ہے۔ حسن بھرتی بھی آئے ہوئے ہیں۔ حضرت حسن بھرتی نے کہا: فرزدوق تو گ کیا کہہ رہے ہیں؟ فرزدوق نے کہا: آج یوں کہہ رہے ہیں کہ اس جنازے میں ہمارے شہر کا سب سے بہترین انسان (حسن بھرتی) آیا ہوا اور میری طرف اشارہ کر رہے ہیں اور لوگ یوں کہہ رہے ہیں کہ اس جنازے میں ہمارے شہر کا بدترین انسان بھی آیا ہوا ہے۔۔۔ تو حسن بھرتی نے کہا: تو پھر آج کے دن کے لئے تو نے کیا مسلمان تیار کر رکھا ہے؟ انہوں نے کہا: حسن بھرتی! میرے پاس کچھ بھی نہیں، اتنا ہے کہ اسلام میں بوزھا ہو گیا ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں، میرے پاس اسلام کا بڑا منہ پٹ اور میرے پاس کچھ نہیں، جب انتقال ہوا تو خواب میں ملا ایک آدمی تو اس نے پوچھا: کہ میرے ساتھ کیا سلوک ہوا؟ کہنے لگا: اللہ پاک نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا۔ ارشاد فرمایا: تو نے حسن بھرتی سے کیا بات کہی تھی؟ یا یہ ہے تجھے؟ میں نے کہا: یا اللہ! یاد ہے۔ کہا دہراؤ: میرے سامنے دہراؤ تو میں کہنے لگا: میرے پاس اس دن کے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے کچھ نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں اسلام میں بوزھا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ: میں تجھے اسی پر معاف کیا۔

ڈائجسٹ نہ پڑھیں

حضرت بشیر احمد نگر ایک صحابی ہیں ان کے باپ اللہ تعالیٰ کے راستے میں گئے وہاں شہید ہو گئے۔ ماں پیسے انتقال نہ دیتی تھیں۔۔۔ یہاں تک کہ جب لنگر دہاں تو بننے لگا باپ کے ملنے کے شوق میں بیٹے سے باہر چکر کھڑے ہو گئے کہ باپ کو کچھ کرلوں تو جب ماں لنگر گزارا تو پ نظر نہیں آیا۔۔۔ تو پھر بھاگے ہوئے حضور ﷺ کی طرف گئے آپ آگے آگے جا رہے تھے پیدل ہی تھے آگے جا کر کھڑے ہو گئے یا رسول اللہ! زلفوں وہی یا رسول

اللہ میرے باپ نظر نہیں آ رہے۔ تو آپؐ نے نظریں چرا لیں نظریں چرا لیں
 نہ عرض مئی تو آپؐ ضبط نہ کر سکے اور آنسو بہتے گئے تو معصرت بشر فرماتے ہیں میں آپؐ کی باتوں
 سے اپٹ گیا اور میں نے نہ شرم نہ گریہ کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میری ماں پیسے چلی گئی باپ بھی
 چلا گیا اب میرا دنیا میں کوئی نہیں تو حضور ﷺ نے فوراً فرمایا

اما توضیح ان بیکنوں رسول اللہ ان مکہ وعائشۃ امک

’ایسا تو رنجی کیس کی آئی کے بعد غدقہ لی کا رسول میرا باپ عائشہ میری ماں ہے

تو اہم اپنے پہلوں کی کہانیاں پڑھیں اور انجیل پڑھیں صحابی علی زندگیاں
 پڑھیں انہوں نے کئی طرح اللہ تعالیٰ کا بیٹا مہینہ پڑھا اور لوگ ہم سے کہتے ہیں کیا ان لکھ ہوا ہے کہ
 نبویؐ بھڑکے چمے جاں میں ان سے بہتر ہوں جن لکھا ہے ہاں آپؐ پڑھئے نہیں اور جہاں آپؐ
 پڑھتے ہیں وہاں لکھ نہیں ہینک اخبار میں تو نہیں لکھا ہوگا اور انجیل میں تو نہیں لکھا
 ہوگا یہ تو قرآن پاک میں لکھ ہوگا حدیث پاک میں لکھا ہوگا صحیح بیگ سیرت میں لکھ ہو
 گا کیسے کیسے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لکھے کو پھیلانے کے لئے سر و جھڑکی بازی لگائی اور ان نسلوں
 تک اسلام بچھایا۔

تو آپؐ بھڑکی نہیں بھی اس کے اور اسے کریں کہ آئی کے بعد ’اللہ‘ تیری ماں کر
 بیس کے اور تیرے خیموں پر بیس کے

محبت نبی ﷺ

حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور تم کے کات تھے
 عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ شادی نہ کرنا چاہتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا عرض
 وہاں سے کہو وہاں ادب یعنی خوبصورت بھی تھے مال دار بھی تھے یہ تھا کہ
 کاے بھی تھے اور غریب بھی تھے جب رشتہ کے گھر پہنچے تو باپ نے بیٹی کی محبت میں سوچا کہ میری بیٹی
 اس غریب بد صورت سے کیسے رازدار کرے گی؟ انہوں نے انکار کر دیا۔ بیٹی نے پیچھے سے
 من لیا کہ میرے باپ نے بیٹی کے پیچھے ہونے کو انکار کر دیا ہے۔ ایسا جان! آپؐ کسی کی بات کو ٹھکرارہے

ہیں نئی بات کو ٹھکرا رہے ہیں؟ آپ لوہا نہ ٹہریں، لیکن نفس اس کے کہتے تعالیٰ کا عذاب بھر پور آئے۔ نئی کی بات کو خضراۃِ یاسر ہے۔ آپ رہیں تو ان میں جیسا ہے کلا ہے۔ فقیر سے مجھے تو اس سے۔ نئی کا جیسا ہوا ہے۔ نئی کی بات پر سارے جذبات قبول کئے جاسکتے ہیں۔

یہ ان کے عذر کے جذبات تھے۔ لیکن ان کی اندانی دیا تھی جو اللہ تعالیٰ اور اس نے نئی کی محنت میں بھری ہوئی تھی۔

عروہ بن زبیرؓ کی نماز

عروہ بن زبیرؓ کے چوک میں بھڑا لگا۔ وہ بڑے بڑے گھٹنے تک آ گیا۔ طیب نے کہا: کاش پڑے گا۔ ورنہ سارے دن یہ کاروبار نہ کا۔ طیب نے کہا: تو نئے والی چیز بنی ہے میں کا کتابوں۔ انہوں نے یہ نہیں۔ انہیں لڑا آچر چڑا رہا ہیں دونوں ایک ہیٹ میں نہیں آسکتے۔ کہا: میں نماز پڑھتا ہوں تو کات سے۔ طیب نے جرات کا کام شروع کیا اور زلم کی مہم پٹی کی نیکن کی نماز میں ایک رات کے برابر فرق نہیں آو۔ سلام پھیرنے کے بعد کہہ کات لیا؟ کہہ جی کات لیا۔ فرمایا: مجھے تو خبر ہی نہیں، دلی لڑا۔ اسے لوگو کو اور ہنر کی ہیرا پداؤں تیرا، فراقی میں کبھی نہیں چڑ

نہ رزق سے پیدا کر کے پوری تہمت کی کو بدل دے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی طاقت ور چیز عطا فرمائی ہے کہ جس کی پرواز عرش تک چلی جاتی ہے۔ سچو۔ ہی آدمی آہٹ ہے کہ اللہ اکبر۔ تو اس نے فکے عرش تک۔ وہ اسے کھل جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ موعود ہو جاتے ہیں۔ فرشتوں کے قہر چنے جاتے ہیں۔ ہنر کی کڑا کیاں کھول کر بھٹی جو۔ یہ کی زنی کو دیکھ شروع کر دیتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندو: جب تو تھرا۔ زمین پر رہتا ہے تو تھرا میرے قدموں میں ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ قریب آدمی اللہ تعالیٰ کے اس وقت ہوتا ہے جب کہہ سے ہیں پڑا ہوا ہے۔ عبادات میں سب سے بڑی عبادت نماز ہے۔ دوسرے لکھ ضرور ست کر دے۔ کچھ دیر بھی عبادت نہ کی۔ ہر چیز عبادت نہ کی جیسے آپ نے فرمایا۔ جس

نے دنیا کی کمالی حلال راستے سے اپنی اور پر خرقی کرنے سے لئے پڑا ہوں پر خرق کرنے کے لئے سوائے چپکے لئے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ایسے بے گامہ کاس کو چرو چرو دھریں سات کے پونہ کی طرف پھینکے گا

امت احمد علیہ السلام کی عظمت

ایک بیادنی کہنے کو حضرت مڑے تمہارے ہی کا کوئی درہم نہیں تو آپ نے اس کے منہ پر زور سے چھل بڑا دودھ ہوا آپ کے پاس آیا چو چھایا ہوا کیا مجھے مڑنے دے رہے ہیں حضرت مڑتے چھل تو تے نہیں دے رہے؟ کہنے لگا اس نے آپ کی شان میں شریفی ہے کہ اسے مڑا اسے راضی نہ ہو۔ یہودی تو سن۔ ابراہیم خلیل سوی کلیم میسیح میں اللہ کا حبیب ہوں آخر سے نہیں جتا پھر آپ ایک ام اپنی امت سے بنے اپنی امت پر آئے میرا کیا پوچھتا ہے میری سنت کا پوچھ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دو کاموں میں تیری امت کا نام دیا ہے اللہ کا نام سہرا ہے سرای امت کا نام مسلمان ہے اللہ کا نام موسیٰ ہے میری امت کا نام موسیٰ ہے تم پیسے آئے ہر جہ میں آئے جنت میں قرآن پہلے پا میں گئے آپ نے فرمایا میں جنت کی اونچی پر سوار ہوں گا اور میری اونچی کی ٹیکس ڈال جنتی کے پاس ہوگی اور میرے ساتھ ساتھ سب سے پہلے جنت میں جائے گا۔ پھر آپ نے ابوبکر کو دیکھا میں ایک آدمی کو پانتا ہوں اس کے منہ میں ایک تو لگی جانتا ہوں جنت میں آئے گا تو انھوں نے دروازہ کھل دیا میں گھر فرشتے کہیں گے سربراہ سربراہ ہر امت میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی شان والا کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ ان کے

پھر آجئے فرمایا اللہ تعالیٰ دوں کو پھارے مڑنے کا ابوبکر کو چار غلام کرائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں نے جنت میں محسوس دیکھی جس کی امت و اوقات کی ہے میں نے سمجھا یہاں ہے۔ میں اس میں ہائے گا تو وہاں سے کہنا یہ تو عزت و اظہار کامل ہے رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا تیرے بعد یہاں سے اللہ تعالیٰ تمہاری دنیا میں دو دہا

جا کر دیکھو یقیناً حضرت عزرنے رونے لگے کہا: میں آپؐ پہ قصہ کھاناں بگیا رسول اللہ! پھر آپؐ نے حضرت حان کو دیکھا عثمان اے عثمان! دشت میں ہرنی کا ایک سانچا ہے میرا سانچا تو ہے اے حان پھر آپؐ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر فرمایا اے علی! تو راضی ہو جنت میں میرا گھر میرے گھر کے سامنے ہو گا تو فاطمہ کے ساتھ اس گھر میں میرے سامنے رہے گا حضرت علیؓ رونے لگے۔ میں راضی ہوں یا رسول اللہ! پھر آپؐ نے طلحہ اور زبیر کو کہا اے طلحہ! اے زبیر! دشت میں ہرنی کے دو گار در بان جیسے بادشاہوں کے دائیں بائیں کھڑے ہوتے ہیں۔ کہا ایسے میرے دائیں بائیں طلحہ اور زبیر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عزت بخشی۔ لوگوں کو جنت کا شوق اور جنت کو حضرت سلمانؓ کا شوق حضرت علیؓ کا شوق

ایک حد تک پاک میں آتا ہے جنت کو تعداد کا شوق ہے علی و سلمان کا شوق ہے یہ کہاں سے عزت آئی۔ ختم نبوت کا کام ہوا ہے۔ لہٰذا خدایا کی وجہ سے نمازیں تو پہلی دسویں کی زیادہ۔ . . روزے ان کے زیادہ۔ . . حج ان کے زیادہ۔ . . زکوٰۃ ان کی زیادہ۔ . . درجہ ہمارا زیادہ موسیٰ علیہ السلام نے عرش کی اے اللہ! میری امت سے ابھی بھی کوئی امت ہے جس پر بادلوں کے سامنے ہوئے۔ من و سلویٰ اترا اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپؐ کو پتہ نہیں ہے کہ اے موسیٰ! ساری امتوں پر امت احمدؐ کو وہ عزت حاصل ہے جو مجھے تمام حقوقت پر حاصل ہے

مثالی عدل اور انصاف

حضرت علیؓ نے ایک یہودی کو دیکھا وہ زرد بچہ رہتا تھا آپؐ نے فرمایا یہ زرد میری ہے۔ امیر المومنین! اس نے کہا یہ میری ہے۔ آپؐ نے کہا یہ میری ہے۔ کہا آپؐ کے پاس کوئی گواہ ہو تو مقدمہ عدالت میں قاضی کے پاس لے کر جا رہے ہیں۔ امیر المومنین! یہ زرد میری ہے۔ یہودی کہتا ہے میری ہے۔ قاضی نے کہا کوئی گواہ ہے؟ کہا ہے وہ میں صحت اور قبر حسنؓ بیٹھے اور قبر عاتقؓ متواتر انہوں نے نہایت قبر کی گواہی تو قیوں ہے حسنؓ کی قبول نہیں۔

اور ان کو کھانسی سے روک دیا۔ آپ نے حق میں جینے کی بات کی اور بتایا کہ میں نے اپنے
میں منظور کرنا۔ منجھتے کے ذات نے انہوں نے مردوں میں قاتل کی کہ وہ لوگوں کی جگہ آپ کے پاس
ہے۔ حضور کریم ﷺ نے فرمایا کہ آپ نے حق میں قبول نہیں کیا۔ آپ کے خلاف قبول
ہے۔ اس نے اس کی بیانیہ قیادت نہیں کی۔ اس نے قبول نہیں کیا۔ جب تک اس کی سے تو کام نہیں چل
نہا۔ کہ اس پر بھرتی ہے۔ یہ ضروری ہے تو میں قیادت نہیں کرتا۔ یہ تعلیم اسلام کے معنیوں کی
نہیں ہو سکتی۔ امیر المومنین کے خلاف اس کا کوئی فیصلہ نہ ہے۔ یہ وہی ہے یہ بدل دیکھا تو
اچانک پڑا اور حضرت علیؑ نے ان رات کا نام بڑا اور شہید ہو۔

فریادی اونٹ دربار رسالت میں

قیامت آئے گا۔ اور آپ کے قدموں میں سرنگہ کر دے گا۔ آپ سے فرمایا
کہ تمہیں خبر ہوئی کہ یہ انت کیا کرے گا۔ آپ نے اپنے نہیں کیا کہ وہ بتایا کہ یہ کہہ رہا ہے
رسول اللہ ﷺ میں ہوں غلہ تو مجھ سے کام نہ ہو میرا۔ وہ کہنے لگا۔ آپ میں ہوں غلہ تو مجھ سے
مجھے اتنا نہ چاہئے۔ یہ اس نے بتائی کہ یہ بتائی ہے۔ آپ نے اس کے ہاتھ سے کہہ دیا
یہ انت تیری شکایت کر رہا ہے۔ یہ بتایا کہ یہ بتایا ہے تو عرض کیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ جو
فرمایا نہیں میں چاہوں۔ کہ ان کو پھوڑا۔ سمجھائی کے پھوڑا۔

قرآن نور میں آپ کی راست سے مصداق و بشارت ہو گئے۔ یہاں ہو گئے اور آپ
زبانِ جانور۔ یہ بات بات آپ کی نبوت کو پہنچانے میں۔ محسوس کرتے
میں

سنت نبویؐ کی محنت..... تبلیغ

اس نبیؐ کے مرتبوں کی محنت ہے اور اس نبیؐ کے سانچوں میں دھوم دھماکا کرنے سے جسے نہیں
تھے۔ یہ اس میں پہلے محنت چھانوتی ہے۔ پھر اس محنت پیدا ہوئی ہے۔ یہ نبیؐ
منجھتے ہے۔ اس کا آخری پہلو اس میں پیدا ہو گیا۔ یہ اس محنت میں ملتا ہے۔ یہ نبیؐ کی محنت

نے انیس وراثت میں بھی دیا۔ ہمیں اللہ نے سونے کی شکل میں عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں وراثت میں انساب و ملاقرہ کی۔ ہم نے انسانی و کتاب نے وراثت میں اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کے دین نے وراثت میں اور اپنے نبی ﷺ کے عجب ہیں۔ دیکھو تو سبھی کو ہمارا وراثت جوں سے جڑ رہا ہے؟ ہمیں کس کی نبوت مل رہی ہے؟ غرور و عرش افروش نبوتات، عبادات، معاملات ملتے ہیں کہ یہ اللہ کا رسول ﷺ ہے۔ صرف ہم نہیں جانتے، وہ کافی نہیں سمجھتے ہیں کہ یہ تعجب پہنچ چکی ہے کہ کون ہے اور تبلیغ اُن کے پھیلانے کی کشت ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے بالوں کی برکت

آپ ﷺ نے محمد بن عبد اللہ بن عبد الوہاب، ان کو جو ان کے سامنے ایسے بیٹھ گئے، اس طرح اور انہی کو رسول ﷺ نے اپنے سر پر آگے کر دیا ہے۔ بال کون سے کیے اور اسرار میرے ہاتھ میں ہے۔ وہ کہنے لگے کہ میں میرے اللہ اور میرے رسول ﷺ کا انسان ہے، یہ رسول ﷺ اس میں میری کوئی مثال نہیں ہے۔ تو اس سے آپ ﷺ نے بال منڈوائے۔ سامنے اڑھلوا کر بڑے حق سارے ان کو دیا کہ دینے والے، اڑھلوا کر دیا، اور اللہ تعالیٰ نے وہ لہنے والے، ان سے بیٹھنے والے کوں بھگنے والے اور پھر وہ بال انہوں نے اپنی ٹوپی میں رکھ لئے تھے۔ جب بھی یہی ٹوپی ان میں شرمات کرتے ہیں تو یہ سر پر لکھتے۔ پھر وہ پر لہے کا خود رکھتے۔ پھر منڈو کیا کرتے تھے۔ اور اللہ فرماتے ہیں کہ بلائے سے بڑے لشکروں سے منڈو کرنا ہے۔ اور ان کو اپنے کامزادوں کی طرح کاٹ کر رکھ دیا اور اس میں برکت اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کے بالوں کی تھی۔

ہر چیز اللہ تعالیٰ کی محتاج

اللہ تعالیٰ ایک ذمہ دار بنا کر ہے۔ میرے بندو! اللہ سب بڑھ ہے وہ کسی جیب کا تاج نہیں۔ ہر کچھ آگ ہے اور جوں ہی ابراہیم علیہ السلام پر پہنچ چکے ہیں۔ ہانی کا قریش

ہے اور جبرائیل علیہ السلام ہیں کہ یہ کیا ہو گیا؟ یہ تو ابھی گئے اور چلے پانی کا فرشتہ ہے تاب ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نہیں کہ میری مدد کریں تو میں پانی بردھائوں تو مجھا دوں جبرائیل علیہ السلام ہے تاب ہیں کہ یہ کہیں کہ میری مدد کرو اور میں فوراً ان کو اپنی آغوش میں لے کر اوپر اٹھ دوں آگے لے چوں دائیں یا بائیں کروں لیکن وہ ایمان کی اس سطح پر تھے کہ انہیں جبرائیل علیہ السلام بھی ایک مخلوق نظر آ رہا تھا کہ اس سے کچھ بھی نہیں ہوتا کرنے والا صرف ایک اللہ ہی تو نہیں یہیں کہا کہ جبرائیل علیہ السلام میری مدد کرو کہا

حسبی اللہ و نعم الوکیل

”میرا اللہ مجھے کافی ہے“

اللہ تعالیٰ نے اسباب کی دنیا میں انقلاب پیدا کیا اور یہ قصہ قرآن پاک میں بتا کر رہے ہیں کہ جن کو چھوڑ کر پیسے کی غلامی سے نکل مال کی غلامی سے نکل س نے چاندی کی غلامی سے نکل اللہ تعالیٰ کا غلام بن دو تو حید لے کر کہ جب تو غمراہ میں آئے تو صرف میں بن میں ہو اور کوئی نہ ہو اگر نماز میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ہے تو حید میں کچھ لے مل چکے ہیں ایک کچرا آتا ہے گاڑی کھڑی ہو جاتی ہے ایک کچرا آتا ہے اور سونہر سا ٹیکل کھڑا ہو جاتا ہے ایک کچرا آتا ہے اور انجن بند ہو جاتا ہے یہاں کچرے نہیں آتے یہاں چھوڑے پڑے ہیں

حضرت خلیل آتش نمرود میں

آپ اندازہ فرمائیں نمرود پڑھنے والوں کو نماز میں اللہ یا انہیں تو ان کو دکاں میں کیسے یاد دگا جو نماز پڑھتا ہی نہیں اس کو اللہ تعالیٰ کیسے یاد آئے گا تو آگے حسبی اللہ و نعم الوکیل واللہ! تو ہی تو ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنا نہیں نظام چلایا ایک دھکا دے دیتے تو ابراہیم علیہ السلام آگ کے اوپر جا مارتے یا اللہ ایک جھکا دے دیتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے پہلے گر جاتے یہ حال آگ کے اوپر لاروہاں سے نیچے گرایا لیکن ساتھ ہی اور شاد فرمایا

یا ماکو کوی بردا و سلعا

ٹھنڈی ہو جا سوتلی کے ساتھ حبیب کہا سرورِ دا تو ایسی ٹھنڈی ہوئی
 کراڑا اچھلے السلام کا پتہ ہے جب کہا سلاما قنواک ہے میں جہوں پھیل دی جیسے ماں
 اپنے بچے کے لئے جھولی چھلاتی ہے اریوں انا کہ انکار میں پر غم دیا اور اہل حقانی نے ایک دم
 آپ کو شغاف کر دیا۔ سب نے دیکھا کہ یہ تو ہوا کہ یہ اسلام پیٹنے ہیں عرب سے آئے
 پھیکا تھا کپڑے پہنے ہوئے ہیں ایک موسمِ نزاد کے دن سے بھی بڑا:

نعم العرب و بک یا ابرہہ

اے ابرہہ! حیرتِ عرب کے کیا کہنے بلائی، براہِ راست ہے حیرتِ ایمان
 تو نہیں دیا مگر براہِ راست ہے حیرتِ ایمان

عبداللہ محبت میں کامل

تو دعویٰ محبت عبداللہ ان زید کا اپنے کھیت میں کا کر رہے ہیں ایک دن
 ان کے بیٹے بھاگے ہوئے آئے اہلِ امت کے رسول ﷺ انکارِ مسرت ہیں وہ تو جو
 انہوں نے کسی پکاری ہوئی قمیج پہن رکھی کہ اللہ تعالیٰ نے تو آنکھیں دی تھیں کہ تیرے صیبِ رحمت کا
 دیدار کروں اب تم نے اسے اٹھا لیا تو مجھے بھی اندھا کر دیا میں کسی اور کو نہیں دیکھنا
 چاہتا وہیں اندھے ہو گئے اور کہا میں اب کسی اور کو نہیں دیکھنا چاہتا

قصص کا ہی عصرہ

مسلمانوں کی ہر صدی کا ہی عصرہ ہے ابوجہد بن حنیف نے تو پادریوں نے کہہ
 کہ ان سے تم کو نہیں ان سے لڑنا فضول ہے یہ آخری نبی ﷺ کے وقت
 ہیں ان سے لڑنا نہیں جا سکتی تو لو جہادوں نے نہ جوفنی تھی انہوں نے کہا
 نہیں نہیں مجھے ایران کے بادشاہ کے لئے روئے یہ عرب ہمارے ساتھ یا ہیں؟ تو
 حضرت عیدہ کو کا صبرہ کرنا پڑا: تو آپ نے فرمایا دیکھو میں جب عجیبوں تو قبر و مہر کر لین اور

پہلے حضرت غاظرؑ کو جسے میرا آپ اپنی باتیں یاد پڑتے تھے ایسی محبت تھی اور فرمایا غاظرؑ میرے جگر کا ٹکڑا ہے میرے دل کا ٹکڑا ہے جس نے اسے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی جس نے اسے راضی کیا اس نے مجھے راضی کیا

اور ان سے سب سے پہلے غوث غفریؒ کی کہ آپ جب قریب اوقات تھے تو حضرت غاظرؑ بھی ردی ہیں اے میرے باپ کا درد اے میرے باپ کا غم آپ نے فرمایا کہ میرے قریب کان کرو تو ایسے کان میں کچھ کہا تو دور سے نہیں پھر دوبارہ کان میں کچھ کہا تو وہ ہنسنے لگیں تو جب آپ کے پاس سے اٹھ کر گئیں تو حضرت عائشہؓ نے پوچھا یہ ہوا؟ کہ نہیں بتاؤں گی ابھی نہیں بتاؤں گی تو جب آپ کا انتقال ہو گیا تو میرا پوچھا کہ اب بتاؤ کیا کہ جب پریشان تھیں تو میرے ہاتھ پر سے کان میں کہتی پریشان نہ ہو میرے ہاتھ کا اقت آپ کا ہے تو مجھے ایک دہرہ آگیا میرے کان میں کیا مینی روئیں سب سے پہلے تو ہی آکر مجھے ملے تو چوبیسینے کے بعد خود بھی باپ کے پاس پہنچی مئی چوبیس سال کی عمر میں خال ہو گیا میں جوانی میں

سیدہ کو پانچ دعائیں

تو جس جہنمی سے ایسی محبت ہو اور وہ بھوک کی شکایت لے کر آئے میری فرمائیں کہ بول پانچ نکریاں جو کہ پانچ دعائیں دوں؟ یہ کیا ہے؟ یہ ترتیب ہے میں بتایا جا رہا ہے کہ ترتیب ہے

حضرت غاظرؑ ہاری طرح کہیں گے یا رسول اللہؐ ہاری شریعت اور مدارے مطابق ہوائی کی شریعت ہے کہ نکری بھی دے دو اور دعا بھی دے دو۔ آپ ﷺ کا کیا جاسا ہے لیکن وہ مزاج نبوت کچھ نہیں کہ میرا ہاتھ سے قربانی چاہتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ! پہلے بھی میں ردی ہے بعد میں بھی بن جائے گی۔ آپ مجھے پانچ دعائیں سکھا دیں میں پانچ نکریاں نہیں لیتی آپ نے کیا دیا؟ اور انا ہر

یا اول الاخرین

ما آخر الاخرین

یا ذی القوة المتین

یا ارحم الراحمین

یا ارحم الراحمین

جہاں یوں سے بھی بھتر ہے۔ اب وہاں آئیں تو حضرت علیؓ بھی انتظار میں تھے کہ کچھ
ان کے لئے کہے تو کھائیں گے دیکھا تو خالی ہاتھ۔ کہنے لگے بھولائی نہیں۔ فرمایا

ذهبت للدنيا وجئت بالاحرة

میں دنیا لینے گئی تھی نیکوں آخرت لے کر آگئی حضرت علیؓ نے فرمایا۔

خير اياكم هذا

تجھے مبارک ہو تاج کا دینا میری زندگی کا سب سے کامیاب دن ہے۔ ہر
حضرت علیؓ کو آزارش میں ڈال دیا۔ ایک اور موقع۔

حضرت علیؓ کو دعاسکھائی

آپؐ کو پتہ ہے میرے بھائی! میرے بچوں کے باپ ہیں حسنین کے
واند ہیں حسنین کون ہیں؟ جن کو آپؐ کہتے تھے میری آنکھوں کی خندک
حسینؑ ایسے شہزادے کہ جن کی بھوک حضور ﷺ کو آتی ہو اور انہیں کے گھر میں ایسا آرائش
میں ڈال دیں کہ غنی بول پاچے جزرہ گریاں دوں کہ پاچے! وہ نہیں دوں؟ اور تو بڑی بھریا
تھیں صبا آرائش اور بڑھائی پاچے بڑا نکریاں دوں پاچا چاہا میں دوں؟
رو بھی ہمارے طریقہ سب سے دین ہوئے تو کہتے کہ یا رسول اللہ ﷺ! دین و دنیا سب ساتھ ہیں دونوں
بقیہ دین میں آپؐ کا بھائی بھی ہوں آپؐ کا دل ابھی ہوں آپؐ کے اہل
بیت میں سے ہوں یہ آپؐ کیا کہہ رہے ہیں؟ دین دنیا ساتھ ساتھ اور آپؐ کو پتہ نہیں
ہے۔ فاطمہؑ کا کیا حال ہے؟ حسنینؑ کا کیا حال ہے؟ چلا آپؐ سوروں گریاں

دے دو اور کچھ دعائیں دے دو ہاں گھر پورا ہو جائے گا . . . دو بھی مزارِ نبوت
کچھ

میرے بھائی!

میں یہ واقعات ذکر ایک چیز واضح کرنا چاہتا ہوں کہ تربیت کچھ بغیر نہیں ہوتی
اسلام اعلان کرنے کی چیز نہیں.. اسلام نافذ کرنے کی چیز نہیں اسلام دلوں سے اٹھانے کی
چیز نہیں دل اسلام کے لئے نہیں اٹھنا کوئی اٹھا نہیں سکتا

آپؐ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! بے شک پانچ ہزار بکریاں جو کی دولت ہیں
لیکن آپؐ مجھے صرف پانچ دے دیں مجھے اور کچھ نہیں چاہئے تو بیٹا بھی پاس ہو
گئی (اما بھی پاس ہو گیا آپؐ نے فرمایا اچھا دعا کیا ہے۔)

اللھم اغفر لی ذنبی وطیب لی کسی وسیع لی حلفی وقنعی بعد از قننی ولا
تذهب قلبی شیء صرفہ عنی

جو مجھے دینیں اس کا خیال بھی دل سے نکال دے یہ پانچ دعائیں ہیں ہر روزانہ
ایک دفعہ پڑھ لے تو گویا پانچ ہزار بکریوں کی دولت سے زیادہ دولت مند بن گیا اور پانچ دفعہ
پڑھ لے تو پچیس ہزار بکری اور دس دفعہ پڑھ لے تو پچاس ہزار بکری اسی طرح لگاتے جاؤ
لگاتے چوہ فرمایا جاسوج کر تجھے یہ دعا دے دی۔

اے اللہ میرا من و مواف کر دے اللھم غفر لی ذنبی وطیب لی
کسی میرا رزق طلال کر دے وسیع لی حلفی میرے اخلاق بلند اور وسیع
کرت وقنعی بعد از قننی جو مجھے رزق دیا ہے اسی پر قناعت کرنے والا بناد
ولا تذهب قلبی شیء صدقہ عنی... جو مجھے دیا نہیں اس کا خیال بھی میرے دل سے نکال دے،

ابوایوب انصاریؓ کا شوق

ترکی کے دورانے پر حضرت ابوایوب انصاریؓ کی قبر تھی جب ان کا انتقال ہونے
لگا تو انہوں نے امیر کو بلوایا کہا دیکھو جہاں تک لے جا سکو لے جانا اور میں مر جاؤں تو مجھے وہیں

رفیق نہ کرے بلکہ جہاں تک ممکن کی طرف ہوا دیکھتے ہو۔ مجھے نے نہ چاہا تمہارے حسب
قدیم رک جائیں۔ اس میں میری قہر عادی مراد بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں چاہا اور زندہ
بھی اللہ کے راستے میں تو استیصال میں کو قلعہ طبر کہتے ہیں شہر کا نام ہے قلعہ طبر
در استیصال۔ قلعہ طبر پہلا بادشاہ جو سیاحی ہوا اس نے یہ شہر بنایا اس نے
اس کو قلعہ طبر کہتے ہیں پھر وہ مکمل نہیں کر سکا۔ مرثیہ تو اس کے بیٹے نے اس کو مکمل
کیا۔ بیٹے کا نام استیصال تھا اس نے اس کو استیصال بھی کہتے ہیں اور قلعہ طبر بھی
کہتے ہیں

قسط طینیہ ہر جہاد کرنے والوں کے لئے خوشخبری

آپ ﷺ نے فرمایا تھا میری امت کے دو افراد جو قلعہ طبر پر حملہ کریں
میں ان سب کی بخشش ہوگی۔ اور فرمایا کہ سب سے بہترین قاتل میری امت کا وہ ہوگا
جو استیصال کو فتح کرے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے سلطان محمد قانع کے ہاتھ سے فتح
کر دیا۔ ترکی بادشاہ تو جب اس نے فتح کیا تو تقریباً کوئی چھ سو سال سے اس کو
نہ فتح کر سکے تھے۔ اب ایوب اللہ دینی کو وہاں انتقال ہوئے تو ان کی قبر کا کوئی ٹکڑا ہی نہیں نظر آ رہا
تھا چاروں طرف دیکھا کہیں پتہ نہیں چلا۔ تو وہاں ایک بہت بڑے اللہ تعالیٰ کے ولی
تھے لقمہ میں بڑے صاحبِ لبست۔ دن سے محمد قانع نے کہا کہ آپ کوئی ہماری رہنمائی
فرمائیں۔ تو انہوں نے تجھے کی دھڑ پر بیٹھ کر مراد فرمائی۔ اس کے بعد وہاں ارشاد فرمایا کہ
یہاں کھدائی کرو وہاں کھدائی کی تو کوئی تین چار ہاتھ نیچے جب زمین کھودی تو قبر نکل
آئی۔ پوری مغلطہ تو انہوں نے کہا کہ یہ کیسے پتہ چلا کہ یہ دسی قبر ہے تو فرمایا کہ چاروں طرف
ظلمت تھا ظلمت ہے اور فرمایا کہ یہ وہ جگہ ہے کہ یہاں سے نور انصاف اور آسمان تک جا رہا ہے
چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ چاروں طرف کفار ہی کفار تھے کہ یہاں سے
ایک نور انصاف ہے اور آسمان کی طرف کو چلا جا رہا ہے۔

حسن انتخاب کی وجہ

جان کے وہاں میں ایسے تھے کہ ان سے قتل کا شعور ہوا، ایک طاقتور تھی
 ساجو جس سے کبھی ایچیزا سے تیری ذی سیرانی سے کا ایسے تھے۔
 ایک مینا تھا ایک مینا تھا ایک بھائی تھا تو تھے تھے

انروج موجود والو ولد مولود والاغ مفقود اس اخی

خارج سے تھے کہ خاتمہ اور مکی مل جاتا ہے
 تھے مان پاپ مر گئے بھائی بہہ کوئی نہیں ملے گا میرا بھائی چھوڑ دے
 سب قتل کر دے تو جان لے کر کہ میں تیرے حسن انتخاب پانچوں پہچان دے
 بھائی بھائی سے لڑے پیسے جان بھاد پھینکیں چند نکول پر
 بیٹوں سے لڑیں زبیر پر کیزوں پر رشتوں پر کچھ عھود تم اپنا دیوالی

ایک اہم بات

عمل کرنا دعوت دینا پورا مسلمان عمل کرنا دعوت نہ دینا
 مسلمان دعوت دینا عمل نہ کرنا اور مسلمان دعوت نہ دینا عمل
 بھی کرے پھر بھی صحیح نہیں اگر تو عمل نہیں تو پاپ بنے کو گناہ نہ کرے پاپ اگر بنے تو
 کہہ دے کہ مینا چاہے میں تو نہیں پناہ ملے وہ کہے گا کہ پاپ بن گیا ہے نہیں پناہ ملے
 مجھے نصیحتیں کرتے ہو پیسے خودیہ مر پھر مجھے کہنا کہ ٹال دیتی ہے مینا شراب نہ پیا
 مجھے دعوت پر دیکھی ہے تو نہ بیا کر آئے وہ کہتا ہے تو پتا ہے مجھے توں سے کہیہ جو
 ہو گیا

ثم يقولون مالا نفعلون

کہا کیا مطلب ہے یہاں کہتے ہیں جو کرے نہیں

کسر مفدا عبد اللہ ان تھو لو مالا نفعلون

بہت بلا میں مبتلا رہا کرتے ہو جو حرکتیں نہیں ہو۔ اس آیت سے دھوکہ کھایا ایک مجمع
نے وہ یہ سمجھا کہ اگر عمل نہیں تو تعقیب بھی کوئی نہیں۔ چنانچہ پہلے اس آیت کا ترجمہ
منہ لا یفعلون کیوں کہتے ہو؟ مگر وہ لا یفعلون جو کرتے
نہیں مگر مفعول سے دیکھتے ہیں۔ لا یفعلون۔ تم کو مفعول لا یفعلون جو کرتے
نہیں۔ کہہ دیجئے قرآن پاک کہہ رہے ہیں۔

اب آپ میری بات سنیں اور خود اپنی عقل سے سوال کریں بے شر نہ باپ
بٹے ذمہ سے کہ میں غازی زہد یہ کچھ دیکھ رہا ہے؟ نہیں۔ جہاں باپ بیٹے کو کہتا ہے وہ اعظم
میں کرو۔ یہ کچھ دیکھ رہا ہو سکتا ہے؟ نہیں۔ شرابی اپنے دوست کو کہتا ہے اللہ کے واسطے!
تراب نہ چلا۔ کئی پھر دہرا سکتا ہے؟ نہیں۔ تو قرآن پاک کہتا ہے کہ کچھ دیکھ رہا ہے کچھ
مفتا۔ آپ دو زبانوں میں یہ خط ہے۔ قرآن پاک تو خط بھی نہیں سکتا۔ ہم کہتے
میں غلطی کر رہے ہیں۔ انماں آیت کا مطلب غصہ کھڑے ہیں۔ کیوں کہتے ہو جو کرتے
نہیں ہو؟ ہم کو دیکھیں جانتے رہتے سے دھوکہ کھا گئے

ہر زبان کا لفظ ہی دور دور ہے۔ باغی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔ اب جو
ترکی زبان یہ سنے گا۔ حرب سے گا تو کہنے کا کہ باغی ہے کہاں؟ یہاں تو بھائی جو تیروں میں وال
ہاں۔ یہی ہے۔ کہہ دیجئے کہ کہاں ہو تیروں میں وال ہاں رہی ہے؟ کہتے تو وہ پڑے ہیں۔
یہ تو زبان میں بت رہی ہے۔ کہیں وہ کھارہ نہیں سمجھ۔ یہ تو بھائی ہندو ہاں بت ہو رہی
ہے۔ ہندو ہے کہاں جرات نہ رہا ہے؟ اب کیوں کہتے ہیں آپ اعلیٰ زبان نہیں ہیں۔
حرب میں نہیں سمجھ گیا۔ صرف ترجمہ چاہتا ہوا اعلیٰ زبان نہیں ہے۔ کیونکہ ہم عربی نہیں
جانتے۔ میں تو عرب کے طلباء سے کہتا ہوں کہ ان کی عربی کا حق اس پٹھان کی اردو والا
ہے۔

براعت کھانا ہو گیا۔ اس پر جاتی ہے۔ یہ تو عرب کے طلبہ کا حال
ہے۔ میں آپ کے سامنے یہ روئے گا۔ قصہ پٹھان کا ہے۔ کوئی پٹھان ہو تو بارہا نہیں

لطیفہ

ایک پٹھان سر پہ بونیاں مرزا مظہر جان جانا کا
ایک دن وہ بیٹھ تھا حضرت نے فرمایا کہ خان صاحب صراحی الہ پانی
الہ تو وہ خان صاحب جب اٹھے تو حضرت کو نہیں بولا کہ تمیں یہ صراحی تو نہ دے
دلی کی زبان میں صراحی کے پیتے سے کو پیتے کہتے تھے تو ان کو خیال آیا کہ اس کو اوپر سے اٹھا
چائے پیچھے سے سہارا دینا چاہئے تو انہوں نے پیچھے سے کہا کہ خان صاحب پین پکڑ کر
اٹھا کر پین پکڑ کر اٹھا کر خان صاحب نے ایک ہاتھ سے پین کو پکڑا ایک ہاتھ
سے صراحی کو

تو ہمارا عربی کے معاملے میں یہی حال ہے یہ تو ہر دے کے طلبہ کو کہہ رہا
ہوں آپ کو تو ایسے ہی نہیں پتہ بخارہ نہیہ سراج کل سخی کو بول دیتا ہے۔
سنو کر بات ہے؟ کیا بات ہے؟ یہ ایک ہی خطا ہے مطلب تو تمیں میں کیا بات
ہے؟ سوال کیا بات ہے؟ جواب کیا بات ہے؟ زانی کر کوئی یہاں عرب
بیٹھا ہو تو وہ کہے گا کہ ایک ہی بات کی لیکن آپ کو پتہ نہیں کہ تمیں باتیں ہوئیں ہیں لیجے
سے مطلب جانا میں بیٹھا ہوں پانی دینے سے کئے میری آن دیوی مشقی ہے
مجھے بار بار پانی چنا پڑتا ہے میں بیٹھ جی کو نظرت آتا کھڑ ہو پتہ کیسے لوگوں کو مسائل
کا پتہ نہیں

دو حدیثوں میں جوڑ کے لئے

حضرت علیؑ نے یوں دلی بنا کھڑے ہو کر یہ فرمایا ان عرب میں نے مضار
کھینچ کر رکھا پانی پیتے ہوئے
میرے حدیث میں آتا ہے کہ کھڑے ہو کر پانی نہی کرنا وہ پین پیٹ وہ تو کیا
مطلب؟ دونوں حدیثیں صحیح ہیں جوڑ کیسے کیسے؟ یہ لینی مورد قائل ہو تو

جہاں بیٹھے میں مشقت ہو تو کھڑے ہو کر پناہ ملت ہے۔ جہاں بیٹھے میں تکلف کوئی نہ ہو پھر اس کو چاہئے کہ پانی کو باہر پھینک دے۔ پھر یہ دیکھ کر پناہ ملت ہے لیکن میں نے اس لئے کس پناہ کو لوگوں کو مسئلے کا تو یہ نہیں سمجھ پڑتی وہ نہیں کے سنت کی تبلیغ کر رہا ہے۔ وہ خود آغز ایوکر پانی پل رہا ہے

تین انداز

تواب میں نے پانی مانگا تو انہوں نے مجھے کس چیز میں دیا ہے گا اس میں یہی پانی وہاں مسجد کے صلیب کے دروازے میں کھڑے ہو کر کہتا ہوں بھائی ماسٹر! پانی دے تو اب یہ کیا کرے گا؟ لوٹنے میں لائے گا اب گا اس میں لائے گا۔ نہیں کس میں! (اے)؟ لوٹنے میں پھر اسی شخص کو جس غسل خانے کے دروازے پر کھڑا ہو کر کہتا ہوں بھائی ماسٹر! پانی لانا تو اب یہ کیا کرے گا؟ بانی میں لائے گا۔ لوٹنے میں نہیں لائے گا۔ دروازہ پانی لادو۔ دو گلاسوں کا دونا۔ دریا پانی پیسے گا اس میں تو پھر نہ ملے میں آیا۔ پھر بانٹی میں آیا۔ یہ کس جگہ ہے؟ جگہ کے بدلے

علوم ہوا جگہ کے بدلے سے لفظ کی بھی درست دل چلتی ہے۔ لہجے سے بدلے سے لفظ کی دلانت بدل جاتی ہے؟ کیا بات ہے؟ کیا بات ہے؟ تیر بات ہے۔ لہجے سے بدلے سے لفظ کا معنی بدل گیا۔ جگہ کے بدلے سے لفظ کا معنی بدل گیا۔ ہماری جہتی ہے کہ ہم قرآن پاک کا لہجہ نہیں سمجھتے۔ ترجمے سے کیا پتہ چلتا ہے۔ خود اہمیت اندازہ ہو رہا ہے۔ خالق کا تو نہیں پتہ پتا۔ اب غور سے ترجمہ سنا

لے مفعولوں کیوں کہتے ہو؟ صلا لا تفعلون۔ یوں کہتے نہیں ہو جو تم نے نہیں کیا اس کا دعویٰ کیوں کر رہے ہو کہ میں نے کیا ہے۔" بڑی غرور بھی نہیں اور کہتے ہیں ہماری امت خیر میں گزارا۔ لے مفعولوں کیوں کیا ہے؟ کیوں کہ رہے ہو؟ جو تم نے کیا نہیں وہ کیوں کہ رہے ہو کہ میں نے کیا ہے۔ کس مفسر کا یہ کہہ رہا کہ ان لفظوں کا خود بات لوگوں سے کہو جو تم نے کیا نہیں ہے لیکن سچے پھر اگر میں

نے کی ہے میں نے کی ہے کچھ میں آیا؟ یہ ہے کیرا گناہ کیوں بھوت
بول؟

یہ نہیں کسی کو نیک کی بات نہ کرو خود تو بے کردہ بات نہ کرو —
تقولون کیوں کیرا نہ ہے عا دو لا تفعلون جو کرتے نہیں
ہو کیوں نہ ہے ہوا! یہ نہیں اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے کہ کیوں نصرت کر رہے ہو؟ کیوں
دعوت دے رہے ہو؟ کیوں بکھار رہے ہو؟ کیوں نہ رہے جو جو تم کرتے نہیں؟
وہ ایک پیر نہیں ہے نبی ہے کہ میں تو ساری ذرۂ کونیاں ہیں یہ ہے فریب
اور بھوت جو کہ کیرا گناہ مٹا ہے

حضرت سلیمان علیہ السلام کا فیصلہ

سلیمان علیہ السلام کے پاس ایک بچے کا بھڑا آگیا وہ بچہ کھیل رہے تھے ایک
جھیل میں گر کر مر گیا ایک بیٹا ہے ایک بھتی ہے میرا ہے دوسری کتھنات کہ میرا
ہے گواہ کسی کے پاس کوئی نہیں سلیمان علیہ السلام کے پاس لے کر آئیں
دونوں کہیں کہ میرا ہے سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تو فیصلہ ہو نہیں سکتا تو فرمایا کہ
اس طرف کرتے ہیں کہ چھری ڈالو اور دنگلے کر کے آدھا ایک گودے دو آدھا ایک گودے دو تو جو
اصل ماں تھی وہ کہنے لگی کہ اس گودے دو اس گودے دو وہ گڑھے نہ کرو
سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اس گودے دو اس کا بیٹا ہے اس لئے جیج پڑی کہ وہنا
تھا یہ کتھناتیں دیکھ سکتی تھی جس کا نہیں تھا وہ چپ رہی جس کا تھا وہ جیج
پڑی

ماں ہو اور وہ اپنے جذبات کا اظہار نہ کرے اور یہ اللہ تعالیٰ ہے کہ جو کتھناتیں ذالک ہے
اور دل کو نرم فرماتا ہے

ابو ذر غفاریؓ کا خوفِ خدا

ابو ذر غفاریؓ کو ایک آدمی نے گالیاں دیں کہنے لگا بیٹا! آگے ایک لی صراطِ آرا

ہے وہ یاد کر گیا تو میری کامیابی پر وہ نہیں اور اگر نہیں یہ تو جو توبہ ہے اس سے بھی زیادہ میں برا ہوں

عزت و ذلت کا معیار

اسلمان قادئ پر قوموں سے فخر کیا تو ایرانی ہے تہذیبی ہیں ہر عرب ہیں دو فرماتے تھے میں تو ایرانی بھی نہیں ہوں میں تو کُندے پانی سے بنا ہوں عقرب سردار ہو جان کا مٹی ہو جان کا پھر اپنے رب کے سامنے سحر کیا جان کا اس دن اگر میری نیکیاں لا جو تھیں تو کھستہ باد کر عزت والا کوئی نہیں اور اگر میری نیکیاں گنت گئیں تو مجھ سے زیادہ اکیل کوئی نہیں ہے

حضور ﷺ کی دعا کی برکت

حضرت علیؓ سرداروں میں واریک پکڑا پینے کریموں میں موم پکڑا پینے ابوہنی کے بیٹے ہیں عبدالرحمن انہوں نے اپنے باپ سے کیا کہ کیا بات ہے کہ امیر المومنین ان کا مہ کرتے ہیں؟ کریموں میں موم کیا پینے ہیں سردی آتی ہے تو واریک ماس پینے ہیں تو انہوں نے کہا کہ میں پوچھتا ہوں پوچھ کر نانا مایوں تو ابوہنی نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ لوگ پوچھ رہے ہیں کہ یہ آپ کیا کرتے ہیں؟ ان کا کرتے ہیں تو فرما دیا کیا تم خیر میں میرے ساتھ تھے؟ جی ہاں کہ جب حضور ﷺ نے مجھے بھنڈا دیا تو میرے لئے دعا کی تھی

اللہم قلیہ العز والمہر

اے اللہ! اس کو تیری سے بھی بچا سردی سے بھی بچا اور دن اور آج کا دن نے مجھے گرمی ملتی ہے نہ سردی ملتی ہے اللہ تعالیٰ جس کی چاہے وہ کر دے ان کو ضرورت نہیں ہے کہ وہ سونا گوتے جائیں اور ضرورت نہیں ہے کہ ہار پکڑا جائیں اللہ تعالیٰ نے اللہ سے نرمی اور سردی کے نکلنے کی صفت کو نکال دیا اپنے نبیؐ کی برکت

وجہ و نذر۔ وضاحت۔۔۔۔۔

اللہ بولا بیچے زکریا علیہ السلام کی دعا یہ سارا قرآن قرآن رب رب اللہ

بولے

یا زکریا ہذا بشرک یخلفک اسمہ یحییٰ لم نجعلہ من قبل سبیا

تجھے بیٹے کی بشارت ہو نام بھی میں رکھتا ہوں یحییٰ علیہ السلام یہ نام کسی نے نہیں رکھا میں رکھتا ہوں دونوں باپ بیٹا اتنے اونچے اتنے اونچے ایک ہی درجہ اللہ تعالیٰ کا خطاب۔۔۔۔۔ پھر قرآن پاک میں ان کے تذکرے بار بار۔

ان دونوں باپ بیٹے کا کیا ہوا؟۔۔۔۔۔ یہود کے دربار میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کو اس طرح ذبح کیا گیا کہ جیسے کھرت کو ذبح کیا جاتا ہے؟ سر الگ کر دیا گیا۔ دھڑا لگ کر اچا تو کیا یحییٰ علیہ السلام کام ہو گئے؟ شکست ہوئی ہے ناکام نہیں ہوئے اور یہودی کامیاب ہو گئے؟ نہیں نہیں فتح پائی ہے کامیاب نہیں ہوئے اور باپ کے ساتھ کیا ہوا؟۔۔۔۔۔ زکریا علیہ السلام کے سر پر آزار رکھا۔ اور یوں چیر دیا گیا جیسے لکڑی کو چرا جاتا ہے۔۔۔۔۔ دو ٹکڑے کر کے پھینک دیا۔ کیا یہ ناکام ہو گئے؟ ناکام نہیں ہوئے شکست ہوئی ہے؟

کامیابی کی آزمائش شرط

آمد کی لڑائی میں ہارے ہی چٹکے کو شکست ہوئی تو کیا ہوا؟ ناکام ہو گئے؟ نہیں نہیں ناکام نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ فتح میں بھی آزمائے گا فردوسی میں بھی آزمائے گا۔۔۔۔۔

الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وهم لا یفتنون
کلمہ پڑھنے کے بعد یہ کہ آزمائش آئے گی۔۔۔۔۔ سنہل کر چلا۔

ام حسبت ان تدخلوا الجنة ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم

کیا خیال ہے جنت میں سے چلے جاؤ گے اور میں تمہیں آزمائوں گا

نہیں! نہیں نہیں! کیا کیا ہے
تو بوجہ؟

یہ تو ہے کہ کوئی کامیاب نہیں اور ہے یہ نا کوئی کامیاب نہیں
ہے کوئی کامیاب نہیں ہے اور مصطفیٰ کا نہ رہا کوئی کامیاب نہیں ہے
انہوں نے لے لے لے اور بھی یہ اس نے لے

فضیلت امام حسن و حسینؑ

اس وقت حضرت امام حسینؑ شہید کے لئے اس وقت ان سے افضل اور اعلیٰ اور برتر
کوئی شخص کا نام نہیں تھا جن کی شرافت کو بیان کرنے کے لئے افتخارات بھی ناکافی
ہے جن کی بڑائی کو بیان کرنے کے لئے کافى ہے یہ وہ وجودِ مطہر ہے جو محض نبیؐ کے
پیش پا لینا ہوتا تھا اور یہ وہ مقام ہے کہ ان کو ہزاروں وفود تھے جو لوگوں نے چاہا اور یہ وہ ہوتے
ہیں جن پر امتوں کے نبیؐ نے اپنی اس کا نعت دے

کائنات میں یہ فضیلت ان ہفتوں کو حاصل ہے حسینؑ کے ہفتوں کو یہ فضیلت
حاصل ہے کہ ان پر نبیؐ کے وقت کے ایک وفد نہیں ہزاروں وفود تھے ایک ہی کے
لئے نہیں اور ہر ایک کے اور یہ وہ ہے جس میں نبیؐ کی زبان گئی ہے

بھوک سے دونوں بھونے رہتے ہیں اماں بکرا کر لاتی ہیں نہرونی ہے نہ سہاں
ہے مہنگی، وہی بھی نہیں کہ بچے کے من میں ڈال دی جائے قرآن کا نبیؐ بڑے بھائی کو لینا
من میں زبان ڈالتے ہیں وہ ہوتا ہے ہیٹ بھرتا ہے پھر چھوٹے بھائی کو
اٹھاتے ہیں اپنی زبان اس کے من میں ڈالتے ہیں وہ چوتے ہیں ہیٹ بھرتا
ہے

پہلا اور چہا حضرت حسنؑ سر سے لے کر کر تک حضور ﷺ کے مشابہ
تھے سر سے لے کر پاؤں تک حضرت علیؑ کے مشابہ تھے حضرت حسینؑ اس کا ان
تھے سر سے لے کر کر تک حضرت علیؑ کے مشابہ اور سر سے لے کر پاؤں تک حضور ﷺ کے

مشاہدہ ہے اس وجہ پر جو تعداد اور بڑائی کی چیز ہے انہیں بھی کون سی جگہ ہے
 یہاں انہیں لگا تو کیا اللہ تعالیٰ مدد نہیں کرتی؟ یہ قسمت اس لئے ہے کہ وہ انہیں
 اتنی تو اس کا مطلب ہے کہ اس زیادتی مدد کوئی شرم کی مدد ہوئی یا نہ ہو
 ہوئی کوئی مان یہ بول سکتا ہے بولی سکتا ہے میں تو سوال کر رہا ہوں اس لئے کہ وہ
 ہوں مدد کی ہوتی؟ ال یہ وہاں ہے کہ جس نے نبی ﷺ نے کندھے پر سوار کی
 لی پشت پر سوار کی کیلئے پر سوار کی ہے

سوار و سوار کی دونوں اعلیٰ

حضور ﷺ یوں ہاتھ لگاتے ہیں ہاتھ وہاں تک کہ دونوں بھائیوں کو اپنے
 کندھوں پر بٹھایا اور اگر کسی میں پھر لگا رہے ہیں

حضرت عمرؓ فرماتے تھے سعم الجعلہ کیا کہتے ہیں کہیں بی بی
 سوار کی ہے؟ جس پر یہ باتیں تو آپؐ نے فرمائی سعم الکھان صرف سوار کی
 ہی نہیں سوار بھی یہ ساعلیٰ ہیں

حضرت فاطمہؓ فرماتے تھیں یہ رسول اللہ ﷺ! میرے بچوں کے لئے تو پاکو
 ملے فرما دیں تو آپؐ نے دونوں بچوں کو درمیان دی کیا وہ؟ کہ نہ
 کا نہ چہ نہ مال نہ مکہ ساری زندگی فقر میں رہتے پر او بھرا یاد سے زندگی گزار
 مئی تو کیا

ام الحسن عہ وھنی دام الاحسین فله جراتی و جودہ

حسن! کہیں اپنی سرمدی دنیا ہوں اور اپنی بیتۂ عاتقوں کو میں اپنی
 مجاہدہ دیتا ہوں اور اپنی ملاقات دیتا ہوں اور وقت تقسیم ہو رہی ہے

اسنے بڑے فضل کی راہی سستی کہیں کے ہاتھوں مل جاتی ہیں کو انسان کہہ بھی انسانیت
 کے نام پر لایا ہے اگر یہ دنیا فیصلے کی جگہ ہو تو مسکین قتل نہ ہوتے یہ یہ وقت پر نہ
 ہوتا ان زیادتی پر نہ ہوتا

ظلم و رظلم

اُن تیرے ہاتھ میں پھری ہے طشت میں عام مسیحا کا سر چاہا ہے اور وہ
 پھری سے ہونٹوں پر مار رہا ہے زلف و رویہ ہے غلامین جیسی نہ آسمان ترا کرے
 اسٹون کی جگہ ہے فیض کی نہیں ہے
 ایک ان خان و بن بیٹے تھے تڑپ کرانچ گئے تھے نہ پھر چچی
 کرے میں نے جڑوں، لہو اس ہونٹوں پر لے لے لے کے ہونٹوں کو تکتے، لکھتے نہیں وہ تکی ہو
 مئے شہید ہوئے یکہ قیر بھی نصیب نہ ہوئی مرگئیں اُن اور کئیں اُن
 سر کی تلاش ہو رہی ہے تمام پر نکالے جا رہے ہیں

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

تو کیا یہ کام ہیں؟ کیا ہم نے بھی مسیحا کو؟ کام کیا؟ یہ ہم نے بھی
 کیا؟ کو کام کیا؟ کبھی ان، رو دو اور شکر کو جس نے کام کیا؟ دو تو اپنے گلے میں غلت
 کا کیا حق اہل گئے کہ جوق مست تھا ان کے گلے سے نہیں نکل سکتا تو صرف ان کے تدارک
 کرتے ہیں کہ؟ ان کی ہر پرت پر نہیں چٹا سو، چھوڑ نہیں سکتے جھوٹے نہیں چھوڑ
 سکتے یہ کیسی محبت ہے؟ یہ کیسا دعویٰ عشق ہے؟ وہ کس حد تک معصوم نہیں
 میرے، اللہ تعالیٰ کے ہر ہتھیار سے

یوم الحساب

میرے ہر ہتھیار

فیصلہ کرتے ہوئے والا ہے یہاں اللہ تعالیٰ کا فرما بھی دے دیتا ہے وہ بھی نہ
 بھی دے دیتا ہے ہر کوئی دیتا ہے فیصلہ کرتے ہوگا، ان فیصلے کا ارد گرد حضرت محمد
 علیہ السلام کی زندگی پر ہے ایسے ہی کی زندگی پر آؤ تو بہ کورہ بوجہ خداوندی گزاری

یہ وہاں تک پہنچے ہیں؟ ہم مدافین کی ہدایت میں جب لوگ ایسی قربانیاں لے رہے ہیں
ان کے مدافین نے کیا ہے آپ مگر میں قربانی بھی

حضرت امام حسینؑ شہید ہوں گے

”امام حسینؑ سے فرج کی نئی کو اندازت سننے والے ایک خاص فرشتہ میرے پاس آ رہا
ہے۔ اور ان دنوں حضور ﷺ اندر اپنے مہمانی دروازے پر پہنچ چکے ہیں۔ اسے میں
نہ مہمانین آئے تھیں ہوئے۔ انہوں نے زور دیا کہ جاتے تو۔ امام حسینؑ نے پکڑا تو
انہوں نے ہاتھ پھیر کر انہوں کو تھام لیا۔ کہ بعد ازاں ہے۔ ان کی آواز آئی تو آخر حسین
رونگی۔ اندر تشریف لے گئے تو اس نے کہا میں حضور ﷺ نے حضرت حسینؑ کو بیٹے سے
بھیڑا ہے اور وہ ہے ہیں۔ تو اس وقت وہ رہے ہیں۔ آواز پھر گئی تھی تو وہ اندر آ
گئے۔“

تو امام حسینؑ نے جس ایسا سوال اٹھا دیا۔ میرے دل ہاں ہے آپ پر قرون
آپ کو بوجھ ہے؟ انہوں نے جواب دیا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر فرقہ کیا تھا میرے
ہاں خصوصاً۔ دو گھنٹے پہلے آپ نے کہا میرے پاس ہے کو میری امت شیعہ نہ لے گی
انہوں نے جواب دیا کہ یہ آتش کی نئی نئی بیڑا ہے۔ لیکن پھر امت کو قتل کون
کے؟ جب امت پر سختی کی۔ انہوں نے کہا کہ جتنا کہ انہوں نے جہاں ہے مجھ کو
نہیں۔ میں ہر حال پر

پھر سہارے۔ لیکن میں قتل ہو جاؤں ہوں اور میری بیوی
میرے آشیوں سے جہاں نہ۔ چلے بھی اس کی بیوی

حضور ﷺ کی قناعت

اپنی امت کو قتل اپنے کے لئے سارے دکھا پنا ہو رہے ہیں۔ پھر پین پر پھر
ہے۔ کوئی حق برداشت ہے کہ میں میرے خیر سے بچاؤں۔“

چلاؤ کیا جواب دے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو جب وہ پیشہ کریں گے اپنے عہد کے جھڑکے کسی نے کہا ہے کہ جھوٹ بول کر سیاست کرو نہ کرو مگر بیٹہ جاؤ کیوں ایسی سیاست کرتے ہو جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے نبی کے سامنے ذلیل و خوار ہونا پڑے۔
یہ اشارہ کرنے کو جنت کے کھانے وتر آئیں جنت سے بستر وتر آئیں

حال یہ تھا کہ اپنی بیٹی سے ملنے گئے حضرت فاطمہؓ نے پردہ لگایا حضور ﷺ وہیں سے واپس چلے گئے حضرت فاطمہؓ کی نھر پڑ گئی کہ آئے اور چلے گئے حضرت علیؓ پیچھے آئے جد میں دیکھا حضرت فاطمہؓ قنکین بنھی ہیں پوچھا کیا ہوا؟ کہا حضورؐ نے اور دو دروازے سے لوٹ گئے کچھ بات ہو گئی ہے

تو حضرت علیؓ بھاگے ہوئے گئے یا رسول اللہ ﷺ! خیر تو ہے آپؐ نے تو واپس چلے گئے کہا نبیؐ کی بیٹی بھادر بھول دار پر دے نکالتی ہے میں اس کو گھر میں نہیں جا سکتا جس گھر میں بھول دار پر دے گئے ہوں اسے کچھ کہہ دو پردہ بنائے

حضرت عائشہؓ کے پاس ایک عورت آئی اس نے حضور ﷺ کی رضائی دیکھی پرانی پھٹی ہوئی اس نے کہا کہ میں نبیؐ کی رضائی بھیجتی ہوں اس نے نبیؐ کی رضائی بھولدار بھیجی حضرت عائشہؓ بہت خوش ہو گئیں حضور ﷺ آئے عائشہؓ یہ رضائی کہیں؟ کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ کے لئے . . . کہا میرے لئے محمدؐ آپؐ کے لئے کہا عائشہؓ یہ واپس بھیج دو کہا نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ پر نبیؐ کی رضائی میں سوتے تھے . . . یا رسول اللہ ﷺ! یہ بہت خوبصورت رضائی ہے . . . آپؐ اسے ضرور استعمال کریں کہا عائشہؓ اسے واپس بھیج دو کہا نہیں یا رسول اللہ ﷺ! میں تو آپؐ کے لئے کر رہی ہوں آپؐ اسے واپس نہ بھیجیں کہا عائشہؓ میں چاہتا تو یہ آج پہاڑ سونامی کر رہے یہ قدموں میں ڈھیر ہو جاتا میں نے اس دنیا کو خود گھوڑ کر ماری ہے محمدؐ رسول اللہ ﷺ اور یہ رضائی اس ایک چست کے نیچے تن نہیں ہو سکتی واپس بھجوا دی یہ معیار خود رکھنا کہ کوئی محبت نہ کر سکے کوئی حوصلے لنگرے مگر نہ کر سکیں

میرے بھائی!

اُس رات جب اُس روستی پہنچے تھے سامنے آئے تھے تو اس زندگی پر توجہ کرو گفت کی زندگی ہے نادرانی کی زندگی ہے یہ سب تاری ہی ہے کہ سارے سفری والے نرا نہیں پڑتے اور نہ یہ سب پھولی ہے اور یہ نازی سوس تو یہ سب بڑھائی پڑے یہ سب شکایت کر رہی ہے کہ یہ زندگی والے نازی نہیں ہیں تم لوگ ہیں نہ بڑے والے زیادہ ہیں تو اگر اس اللہ سے سامنے پہنچنا ہے اور اس محبوب کے سامنے پہنچنا ہے جو آپ کے لئے صاف میاں ساری ساری رات رو رہا تھا ساری زندگی اپنی فتنہ کر دی امت کے چچے امت نے صلی کیا پاک نمازی قسم اخلاق خیر دیا خیر پاکہ اسٹیٹ ظلم زندگی بدکاری زندگی سود زندگی جھوٹ زندگی ہر وہ کام زندگی جس کو مانتے مانتے ہو رہے کی پہنچے دیکھا ہے اللہ مجھے دیتا ہے پتہ پر پتہ باندھے ہوئے آخری رات دنیا کی ہے کل جا ہے اور آج کی رات آپ کے گھر میں تل نہیں تھا چراغ جلانے کیلئے پڑا ہی کے گھر سے حضرت عائشہؓ تیل لے کر آئی ہیں

سود سے پاک کاروبار

تو محاطات کی تو پہ بھی آسان ہے وہ کہتے ہیں کہ اتنا کھالیا تو بے کیسے کریں گے؟ کرو تو سہی چھس گئے سود میں ستارہ والوں سے بڑے تاجر نہیں ہیں ان میں جلال چہ والوں کے سود کا جملہ نہیں ستارہ والوں کو نہیں پہنچتے تو ان کا بڑا بیڑہ میں قوت ہوا عبد الغفور مرحوم تو اس کے بھتیجے اور میں سے اور اس کے بھائی بیڑے میں نے گھر بیٹہ کر بت کی میں نے کہا کہ اب اس سے تو پہ کر کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے سود دیا ہے کہ اگلی بھی کیا رہے ششکین دینے لکھ لکھی ہیں اور میں آپ کو طریقہ بتا دوں باپ دینا تھے میں آپ کو طریقہ بتا دوں کاروبار آگے مت بڑھاؤ جتنا ہے اس پر نقل شاہ لگا دو کہ اس سے آگے نہیں بڑھتا سب تک سود نہ اتر جائے اور کالی جائے اور یہی چھوڑ دو یہ وہ کام ہے کہ سود ترادع ہو جائے گا وزیر اکرم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اللہ تعالیٰ تو پہلوں کرتے ہیں۔ ایک سال کے بعد یہی فی الواقعہ ہوتی تو میاں

اور میں صاحب کہنے لگے۔ کیا ایک سال ہو گیا ہے میں نے ایک روپیہ کی اجائز بھی نہیں خریدی

یونیت کرتے ہیں پھر اس طرح کرتے ہیں اُر لعل آباد میں کوئی چاندیو
لکے پیسے میں فون آتا ہے کہ میں صاحب خریدیں مجھے کہ نہیں؟ ایک روپیہ کی اجائز
نہیں خریدی ایک آٹے کا کاروبار نہیں ہو رہا سناپ لگا دیا ہے میں نیت کرنا
ہوں کہ ایک کروڑ لگتا ہے اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ میں دو کروڑ پکڑا دے گا چار سال میں
سودت پاک ہو کر رہ جائے گا پانچ لاکھ سود سے پاک کر دیا اپنے آپ کو تو ذکر پہ جلال
پورا لے لو گے کہ یہی خواہشیں ہو سکتی ہیں کوئی نیت تو کرتے

جان قربان کر کے عزت بچالی

بلکہ وہاں نے جب اللہ کو فتح کیا تو امیر المومنین خرقہ عریضہ متعصم باللہ کو اس نے نقل کیا
اور اس کی تعمیر کو قبضے میں لے لیا اس کی بیوی نے سوچا کہ میری عزت تو گئی میں کیا
کروں؟ تو اس نے اپنی ایک کتیر کو بی بی پڑھائی اس کے کان میں کچھ کہا تو وہ
دونوں آئیں بلکہ وہاں کے پاس قریب سے آئے اے خاتون اعظم! اے خاتون کی خواہشیں
میں ایک صفت تھی کہ ان پر حور اتر نہیں کرتی وہ اکھڑ رہا تھا یہ کیسے ہو سکتا
ہے؟ ان پر کوئی حور اتر نہیں کرتی یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ انرا اجازت ہو تو آپ کو
تربہ کر کے دکھاؤں؟ کہا دکھاؤ اور اس نے ایک وار کیا اور گردن اڑا کر رکھ دی

اپنے اللہ کا یہ خوف تھا اپنی عزت کو بچانے کے لئے اپنی گردن اڑا دی تو
بلکہ کوئی تادمہ آیا کہ غصے سے اپنے بال نوچنے لگا کہ یہ عورت تو مجھے دھوکہ دے گئی تو اس نے اس
کتیر کو خدا پائے وہ کراچی سے درباری سے ملا اتنی بے ادبی سے کہنے لگا کہ دیکھنے والوں
کے بھی رو تھے کھڑے ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی عورت نے گردن اڑے کر اپنی عزت
بچالی

اللہ کے ہم پر خرچ کرنے والے مرد خرچ کرنے والی عورتیں ۔ مہر پر ہوا
 چاکر مکن عورتوں کی عادت ہے ۔ اب تو مردوں کا بھی یہی حال ہے کہ جو بوجہ ترک کرنا
 پہنچا کر رکھنا اور اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ لا جوارہ کیجھو کہ میں کیسے وہیں کر رہا ہوں
 لگانے کی عادت ڈالو اور مجھ سے لینا دیکھو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ہم پر اپنے خرچہ کرو ۔ اللہ
 تعالیٰ وہی شروع کرے گا

ولی کی خیرات

ایک ولی کی بیوی آنا گوندھ کر چڑھن کے پاس گئی ۔ آگ لپٹنے کے لئے چلنا
 ہانے کے لئے ۔ پیچھے قلعے آیا ۔ انہوں نے ساری پرات اللہ کو اس کو دے دی
 اور گھر میں چھوڑ دیا لیکن صرف آہی تھا ۔ اب اس آہی تو آہ نازب نبی نے کہا کہ آنا
 کیوں کیا؟ کیا ایک دوست آنا تھا اس کو پکانے کے لئے رہا ہے ۔ تھوڑی دیر نہ رہی
 کوئی بھی نہ آیا ۔ کہنے لگی کہ معلوم ہوتا ہے کہ تو نے صدقہ کر دیا ہے کہنے لگے ہاں
 کہنے لگی اللہ کے بندے! ایک روٹی کا ٹکڑا تو رکھ لیتے ۔ روٹی میں پکا رہی آدمی تو کھالین آدمی
 میں کھالیتی کہنے لگے کہ بہت سی اچھے دوست کو دیا ہے مگر نہ تھوڑی دیر نہ رہی تو
 دروازے پر دستک ہوئی تو ان کے دوست آئے ۔ تو ان کے ہاتھ میں گوشت کا پیازہ ہوا
 ہوا ۔ اور روٹیوں کی پرات بھری ہوئی ۔ تو جتنے ہوئے اللہ آئے کہنے لگے کہ میں نے تو
 صرف دوست کو آنا بھیجا تھا ۔ وہ ایسا مہربان لگا کہ اس نے روٹیاں پکا کر ساتھ گوشت بھی بھیج دیا
 ہے

تو ہم اپنے بچوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ کرنا سکھائیں ۔ یہ کہتے ہیں کہ بچے
 بچ کر پنہ کر دھ کر حیرے کام آئے گا پیسے جواز ویر جواز نہیں
 لگاؤ لگاؤ اللہ کی قسم! اللہ ابی کرتا ہے ۔

عورتیں ذکوہ نہیں دیتیں زوج رہے اس کی ذکوہ نہیں دیتیں تو یہی زیور ان
 کے لئے آگ بن جائے گا کہتے مرد ہیں پیسہ ذکوہ نہیں دیتے تو ذکوہ تو میں خرچ

ہے اس سے اپنا دیکھ کر شے دیکھو اندھونی ہے اس کا ہے

عائشہ صدیقہ کا صدق

حضرت عائشہ صدیقہ کا روزانہ ایک روٹھا ہوا جمعہ ہے جس سے اس کے
درمہر کی آج کی جو قیمتیں آدھ لاکھ تو ہیں ان کے دیہے ہے تو تھیں رکھ کر پھر ان کے
مکہ جہان کے ان فیروار میں صدقہ ہے اب فقیر آ رہے ہیں اور منشیوں پر پھر پڑتی جا رہی
ہیں دینی جہاد میں انہیں میں فاتح ہے ایک ان میں ہے عمر بن عبد
غفار نے لکھا ہے کہ ایک روٹھا ہوا آپ روٹھائیں میں آپ کے سے
گوشت پکا دیتی آپ کا روزانہ لکھ میں تو یہ نہیں جہاد میں ایسے نہیں نہ وہ
وفا پہلے یاد دلاتی تو میں نہ کہتی جس میں فاتح ہوا کو ہوا ہو ایسی بھی
کوئی عورت دیکھی؟ کہا جی ہاں پہلے کیوں نہیں یاد دلائے تو میں ایک روٹھا ہوا اپنے سے رکھ
لیتی اور پھر ہم مل کر کھا جیتے

سائل ولی کے در پر

ایک روز ولی کے در پر سائل آیا تو ان کے پاس کوئی تیس چار روٹھے ہوئے تھے
انہوں نے سارے سچے کر ان کو دے اپنے ان کی ایک کھیر تھی جہاں ان کا روزہ
تھا ان کی باندی کہتی ہے کہ مجھے برا اندھا کیا کہ ان کے بندے نے سارے خوراکے
دے دیے نہ اپنے لے کچھ بھونڈا نہ سب نے لے کر کھ پھوڑا روزہ ہے تو یہ
صحبت نہ نہ خود بھی بھوکا رہا مجھے بھی بھوکا رہا صبر کا وقت آیا تو مجھے ہلکا سا
نے کیا اس کا بنگ بند ہے تو چوہوں میں اس کے داڑے کا اتھا سکر رہا تو پاؤں سے
اٹھارے کر چیر لے لے آئی تو ان کے لئے ان کا دی چار کی پھر ان کا ہر ایک نے لے لے
بب سر ہلائے تو اس میں تین سو روپے پائے ہوئے تھے کبھی نہیں انہوں نے سارا
صدقہ کر دیا یہ چھپا کر رکھے سے چرے مجھے بتایا نہیں

